Esablishment May 1994 قائم شدہ: مئی

عید الفطر سپلیمنٹ 2026

Editor : Mohammad Naqui
Email: waraqtazadaily@yahoo.co.in
9325610858 - 8055362952

بروز ہفتہ، یکم شوال 1447ھ
Sat. 21st March 2026

روزنامہ
ورقِ تازہ
ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY, NANDED
Eid-ul-Fitr Supplement

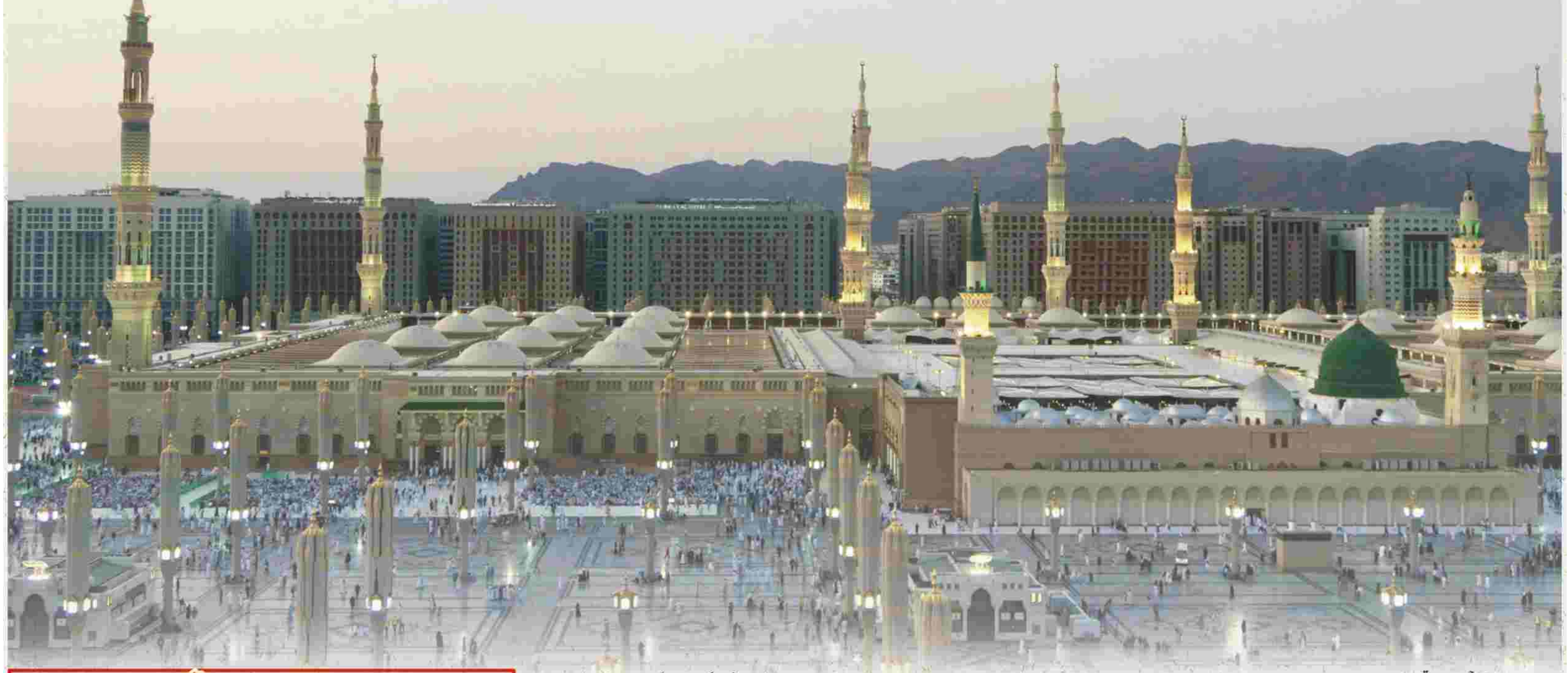

عید الفطر: اہمیت و آداب

عالمہ حمیرا حسین مومناتی (ایم اے)

عید اہل اسلام کا ایک اہم تہوار ہے اور ماہ صیام کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ سے انعامات پانے کا دن (یوم الجوائز) ہے، یہی وجہ ہے کہ اُمتِ مسلمہ میں اس دن کو ایک خاص مقام اور اہمیت حاصل ہے۔ "عید کا لفظ "عود" سے مشتق ہے، جس کے معنیٰ "لَوٹنا" کے ہیں یعنی عید ہر سال لَوٹتی ہے، اس کے لَوٹ کے آنے کی خواہش کی جاتی ہے۔ اور "فطر" کے معنیٰ "روزہ توڑنے یا ختم کرنے" کے ہیں۔ چوں کہ عید الفطر کے روز، روزوں کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور اس روز اللہ تعالیٰ بندوں کو رمضان کی عبادتوں کا ثواب عطا فرماتے ہیں، لہٰذا اسی مناسبت سے اسے "عید الفطر" قرار دیا گیا۔

عید، انسانی فطرت کا تقاضا: سال میں چند ایام جشن تہوار اور عید کے طور پر دنیا کی تمام اقوام و ملل اور مذاہب میں منائے جاتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ہر قوم، مذہب و ملت کے لوگ اپنے ایام عید کو اپنے اپنے عقائد، تصورات، روایات اور ثقافتی اقدار کے مطابق مناتے ہیں، لیکن اس سے یہ حقیقت ضرور واضح ہوتی ہے کہ تصور عید انسانی فطرت کا تقاضا اور انسانیت کی ایک قدر مشترک ہے۔ مسلمان چوں کہ اپنی فطرت، عقائد و نظریات اور ملی اقدار کے لحاظ سے دنیا کی تمام اقوام سے منفرد و ممتاز ہے۔ اس لئے اس کا عید منانے کا انداز بھی سب سے نرالا ہے، بقول علامہ اقبالؒ:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمیؐ۔

اقوام کی عید محافل ناؤ نوش و رقص و سرود بپا کرنے، دنیا کی رنگینیوں اور رعنائیوں میں کھو جانے، مادر پدر آزاد ہو کر بدمستیوں میں ڈوب جانے، تمام اخلاقی اقدار کو تج دینے نفسانی خواہشات اور سفلی جذبات کو فروغ دینے اور "آج یا پھر کبھی نہیں" کے مصداق ہوس نفس کا اسیر بن جانے کا نام ہے۔ اس کے برعکس اسلام میں روح کی لطافت، قلب کے تزکیئے بدن و لباس کی طہارت اور مجموعی شخصیت کی نفاست کے ساتھ انتہائی عجز و انکسار اور خشوع و خضوع کے ساتھ تمام مسلمانوں کے اسلامی اتحاد و اخوت کے جذبے سے سرشار ہو کر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سجدۂ بندگی اور نذرانۂ شکر بجالانے کا نام عید ہے۔

اسلام میں عید کا آغاز: خالص اسلامی فکر اور دینی مزاج کے مطابق اسلامی تمدن، معاشرت اور اجتماعی زندگی کا آغاز ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں ہوا۔ چناں چہ رسول اللہ ﷺ کی مدنی زندگی کے ابتدائی دور یکم شوال 2 ہجری بمطابق 27 مارچ 624ء میں عید سعید کا مبارک سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ دو دن بطور تہوار منایا کرتے تھے جن میں وہ کھیل تماشے کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا "یہ دو دن جو تم مناتے ہو، ان کی حقیقت اور حیثیت کیا ہے؟" (یعنی ان تہواروں کی اصلیت اور تاریخی پس منظر کیا ہے؟) انہوں نے عرض کیا کہ ہم عہد جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) یہ تہوار اسی طرح منایا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان دونوں تہواروں کے بدلے تمہارے لیے ان سے بہتر دو دن مقرر فرمادیئے ہیں، یوم (عید) الاضحیٰ اور یوم (عید) الفطر۔" (سنن ابو داؤد)۔ چونکہ اسلام دین فطرت ہے اس لیے اس نے جہاں اپنے ماننے والوں کو لادینی نظریات سے محفوظ رکھا وہاں ان کے صحیح جبلی اور فطری تقاضوں کی آبیاری بھی کی، عید منانا انسانی فطرت کا تقاضا تھا لہٰذا مسلمانوں کو ایک عید کے بجائے دو عیدوں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی نعمت عطا فرمائی۔ نبی کریم ﷺ اس دن کو مذہبی تہوار قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "إنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا" (بیشک ہر قوم کیلئے عید کا دن ہوتا ہے اور یہ ہمارا عید کا دن ہے۔ (بخاری: 952) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عید الفطر وہ دن ہے جب لوگ رمضان کے روزوں سے فارغ ہوتے ہیں اور عید الاضحیٰ وہ دن ہے جب لوگ قربانیاں کرتے ہیں" (ترمذی: 781) اس سے معلوم یہ بھی ہوا کہ مسلمانوں کے لیے صرف دو عیدیں ہیں۔ بعض لوگوں نے جو دوسری عیدیں ایجاد کر رکھی ہیں وہ بدعت ہیں اور شریعت میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

نمازِ عید: نمازِ عید کا ثبوت صحیح احادیث سے ملتا ہے۔ احناف کے نزدیک عید کی نماز ہر اس شخص پر واجب ہے جس پر جمعہ فرض ہے، دیگر ائمہ میں سے بعض کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور بعض کے نزدیک سنت مؤکدہ۔ نمازِ عید بغیر اذان و اقامت کے پڑھنا حدیث سے ثابت ہے۔ نمازِ عید کا وقت چاشت سے لے کر نصف النہار شرعی تک ہے۔ عید الفطر ذرا تاخیر سے پڑھنا اور عید الاضحیٰ جلدی پڑھنا مستحب ہے۔ نمازِ عید کے بعد امام کا دو خطبے پڑھنا سنت ہے۔ احناف کے نزدیک نمازِ عید میں چھ زائد تکبیریں ہیں جو پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے تین اور دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے تین زائد تکبیریں امام کے ساتھ پڑھنی چاہئیں۔ عید کی نماز آبادی سے باہر کھلے میدان میں پڑھنا سنت ہے۔ البتہ بارش، آندھی یا طوفان کے سبب مسجد میں بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

عیدین کے مسنون اعمال:

(۱) شریعت کے موافق اپنی آرائش کرنا۔
(۲) غسل کرنا۔
(۳) مسواک کرنا۔
(۴) عمدہ سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا۔
(۵) خوشبو لگانا۔
(۶) صبح کو بہت سویرے اٹھنا۔
(۷) عیدگاہ میں بہت سویرے جانا۔
(۸) عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز جیسے چھوہارے وغیرہ کھانا۔
(۹) عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر دے دینا۔
(۱۰) عید کی نماز عیدگاہ میں جا کر پڑھنا۔
(۱۱) جس راستے سے جائے اس کے سوا دوسرے راستے سے واپس آنا۔
(۱۲) پیدل جانا۔
(۱۳) راستے میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا۔

صدقہ فطر ادا کرنا: عید الفطر کی مناسبت سے ایک اہم کام صدقہ فطر کی ادائیگی ہے۔ روزے کے دوران انسان سے جو بھول چوک یا غلطی ہوتی ہیں، اس کی تلافی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کا حکم دیا ہے جو کہ ہر صاحب نصاب مسلمان مرد و عورت پر واجب ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے صدقہ فطر روزوں کو لغو اور گندی باتوں سے پاک کرنے کے لیے اور مساکین کی روزی کے لیے مقرر فرمایا (ابوداؤد: 1609) اب ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صدقۃ الفطر کی ادائیگی کن چیزوں کے ذریعہ سے کی جائے گی؟ اس سلسلہ میں پانچ اشیاء کا ذکر احادیث میں مذکور ہے: (۱) شعیر (جو) (۲) تمر (کھجور) (۳) زبیب (کشمش) (۴) اقط (پنیر) (۵) طعام (غلہ)۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی میں ہم ایک صاع غلہ، یا ایک صاع جو، یا ایک صاع کھجور، یا ایک صاع کشمش، یا پھر ایک صاع پنیر زکات فطر (صدقۂ فطر) میں نکالتے تھے" (سنن الترمذی، حدیث نمبر: 476، صحیح البخاری، حدیث نمبر: 1504)۔ جو شخص جو، کھجور، کشمش اور پنیر سے ادا کرنا چاہے تو وہ ایک صاع (تقریباً: تین کلو ایک سو اسی گرام) کے حساب سے ادا کرے؛ البتہ اگر گیہوں سے ادا کرنا چاہتا ہے تو نصف صاع (تقریباً: ایک کلو پانچ سو نوے گرام) کے حساب سے ادا کرے۔

عید سعید کا پیغام: عید کا مقصد اور اس کا پیغام یہ ہے کہ ہم انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی خوشیاں اخوت و محبت کے ساتھ منائیں، غریبوں کو سہارا فراہم کر کے، ٹوٹے دلوں کو جوڑ کر، روٹھے عزیزوں کو منا کر عید منائیں، روحانی و جسمانی کدورتیں دلوں سے نکال کر بلاتفریق ہر کسی سے ملیں، آپسی رنجشوں اور اختلافات کو فراموش کر کے محبت و اخوت اور بھائی چارگی کا پیغام آپس میں گلے مل کر دیں، کیونکہ عید دید بھی ہے، اور گفت و شنید بھی، اور اسلام ہمیں اجتماعیت کا درس دیتا ہے، خود غرضی کا نہیں۔ یہ بھی ضروری ہے کہ امت مسلمہ عید کا دن ایک وقار اور شائستگی و سنجیدگی کے ساتھ منائیں، دوسری قوموں کی طرح لہو لعب میں پڑنا دین فطرت کے خلاف ہے، اور اپنے اسلامی و تہذیبی تشخص و وقار کو ٹھیس پہنچانے کے مرادف ہے، ہم اسلامی ذوق، اسلامی ہدایات و آداب کا لحاظ کر کے ہم اپنے ان برادران وطن کو ایک مثبت پیغام دیں جو غیر مہذب انداز میں تہوار مناتے ہیں۔ خدا ہمیں عید کی حقیقی خوشیوں، مسرتوں اور پیغام سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆

نمازِ عید کا خطبہ اور ادائیگی کا طریقہ

سوال: عید کی نماز کی امامت کے لیے مسنون خطبہ اور طریقہ بتادیں تاکہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے گھر پر نماز ادا کی جاسکے!

جواب: واضح رہے کہ عید کی نماز دین کے شعائر میں سے بنیادی شعار ہے، اور عید کی نماز سے مقصود مسلمانوں کی شان و شوکت اور قوت کا اظہار ہے، یہی وجہ ہے کہ عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھنا مسنون ہے، تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلمان ایک جماعت میں شریک ہوسکیں۔ صورت مسئولہ میں شہر، فنائے شہر اور بڑا گاؤں جہاں جمعہ قائم کرنے کی شرائط پائی جاتی ہیں وہاں عید کی نماز پڑھنا واجب ہے، تاہم جمعہ اور عید کی نماز کی شرائط میں فرق یہ ہے کہ جمعہ کے درست ہونے کے لیے خطبہ شرط ہے، جب کہ عید کی نماز کے لیے خطبہ شرط نہیں، سنت ہے، اسی طرح عید کی نماز کے لیے اذنِ عام کا ہونا بھی شرط نہیں، جمعہ اور عید کی نمازوں کے لیے جماعت کا ہونا شرط ہے، انفرادی طور پر جمعہ یا عید کی نماز ادا کرنا درست نہیں، جماعت کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے، لیکن جمعہ اور عید کی جماعت کے لیے کتنے افراد ضروری ہیں؟ اس میں فرق ہے، جمعہ کی نماز درست ہونے کے لیے امام کے علاوہ تین مردوں کا ہونا ضروری ہے اور عید کی نماز کے لیے امام کے علاوہ ایک مرد کا ہونا کافی ہے۔ اگر کسی ملک میں وائرس یا کسی وبائی مرض کی وجہ سے حکومت عیدگاہ یا مسجد میں عید کی نماز پڑھنے سے منع کرے تو شہر، فنائے شہر یا بڑے گاؤں کے رہنے والے مسلمان کوشش کریں کہ وہ عید کی نماز عیدگاہ میں یا مسجد میں پڑھیں، لیکن اگر کسی علاقے میں عید کی نماز عیدگاہ یا مسجد میں پڑھنا ممکن نہ ہو تو کم از کم دو مرد گھر، گھر کی چھت، صحن یا بلڈنگ کی پارکنگ وغیرہ میں جمع ہو کر پڑھیں، دو مرد موجود ہوں تو گھر کی خواتین بھی ان کے ساتھ نماز میں شریک ہوسکتی ہیں، البتہ عورتوں کی صف مردوں کے بعد پیچھے بنائی جائے گی۔

عید کی نماز کا طریقہ: عید کی نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں، جب نماز کھڑی کی جائے تو عید کی نماز چھ زائد تکبیرات کے ساتھ پڑھنے کی نیت کرے، اس کے بعد تکبیر کہہ کر ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے اور ثناء پڑھے، اس کے بعد تین زائد تکبیریں کہے، دو تکبیروں میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دے اور تیسری تکبیر پر ہاتھ اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لے، اس کے بعد امام اونچی آواز میں قراءت کرے، قراءت مکمل ہونے کے بعد بقیہ رکعت (رکوع اور سجدہ وغیرہ) دیگر نمازوں کی طرح ادا کرے۔ پھر دوسری رکعت کے شروع میں امام اونچی آواز میں قراءت کرے، اس کے بعد تین زائد تکبیریں کہے، تینوں تکبیروں میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دے، پھر ہاتھ اٹھائے بغیر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے اور پھر دیگر نمازوں کی طرح دو سجدوں کے بعد التحیات، درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، پھر نماز مکمل کرنے کے بعد امام دو خطبے دے، دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھے۔ اگر یہ خطبے پڑھنا بھی مشکل ہو تو دونوں خطبوں میں حمد و صلاۃ اور چند آیات پڑھ لینا بھی کافی ہوگا، نیز عیدین کے خطبوں کی ابتدا و انتہا اور درمیان میں تکبیرات پڑھنے کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔ فقط واللہ اعلم

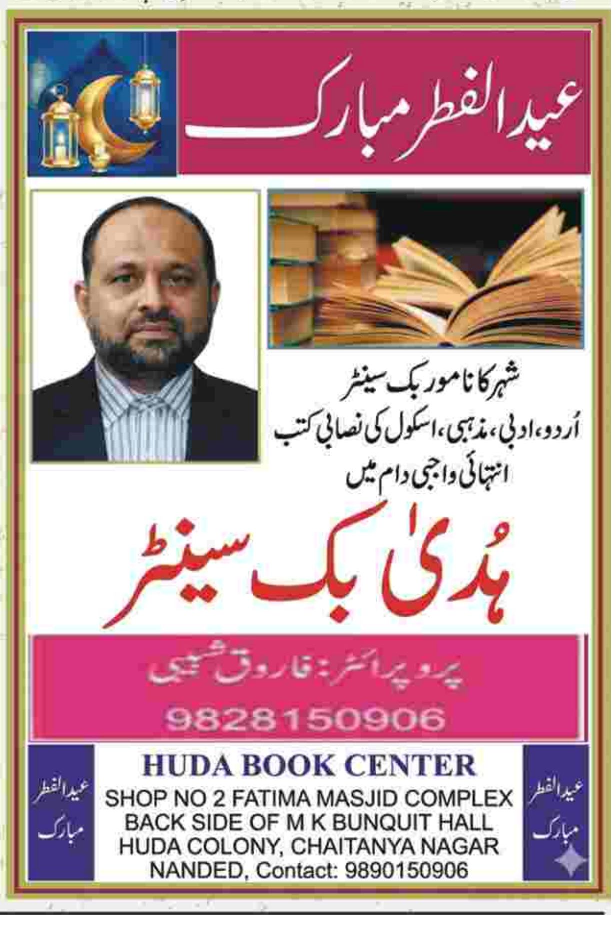

اللہ سے انعام پانے کا دن: عیدالفطر!

اور اس کا اہم پیغام

محمد عبدالحفیظ اسلامی خطیب مسجد صالحہ قاسمؒ و سینئر کالم نگار۔ حیدرآباد

Cell:9849099228

مضمون نگار

عیدالفطر؛ عالم اسلام کا ایک اہم مذہبی تہوار ہے جو ماہ رمضان المبارک کے اختتام پر بڑی عقیدت واحترام اور جوش وجزبہ "Passion and Enthusiasm" کے ساتھ یکم/ شوال کومنایا جاتا ہے اور یہ اسلامی تقویم کا دسواں مہینہ ہے۔عید عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی خوشی، جشن، فرحت اور چہل پہل کے ہیں جبکہ فطر کے معنی روزہ کھولنے کے ہیں؛ یعنی روزوں کے اس عمل کوختم کرنا ہے جوپچھلے مہینے میں اللہ تعالی کے حکم پر رکھے گئے ہیں، یہ روزے کبھی 30دن کے ہوتے ہیں اور کبھی 29دن میں اسکا اختتام ہوا کرتا ہے۔عیدالفطر کے روز، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کوروزوں اور قیام اللیل " تراویح" و دیگر فرائض،سنت ونوافل عبادات کا ماہ صیام میں، بھرپوراجر وثواب رکھا ہے یعنی جیسے اُس کی شان ہے اس کے مطابق عطافرماتا ہے۔غرضکہ، اس تہوار کوعیدالفطر قرار دیا گیا ہے۔اسلام ایک فطری اور پاکیزہ مذہب ہے چنانچہ اس کے ماننے والوں کو یہ اعتدال ومیانہ روی کی تعلیم دیتا ہے کہ خوشی کے موقع پر بھی وہ اللہ کے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی کوپیش نظر رکھیں اور اپنی خوشی کو دیگر بندگان خدا کے ساتھ دل کی گہرائوں سے منائیں !.... مذہب اسلام نے انسان کے سارے فطری تقاضوں کے جائز حدود میں تکمیل کا موقع رکھا ہے، یہ حقیقت ہے کہ فطری تقاضوں کی تکمیل سے شادمانی حاصل ہوتی ہے۔اسلام ریاضت ومجاہدہ کا مذہب ہے، وہ چاہتا ہے کہ سارے انسان اسلام کے آفاقی وروحانی پیغام پرعمل پیرا ہوکر اپنی دنیا اور آخرت دونوں سنواریں، اور یہ چاہتا ہے کہ ایمان والے بندے رمضان المبارک کے تمام مہینہ روزہ رکھیں، تاکہ ان کے نفس کی تربیت ہو اور وہ صبر کے خوگر بنیں، جولوگ تقویٰ اختیار کرتے ہوئے حقیقی معنی میں روزہ رکھتے ہیں یقیناوہ ماہ صیام کا حق ادا کرتے ہیں اور تربیت پانے والے بن جاتے ہیں، اس طرح انہیں روزہ رکھنے کے ثمرات حاصل ہوجاتے ہے، یعنی ماہ صیام کا مقصد تقویٰ کی روش پیدا کرنا ہے جس کے سہارے آدمی نافرمانی سے بچتے ہوئے آنے والی زندگی بسر کرے۔حدیث پاک میں وارد ہے: "اَلصَّومُ جُنَّۃٌ" روزہ (دوزخ سے بچنے کی (ڈھال ہے) "سنن ترمذی (یعنی عذاب جہنم سے بچنے کا ذریعہ ہے۔جیسے میدان جنگ میں دشمن کے وار سے بچنے کے لئے ڈھال "Shield" کا استعمال کیا جاتا ہے اسی طرح بلکہ اس سے کہیں زیادہ روزوں کی وجہ نفس کی شرارتوں اور شیطان کے حملوں سے بچاؤ ہوتا ہے اور یہ روحانی واخلاقی عمل ہے ! نتیجتاً "As a result" یہ روزدار بندہ اللہ کی رحمت ومغفرت کا حق دار ہوکر" ، جہنم کے عذاب "Punishment of Hell" "سے محفوظ ہوجاتا ہے۔۔۔۔!ہر سال رمضان کا مبارک مہینہ آتا ہے اور امت مسلمہ پر اپنی رحمتیں نچھاور کرتا ہے، کون اس سے کتنا استفادہ کرتا ہے اور کون کتنی اس کی رحمتیں اپنے دامن میں سمیٹتا ہے، یہ سب بندے کی ہمت ،سعی وجہد "Effort and struggle" اور اللہ کی طرف سے توفیق پر موقوف ہے، جو لوگ رمضان کی مبارک ساعتوں کی قدر کرکے اللہ سبحانہ کا قرب اور رضاجوئی حاصل کرنا چاہتے ہیں!!!۔اصل بات یہ کہ اللہ جل شانہ کی مرضیات پر چل کر روزہ کا اہتمام کرنے قرآن پاک کے سننے سنانے اسے سمجھ کر پڑھنے، قرآنی حلقے قائم کرتے ہوئے اللہ کی مرضیات کوجاننے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر چلنے کے لئے، اور ماہ رمضان کے مجاہدات سے تربیت پاکر اپنے آپ کونیک نفس بنانے اور اپنے باطن کوسنوارنے والوں کیلئے یوم عید انعام کے عطا کیے جانے کا مبارک وعظیم دن ہے۔اسی غرض سے ماہ رمضان المبارک کے اختتام پر اسلام نے "عید" کے عنوان سے خوشیوں کا ایک عظیم موقع رکھا ہے، عید کا دن شادمانی اور مسرتوں کا دن ہے، اپنی اور اپنے اہل خانہ کی خوشیوں کا سامان کرتے ہوئے اپنے خونی رشتہ داروں اور غریب اقارب وعام غرباء ومساکین کی خوشیوں کا پاس وخیال رکھنا بندے مومن کلیے حقیقی عید کہلاتی ہے اور یہ صرف نرم دل وباضمیر لوگوں کی روحانی خوشیوں کودوبالا کردیتی ہے۔رمضان کا مہینہ حدیث پاک کی روسے مواسات وغمخواری کا مہینہ ہے، روزہ رکھتے ہوئے اللہ سبحانہ تعالی از وجل کی رضا کیلئے ایک مقررہ وقت تک بھوکے پیاسے رہنے سے صائم "Faster" کے اندر بھوک وپیاس کا جواحساس تازہ ہواتھا، اسی احساس "Feeling" نے بھوکوں اور پیاسوں کی مدد پر آمادہ کرتا ہے، روزہ کی وجہ جہاں اور کئی ایک مقاصد حسنہ حاصل ہوئے تھے وہیں ایک عظیم مقصد خلق خدا کی خدمت اور ان کی ضرورتوں کے پورا کرنے کا شعور واحساس صائمین کے دلوں میں بیدار ہوا تھا، وہی جذبہ عید کے دن بھی تازہ کیا جاتا ہے۔چنانچہ اسلام نے صدقہ فطر کے وجوب کے ذریعہ اس مقصد کو پورا کیا ہے، یہ کم سے کم درجہ ہے کسی غریب کی خوشیوں میں شرکت کا، ورنہ نیکی کے کاموں میں سبقت کی کوئی حد نہیں ہے، جو جتنا زیادہ محتاجوں ومساکین کا خیال کرے، اتنا زیادہ اس کے لئے اجر وثواب اور قرب خداوندی کی بشارت ہے، روزہ کی تربیت سے انسان بہت کچھ پاتا ہے، اس کے خصائل حمیدہ مزید سنورتے ہیں، ان ہی خصائل میں ایک عظیم خصلت سخاوت ہے، روزہ کی وجہ جذبہ سخاوت نعمت ہے، جس میں عید کے دن خوشی مناتے ہوئے فطری طور پر جذبات انسانی کی تکمیل ہوتی ہے، جیسے کہ زبان سے شکرادا کرنا تکبیرات پڑھنا؛ اور دل سے بھی اعتراف نعمت کرنا کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے اور اعضاء کے زریعہ سے اعتراف نعمت یہ ہیکہ صدقہ فطرادا کرتے ہوئے عید کی نماز ادا کرنا وغیرہ اللہ کی قدر کرنا ہے ، اسطرح یہ شکرگزاری نعمتوں میں اور اضافہ کرتی ہے۔فرمایا: ولیئن شکرتم لازیدنکم (سورہ ابراھیم: 7) اور یہ شکرگزاری اللہ کی رضا کا باعث بن جاتی ہے۔اسلام سے پہلے بھی معاشرہ میں خوشی ومسرت کے تہوار مقرر تھے، جس میں کھیل تماشے اور لہوولعب Fun and games کا اہتمام ہوتا تھا۔خوشی منانے کا جذبہ فطری ضرور ہے، لیکن جس خوشی ومسرت کے منانے میں خالق کی مرضیات شامل نہ ہوں وہ حقیقی خوشی کا باعث نہیں بن سکتی، اسلام نے جو طریقہ خوشی ومسرت کا انسانوں کو دیا ہے، وہی فطری

"Natural" طریقہ ہے۔

کی نموہوتی ہے۔نیکی اور خیر کے کاموں سے دلوں کی تسکین کا سامان ہوتا ہے، فرحت وانبساط کی نعمت نصیب ہوتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ نیکی کیا ہے، اور بدی کیا ہے، توآپؐ نے ارشاد فرمایا: نیکی مسرت وخوشی دیتی ہے اور برائی تکلیف پہنچاتی ہے، انسان کا سکون چھین جاتا ہے (شعب الایمان ۷/ ۴۹۷)رمضان کا مبارک مہینہ خوشیوں اور مسرتوں کا پیغام لاتا ہے، تمام عبادات؛ قرآن پر غور فکر وتدبر، ذکراللہ وتلاوت کلام پاک کا اہتمام، خلق خدا کی ضرورتوں کی تکمیل کا التزام وغیرہ، روح کو شاد "Heartwarming" کا کام کرتے ہیں، مومن کی خوبی یہ ہے کہ اسے نیکی کرکے خوشی ہوتی ہے اور برائی سے وہ دکھی ہوجاتا ہے۔ (ترمذی) اور ان خوبیوں کا پیدا ہوجانا اللہ کی رضا کے بغیر ممکن نہیں ہے۔رمضان کا مہینہ، اللہ کی رحمتوں کی بارش کا مہینہ ہے، اللہ سبحانہ تعالی نے انسانوں کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، اسکی نعمتوں میں قرآن مجید اور رسول برحق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی بابرکت، اولین نعمت ہے۔۔۔۔اسی طرح ماہ رمضان کے اختتام پر" عید " بھی ایک عظیم "Natural" طریقہ ہے۔ہجرت مدینہ سے پہلے یثرب کے لوگ دوعیدیں مناتے تھے، جن میں وہ لہوولعب میں مشغول ہوتے اور بے راہ روی کے مرتکب ہوتے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا: یہ دودن جوتم مناتے ہو، ان کی حقیقت اور حیثیت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم عہد جاہلیت میں یہ تہوار اسی طرح منایا کرتے تھے۔یہ سن کر رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا"" : ان اللہ تعالی قد ابدلکم بھما خیرا منھما یوم الفطر ویوم النحر) ""رواہ احمد، وابوداؤد والنسائی والحاکم (اللہ تعالی نے تمہارے ان دونوں تہواروں کے بدلے میں تمہارے لیے ان سے بہتر دودن مقرر فرمادیے ہیں، یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔۔۔۔۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب مسلمانوں کی عید یعنی عیدالفطر کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ "فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر فرماتا ہے، اے میرے فرشتو! اس مزدور کی کیا جزاء ہے جو اپنا کام مکمل کردے؟ وہ (فرشتے (عرض کرتے ہیں: اس کی جزا یہ ہے کہ اس کو پورا اجر وثواب عطا کیا جائے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے اپنا فرض ادا کیا، پھر وہ نماز عید کے لئے دعا کرتے ہوئے نکل آئے ہیں، مجھے میری عزت وجلال، میرے کرم اور میرے بلند مرتبہ کی قسم! میں ان کی دعاؤں کوضرور قبول کروں گا۔پھر (اپنے بندوں سے (فرماتا ہے: بندو! تم گھروں کولوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیا۔نبی اکرم صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ بندے لوٹتے ہیں اس حال میں کہ ان کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں" (رواہ البیھقی) (پوری دنیا میں مسلمان عیدالفطر کا تہوار مناتے ہیں، جہاں خوشی منانے کے ساتھ ساتھ اسلامی اخلاقی اقدار کی پاسداری بھی کی جاتی ہے۔جبکہ اقوام عالم امت مسلمہ کے اس تہوار کو بڑی اونچی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اسی طرح برصغیر میں؛ عید بڑے شاندار طریقے سے منائی جاتی ہے۔ہم ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں پر دیگر مذاہب کے ماننے والے برادران وطن رہتے بستے ہیں، ان کی عبادات کے طور طریق، ان کے تہواروں کے موقع پر مسرتوں اور خوشیوں کے مظاہر سب پر واضح ہیں، لیکن اسلامی تہواروں کے رنگ ڈھنگ ایک الگ شناخت کے ساتھ، مکمل "Completely" طور پر الہی ونبوی تعلیمات کے تحت انجام دیے جاتے ہیں۔مسلمان بڑے خوش نصیب ہیں، ان کوخوشیاں منانے کے لیئے وہ عظیم تہوار ملے ہیں جوان کوفطری شادبخشتے ہیں، اسلام کی عطا کردہ خوشی کے دن کا آغاز اللہ کی عبادت سے ہوتا ہے، مسلمان بارگاہ الہی میں سجدہ ریز ہوکر اس کا شکر بجالاتے ہیں، اس کی بڑائی اور کبریائی بیان کرتے ہیں، کلمات تکبیر وتحمید کی زمزمہ سنجی سے قلب وروح کوشاد کام کرتے ہیں ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں، اور اپنی خوشیوں میں دوسروں کوشریک کرتے ہیں۔عالم اسلام کے اکثر حصے اب مخالفین کے نرغے میں ہیں، رمضان کا مہینہ تو ہمیشہ خوشیوں کی سوغات اپنے ساتھ لاتا ہے" ، عیدالفطر کا دن "ماہ صیام کی برکت سے ہے جس میں اللہ کی طرف سے انعام واکرام سے نوازا جاتا ہے۔ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دنیا میں مسلمان بہت پریشان ہیں، خون میں نہائے ہوئے انسانی نعشیں دل دہلا دے رہی ہیں، معصوم وبے گناہ انسان خاک و خون میں لت پت، دم توڑ رہے ہیں، ایسے میں ان مظلوموں کے لیئے عیدالفطر کا سماں بڑا غمناک ہے، ایمان کا رشتہ (، اور نوع انسانی سے وابستگی (زمینی، علاقائی وخاندانی اور نسلی حدود وقیود سے آزاد ہے، ان بھائیوں کی مصیبت وتکلیف دیگر سارے عالمی برادریوں کی مصیبت سمجھی جائے ، اس میں ایمان والوں کا رشتہ توایک جسم وجان کا رشتہ ہے، کسی ایک عضو کی تکلیف سارے بدن کی تکلیف بن جاتی ہے، اور انہیں ٹھنڈے پیٹ رہنے اور میٹھی نیند سونے نہیں دیتی، یہی چیز ایمان والوں سے، اللہ تعالی کو مطلوب ہے، دنیا میں جہاں بھی کسی طرح کے مصیبت زدگان پائے جاتے ہیں ان کیلئے جو کچھ کیا جاسکتا ہو اپنے اپنے ملکی قوانین وضوابط کے تحت، کرنے کی ضرورت ہے، لہذا عید کی مبارک ساعتوں میں ان کوضرور یاد رکھا جائے، جہاں تک ہوسکے عید سادگی کے ساتھ منائی جائے، اور اپنے رب سے خوب دعاؤں کا انفرادی اور اجتماعی طور پر اہتمام کیا جائے، ہم کچھ اور نہیں کرسکتے توکیا مظلوم انسانوں کیلئے دعا کے لئے ہاتھ بھی نہیں اٹھا سکتے ؟۔عید جیسے مسرت کے موقعہ پر مصیبت زدگان کی مصیبتوں کو یاد کرکے اپنے ایمانی تعلق اور اخوت کا ثبوت دینا چاہئے، عید کی گھڑیاں ضرور خوشی ومسرت کی گھڑیاں ہیں، یہ خوشی کا موقع ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ آئندہ بھی ہمیں حیات بخشے توان شااللہ ، زندگی میں ایسی خوشیاں بار بار آتی رہیں گی، لیکن حقیقی مسرت وخوشی کا دن تو وہ ہوگا جس میں ہم سب بحیثیت مومن، اپنے رب کریم سے ملاقات کریں گے۔اپنے مولا تعالی کے دیدار کا شرف حاصل کریں گے، وہ دائمی وابدی خوشی ومسرت کا دن ہوگا۔جنت کا سب سے اعلی وبڑا انعام اللہ تعالی کا قرب اور اسکی رضا ہے۔اللہ تعالی ہمیں باقی تمام عمر ایمان اور اعمال صالحہ، صبر واستقامت ، "Stability" تقویٰ وپرہیزگاری، اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک اور فرامین کے عین مطابق دم آخر تک زندگی بسر کرنے کی توفیق بخشے۔ربنا تینافی الدنیا حسنۃ وفی لاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار آمین

عیدالفطر اخوت' انسانیت' وحدانیت وجذبۂ تشکر پر مشتمل عظیم اقدار کے اظہار کا دن

مولانا خلیل احمد ندوی نظامی

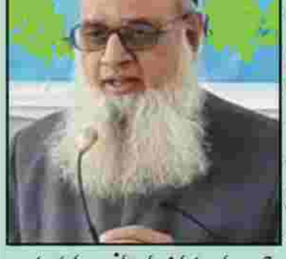

عیدالفطر کے موقعہ پر اسلام نے جو ہدایات دی ہے ان کے مطابق بارگاہِ حق میں بصدقِ دل سربسجود ہو' ممنونیت وتشکر کے ساتھ عجز بندگی کا اظہار کیا جائے کہ اللہ نے رمضان المبارک کا مہینہ ہمیں عطا کیا اور صوم وصلوٰۃ اور تسبیح وتراویح کی توفیق بخشی، شاید ہی یہ روحانیت سے پرمسرت' جوش وخروش کسی اور دین ومذہب کو نصیب ہو، یا کسی تہذیب وتمدن کو ایسے ضبطِ نفس کی تربیت کا سامان مہیا کیا گیا ہو، پورا اسلامی معاشرہ مسلسل ایک ماہ جان وتن سے اصلاحِ نفس کیلئے کوشاں رہتا ہے۔جھوٹ' چوری' غصہ' دغا' فریب' بدکاری اور بدعنوانی ہر بری عادت سے بچتے ہوئے خوشنودئ خداوندی میں مصروف ہوکر اصلاح وعبادات' ہمدردئ انسانیت اور نیکی وفلاح کے راستہ کی تلاش میں رہا۔مولانا خلیل احمد ندوی نظامی' سابق ماہرِ کتبات محکمۂ آثارِ قدیمہ' چیئرمین صمدانی گروپ آف ایجوکیشنل اینڈ ووکیشنل انسٹیٹیوٹس' کمپیوٹر ٹریننگ اینڈ لینگویجس سنٹر (NCPUL) وفانوسِ آگہی (تاریخ اسلام وثقافتِ اسلامیہ سے نئی نسل کو واقف کرانے کیلئے کل ہند سطح پر انٹر اسکولس/ کالجس مقابلہ جات) حیدرآباد نے افطار پارٹی پروگرام میں کہا: تمام روزہ دار گناہوں کے بوجھ کو ہلکا کرتے' نیکیوں کو سمیٹتے اور رمضان کی روحانی کیفیات سے لطف اندوز ہوتے رہے۔اللہ کیلئے مشقت' عبادات' تزکیۂ نفس اور دوسروں کے ساتھ خیر خواہی کے بعد عید کی سعادت حاصل ہوتی ہے؛ گویا سخت امتحان کے بعد شاندار نتیجہ سامنا آتا ہے۔جس طرح ماہ رمضان المبارک سال کے دیگر مہینوں سے افضل واعلیٰ ہے، اسی طرح یہ عیدالفطر تمام عیدوں اور تمام خوشیوں ومسرتوں سے ارفع واعلیٰ ہے۔اس میں اسلام کی وحدانیت' اخوت وانسانیت آشکار ہوتی ہے اور ان اقدار کا مظاہرہ عید کے موقعہ پر خوب ہوتا ہے۔سارے مسلمان عیدگاہ میں جمع ہوجاتے ہیں' یہ خود ایک روح پرور منظر ہوتا ہے۔تکبیروں کی گونج وجدانی کیفیت پیدا کرتی ہے، زرق برق، صاف ستھرے لباس میں ملبوس' ہشاش بشاش نمازیوں کے دمکتے چہرے دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے انہیں ہفتِ اقلیم کی دولت مل گئی۔محض ایک حکم روزہ کی بجا آوری پر یہ مسرت نصیب ہورہی ہے تو تمام احکام خداوندی کی تکمیل پر کتنا کچھ زیادہ سے زیادہ مل سکتا ہے۔ماہ رمضان میں زکوٰۃ وصدقۂ فطر کی ادائیگی سے سماج کی بہبودی کا خیال رکھا جاتا ہے، چونکہ عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ عبادت وریاضت اتنی مشکل نہیں جتنی دوسروں کی حمایت واعانت ہوتی ہے۔نماز وروزے سے نفس کی اصلاح ہوتی ہے' جبکہ زکوٰۃ قوم وملت کے فلاح وبہبود کا ذریعہ بنتی ہے۔بزرگانِ دینؒ فرماتے ہیں کہ خداوند قدوس کو عرش پر مت تلاش کرو؛ بلکہ زمین کے بسنے والے شکستہ دل بندوں میں تلاش کرو۔آنحضرتؐ کے عید منانے کی کیفیات میں یہ بات ملتی ہے کہ آپؐ عیدالفطر کی شب عید کا چاند دیکھتے' اعتکاف کی تکمیل کرتے ہوئے مغرب کے بعد گھر تشریف لے جاتے۔تمام ازواجِ مطہرات سے ملاقات کرتے۔عشاء کے بعد صدقۂ فطر ادا فرماتے۔عید کے دن فجر کے بعد جلد ہی گھر پہنچ جاتے۔غسل اور نئے کپڑے زیب تن کرکے طاق عدد کھجوریں تناول فرماتے۔طلوعِ آفتاب کے بعد صحابۂ کرامؓ کے ساتھ اس طرح چلتے کہ آپؐ کے سامنے حضرت بلالؓ کھڑی تلوار لئے آگے آگے چلتے۔تکبیر کہتے ہوئے پیدل عیدگاہ ایک راستہ سے جاتے اور دوسرے راستہ سے واپسی ہوتی۔زائد تکبیروں کے ساتھ نماز کی تکمیل ہوتی۔اس کے بعد خطبہ میں مسلمانوں کو مختلف نصیحتیں فرماتے۔فطر کے معنی چھوڑ دینا' چونکہ رمضان کے اختتام پر عید کے دن روزہ چھوڑ دیا جاتا ہے اس لئے اس کو عیدالفطر کہتے ہیں۔عید کی رات کو لیلۃ الجائزہ یعنی انعام کی رات کہتے ہیں، ان میں عبادت کی ترغیب ہے۔عید کی نماز واجب ہے۔عید کی نماز کو جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا چاہئے۔عیدگاہ جانے سے پہلے کھجور یا کوئی میٹھی چیز کھانا سنت ہے۔عیدین میں روزہ رکھنا حرام ہے۔عید کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنا مسنون ہے، اس سے سال بھر کے روزوں کا ثواب لکھا جاتا ہے۔وہ اس طرح کہ رمضان کے ہر روزے کے بدلے دس گنا ثواب زیادہ مل جاتا ہے تو مہینہ بھر کے روزوں کا ثواب 300 گنا ہوا اور شوال کے ان چھ روزوں کا ثواب 60 گنا ہوا، اس طرح جملہ 360 روزے رکھنے کا ثواب حاصل ہوا۔سال کے 360 دن ہوتے ہیں' اگر کوئی رمضان کے فرض روزوں کی تکمیل کے ساتھ شوال کے چھ روزے بھی رکھ لے تو وہ تمام سال روزہ دار متصور ہوگا۔

دریائے گنگا میں افطار!!!!!

(حافظ) افتخار احمد قادری

رمضان المبارک کی روحانیت، تقدس اور عبادتوں سے لبریز فضا میں جب ایک مسلمان روزہ دار دن بھر کی پیاس اور بھوک کے بعد افطار کے لمحے کا انتظار کرتا ہے تو اس کے دل میں شکرگزاری، عاجزی اور بندگی کے جذبات موجزن ہوتے ہیں۔افطار صرف پیٹ بھرنے کا عمل نہیں بلکہ یہ ایک عبادت، سنت اور روحانی لمحہ ہے جس میں بندہ اپنے رب کی عطا کردہ نعمتوں پر سربسجود ہوکر شکرادا کرتا ہے۔اسلام نے افطار کو سادگی، وقار اور اعتدال کے ساتھ ادا کرنے کی تعلیم دی ہے تاکہ روزے کی روح برقرار رہے اور بندہ عبادت کی اصل غرض وغایت سے غافل نہ ہو۔مگر افسوس کہ بعض اوقات ہماری قوم کے بعض افراد ایسی حرکات کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں جو نہ صرف عقل وفہم کے تقاضوں کے منافی ہوتی ہیں بلکہ پوری ملت کے لیے شرمندگی اور بدنامی کا باعث بھی بن جاتی ہیں۔حال ہی میں پیش آنے والا واقعہ اسی قسم کی ایک افسوسناک مثال ہے جس میں چند مسلمانوں نے محض نام نہاد ثواب کے حصول کے لیے ایک ایسا اقدام کیا جوسراسر حماقت، نادانی اور بے بصیرتی کی علامت بن کر سامنے آیا۔افطار جیسی مبارک عبادت کو انہوں نے ایک غیر ضروری نمائش اور عجیب وغریب انداز میں ادا کرنے کی کوشش کی اور دریائے گنگا کے بیچ جاکر افطار کرنے کا تکلف اختیار کیا۔یہ عمل نہ صرف غیر معمولی اور غیر معقول تھا بلکہ اس میں وہ سنجیدگی اور وقار بھی مفقود تھا جوایک مسلمان کے طرز عمل کا حصہ ہونا چاہیے۔چکن بریانی کے دسترخوان سجا کر دریا کے بیچ افطار کرنے کا منظر گویا کسی عبادت کا نہیں بلکہ ایک غیر سنجیدہ تفریح کا نمونہ معلوم ہوتا تھا۔یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں کہ معاشرہ اس وقت ایک نازک اور حساس فضا سے گزر رہا ہے جہاں معمولی سی لغزش بھی شرپسند عناصر کے لیے ایک ہتھیار بن جاتی ہے۔ایسے حالات میں مسلمانوں کو نہایت حکمت، تدبر اور بصیرت کے ساتھ اپنے ہر قدم کا تعین کرنا چاہیے تاکہ ان کے کسی عمل سے دین اسلام یا پوری ملت کی ساکھ کو نقصان نہ پہنچے۔لیکن افسوس کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو جذباتی جوش، بے جا نمائش یا سطحی سوچ کے تحت ایسے اقدامات کر بیٹھتے ہیں جو بعد میں پشیمانی اور شرمندگی کا سبب بنتے ہیں۔دریائے گنگا میں افطار کرنے کا یہ واقعہ بھی اسی نوعیت کا تھا جس نے نہ صرف مقامی سطح پر ہنگامہ کھڑا کردیا بلکہ مخالفین کو ایک سنہری موقع فراہم کردیا کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر اگلیں۔افواہیں پھیلائی گئیں کہ مسلمانوں نے گنگا کو ناپاک کردیا ہے حالانکہ حقیقت اس سے کہیں مختلف تھی۔مگر معاشرتی نفسیات کا المیہ یہی ہے کہ جب کسی کو کسی کے خلاف بولنے کا موقع مل جائے تو وہ حقیقت اور انصاف کو پس پشت ڈال کر صرف الزام تراشی میں مصروف ہوجاتا ہے۔پولیس نے بھی موقع پر پہنچ کر ان افراد کو گرفتار کرلیا اور یوں وہ لوگ جو چند لمحوں کے لیے نام نہاد ثواب حاصل کرنے نکلے تھے انہیں ایک ایسا سبق ملا جو شاید وہ مدتوں یاد رکھیں گے۔طنز ومزاح کے انداز میں لوگ یہ کہنے لگے کہ انہیں پولیس نے ایسی تراویح پڑھادی جوشاید انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی نہ پڑھی ہو۔یہ صورت حال بظاہر ایک واقعہ ہے مگر درحقیقت یہ ہماری اجتماعی ذہنی کمزوریوں اور سماجی بے بصیرتی کا آئینہ دار ہے۔

آخر ایسی حرکتوں کی ضرورت ہی کیا تھی؟ کیا افطار کے لیے اپنے گھر کی چار دیواری کم تھی؟ کیا محلے کی مسجد کا پرسکون ماحول ناکافی تھا؟ کیا اسلامی تعلیمات میں کہیں یہ لکھا ہے کہ افطار کے لیے دریا کے بیچ جاکر بیٹھنا زیادہ ثواب کا باعث ہے؟ اسلام تو سادگی، اعتدال اور وقار کا دین ہے۔اس نے عبادت کو نمود ونمائش اور عجیب وغریب رسومات سے پاک رکھنے کی تعلیم دی ہے۔مگر جب عقل وفہم پر جذبات کا غلبہ ہوجائے اور شعور کی جگہ سطحی سوچ لے لے تو پھر ایسے ہی مضحکہ خیز اور نقصان دہ واقعات جنم لیتے ہیں۔اس واقعے کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس کے نتیجے میں نہ صرف چند افراد ذلیل وخوار ہوئے بلکہ پوری قوم کی ساکھ کو بھی ٹھیس پہنچی۔اسلام دشمن عناصر نے اسے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا اور مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز پروپیگنڈا شروع کردیا۔حالانکہ اسلام کی اصل تعلیمات اس قسم کی بے وقوفانہ حرکتوں سے بالکل پاک ہیں۔مگر دنیا کسی قوم کو اس کے بہترین افراد سے نہیں بلکہ اکثر اس کے بدترین نمائندوں سے پہچانتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ چند نادان لوگوں کی غلطی کا خمیازہ پوری قوم کو بھگتنا پڑتا ہے۔قوم کو سمجھنا ہوگا کہ موجودہ حالات میں ہر قدم نہایت سوچ سمجھ کر اٹھانے کی ضرورت ہے۔ایک مسلمان صرف اپنی ذات کا نمائندہ نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے دین اور اپنی پوری ملت کا نمائندہ بھی ہوتا ہے۔اس کا ہر عمل دوسروں کے لیے اسلام کی تصویر پیش کرتا ہے۔اگر وہ حکمت، وقار اور سنجیدگی کا مظاہرہ کرے گا تو اسلام کی عزت میں اضافہ ہوگا اور اگر وہ حماقت، بے تدبیری اور غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرے گا تو اس کا نقصان صرف اس کی ذات تک محدود نہیں رہے گا بلکہ پوری ملت کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔لہٰذا! ہم اپنی اجتماعی سوچ میں سنجیدگی پیدا کریں، دین کی اصل روح کو سمجھیں اور ایسی حرکتوں سے مکمل اجتناب کریں جو ہماری عزت و وقار کو مجروح کرتی ہوں۔افطار کی برکتیں حاصل کرنے کے لیے نہ کسی دریا کے بیچ جانے کی ضرورت ہے اور نہ کسی عجیب وغریب مظاہرے کی۔اللہ تعالی کے نزدیک اصل قدر اخلاص، تقویٰ اور سادگی کی ہے۔اگر ہم اپنے گھروں اور مساجد میں عاجزی اور شکر کے ساتھ افطار کریں تو یقیناً وہی ہمارے لیے زیادہ باعثِ اجر وثواب ہوگا۔اگر ہم نے اب بھی عقل وشعور سے کام نہ لیا اور اسی طرح کی غیر ذمہ دارانہ حرکتوں میں مبتلا رہے تو پھر واقعی یہ کہنا پڑے گا کہ اس قوم کا خدا ہی حافظ ہے، کیونکہ جوقوم اپنی عزت اور وقار کی حفاظت خود نہ کرے اسے دنیا میں کوئی بھی عزت نہیں دے۔

حفاظ کرام تراویح امام بزم خلوص کی جانب سے پرتپاک استقبال

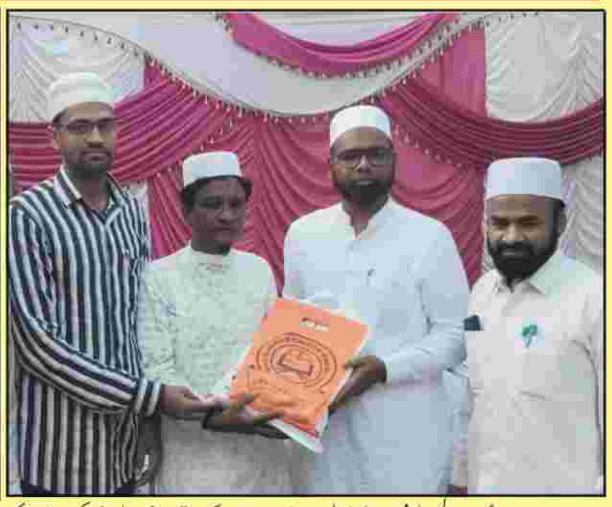

مالیگاؤں/الحمدللہ شہر عزیز کا فعال ومتحرک ادارۂ بزم خلوص کے بینر تلے نزد سنجری چوک رمضان پورہ میں مورخہ 17/مارچ 2026ء بروز منگل بمطابق 27/رمضان المبارک 1447ھ کو بزم خلوص کے زیر اہتمام دعوت افطار کے ساتھ ماشاءاللہ حفاظ کرام تراویح امام کی خدمت میں کپڑے، عطر، ٹوپی مسواک، تسبیح، سرمہ وغیرہ ان کی اعتراف کے خدمات کے عوض مہمانان کرام کے ہاتھوں تحفہ دے کر ان کی حوصلہ افزائی وسراہنا کی گئی۔گذشتہ سال کی طرح امسال بھی ادارۂ بزم خلوص کا یہ ۲۳/واں سالانہ پروگرام نور عرفانی وروحانی جناب حافظ وقاری حکیم جناب مجاہد الاسلام رحمانی صاحب کی صدارت میں بے پناہ کامیاب وتاریخ ساز رہا۔البتہ رکن بزم خلوص حافظ زبیر غازی کی تلاوت قرآن تحریک وتائید سے باقاعدہ پروگرام کا آغاز ہوا۔حفاظت گروپ مالیگاؤں صدر محمد عارف نوری نے تاثرات پیش کیے۔شاعر اسلام صدر بزم خلوص آزاد انور کی خاموش خدمات کو اجاگر کیا اور حفاظ کرام کی خدمات کی ستائش کرتے ہوئے بزم خلوص، حفاظت گروپ مالیگاؤں، خانقاہ آشیانہ مجددی فاؤنڈیشن کی جانب سے موصوف کو نیک خواہشات پیش کی۔شاعر اسلام آزاد انور صاحب کی قربانیوں اور ان کے حوصلہ مندی نیز ان کی خدمات کی سراہنا کی اور اپنی دعاؤں سے نوازا۔جناب آزاد انور کے صاحبزادے جناب شہباز طیب نے نعت پاک اور ماہ رمضان کے پیش نظر الوادعیہ کلام پیش کرکے اس پروگرام کو رونق بخشی سامعین کرام نے نذرانہ خلوص اور دادِ تحسین سے نوازا۔مقرر خصوصی حضرت مولانا و قاری قرآن حافظ محمد کاشف ملیؔ نے پرمغز انداز میں قرآن کی اہمیت اور بزم خلوص کی خدمات و تراویح امام کے حوالہ سے عوام الناس سے زرین خیالات کا اظہار کیا۔وہی حسب ذیل حفاظ کرام حافظ رضوان نوری، حافظ صادق ملیؔ، حافظ مدثر، حافظ سفیان جمالی، حافظ عبدالعزیز یوسفی، حافظ سعد انصاری، حافظ شعیب، حافظ شاداب انصاری، حافظ ریحان اشاعتی، مولانا عبدالرشید مجددی صاحبان کی خدمت میں تحفہ دے کر ان کو سلام وگلہائے محبت پیش کی گئی۔وہی ان کی خدمات کا اعتراف تحفہ مہمانوں کے دست مبارک سے دے کر حوصلہ افزائی وسراہنا کی گئی۔جناب سلیم رضوی، جناب محمد صادق حسین اشرفی، جناب آمین منگو مستری، جناب حاجی لئیق، جناب لقمان بھائی، جناب نہال انصاری، جناب مولانا سفیان جمالی، جناب قاری عبدالرحمن، جناب عتیق بھائی سوڈے والے، جناب حافظ ریحان، جناب حافظ عبدالوہاب، جناب عرفان انجم، جناب واحد نوری، جناب شکیل مقادم، جناب ساجد نیر، جناب نہال اشرفی، جناب ذاکر سیٹھ، جناب انصاری عبداللہ، جناب زبیر احمد صاحبان کے علاوہ دینی، ملیؔ، سماجی، ادبی، سیاسی نیز علماء کرام و حفاظ کرام وسرکردہ شخصیات شریک رونق تقریب تھے۔ابتداء سے آخر تک مولانا عبدالرشید مجددی صاحب نے بہ حسن خوبی کے ساتھ نظامت کے فرائض انجام دیئے۔صدر مجلس قاری مجاہد السلام رحمانی صاحب نے دعا فرمائی۔ناظم مجلس نے صدر کی اجازت سے رسم شکریہ کے ساتھ پروگرام آئندہ کے لیے ملتوی کیے جانے کا اعلان کیا گیا۔اس طرح کی پریس نوٹ ادارہ بزم خلوص رمضان پورہ صدر واراکین کے ذریعے اخبار ہذا کو موصول ہوئی۔

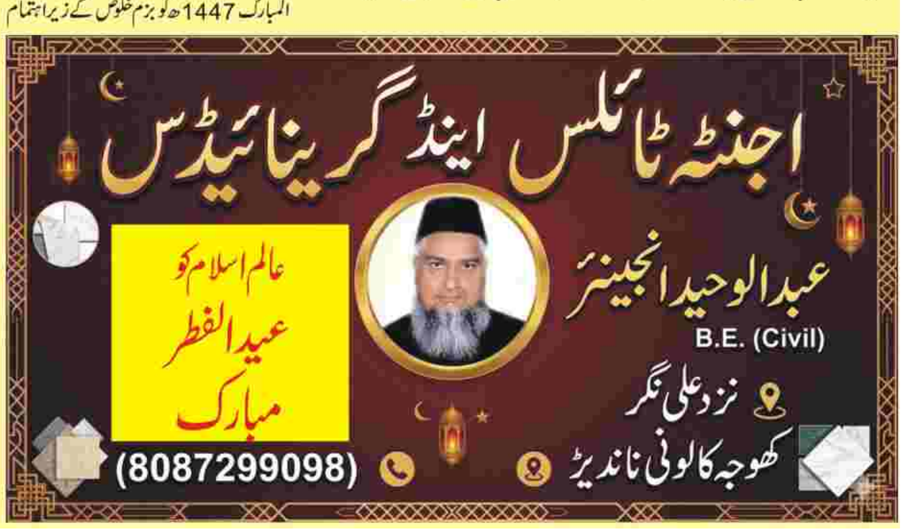

عیدالفطر کا دن اور اسلامی شریعت کا تقاضہ!

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد۔ رابطہ:8099695186

عیدالفطر کا دن اسلامی تاریخ میں خوشی ومسرت کا دن ہے یہ درحقیقت انعام خداوندی ہے جسے اللہ تعالی نے روزوں کے اختتام پر متعین فرمایا ہے، حدیث شریف میں ہے کہ عیدالفطر کی رات کو آسمانوں میں لیلۃ الجائزہ یعنی انعام کی رات سے جانا جاتا ہے اور ایک تفصیلی روایت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالی شانہ فرشتوں کو تمام شہروں اور جگہوں میں بھیج دیتے ہیں پھر وہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں، راستوں اور چوک چوراہوں پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور ایسی آواز سے جس کو انسان اور جنات کے علاوہ ہر مخلوق سنتی ہے، پکارتے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت! اس رب کریم کی بارگاہ میں چلو، جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے اور بڑے بڑے گناہوں کو معاف کرنے والا ہے، پھر جب لوگ عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں تو حق تعالی شانہ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو وہ عرض کرتے ہیں، اے ہمارے معبود اور ہمارے مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی پوری پوری مزدوری دیدی جائے، حق تعالی شانہ کی طرف سے ارشاد ہوتا ہے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلے میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کردی اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے، اے میرے بندو! مجھ سے مانگو! میرے جلال کی قسم! میری عزت کی قسم! آج کے دن اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کروگے عطا کروں گا اور دنیا کے بارے میں جو سوال کروگے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا، میری عزت کی قسم! جب تک تم میرا خیال کروگے میں تمہاری لغزشوں پر ستاری کرتا رہوں گا اور ان کو راز میں رکھوں گا، میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! تمہیں مجرموں، کافروں کے سامنے رسوا اور ذلیل نہیں کروں گا، بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی کردیا، میں تم سے راضی ہوگیا، یہ انعام خداوندی ان خوش نصیب مسلمانوں کے لیے ہے، جنہوں نے رمضان کے معاملات کو پورا کیا ہو، اس ماہ میں اپنے رب سے خصوصی لگاؤ اور تعلق پیدا کیا ہو، طبیعت کو نیکیوں کا خوگر بنایا ہو، قران مقدس سے اپنا رشتہ مضبوط کیا ہو، تمام گناہوں پر توبہ استغفار کیا ہو، رات میں اپنے گرم بستروں اور میٹھی نیندوں کو چھوڑ کر اپنے رب کو منانے کا سامان کیا ہو، خوف خدا اور خشیت الہی کے گرم آنسوؤں سے اپنے رخساروں کو تر کیا ہو، حقیقت میں عیدالفطر کی خوشی ومسرت انہی لوگوں کا حصہ ہے، عید سعید کی یہ خوشیاں ان لوگوں کو ہرگز زیب نہیں دیتی جنہوں نے رمضان المبارک کے احترام کو پامال کیا ہو، خواہش نفس کے غلام بنے رہے ہوں، جھوٹ، غیبت اور چغلی وغیرہ میں کوئی کمی نہ آئی ہو اور اپنے اللہ کو راضی کرنے کے لیے چند آنسو تک نہ بہاسکے ہوں، ایسے لوگوں کے لیے حقیقت میں یہ دن پیغام خوشی ومسرت نہیں بلکہ انکے لیے تازیانہ عبرت ہے، آج ہمیں عید سعید کی پرمسرت ساعتیں حاصل ہورہی ہیں آج کا دن ہمیں یہ پیغام دے رہا ہے کہ ہم اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ عید سعید کی حقیقی مسرتیں ہمیں حاصل ہورہی ہیں یا نہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ ہمارے لیے لائق شکر ہے اور قابل مبارکباد ہے لیکن اگر جواب نفی میں ہے تو یہ ہمارے لیے حسرت وافسوس کا مقام ہے کہ آج جب کہ اللہ تعالی کی جانب سے بخشش وانعام کی موسلادھار بارش ہورہی ہے وہ کون سی رکاوٹ اور کون سا جادو ہے جو ہمیں فکر آخرت اور خدا کے سامنے جواب دہی سے غافل بنائے ہوئے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت وکوتاہی اور خواہش نفس کی اسیری، دائمی راحت وسکون کی تباہی وبربادی کا پیش خیمہ بن جائے، اس لیے آج اس مبارک موقع پر خدا کی بارگاہ میں سر نیاز خم کرکے خواہش نفس سے آزادی، خدا اور رسول سے وابستگی، قران مقدس سے تعلق، احکام اسلام کو بروئے کار لانے کا پختہ عہد وپیمان کریں، اللہ ہم سب کو عید کی حقیقی مسرت وشادمانی سے ہم کنار فرمائے۔

اسلامی تقریبات کی خصوصیت جو اسے دوسرے مذاہب اور قوموں کے تہواروں سے ممتاز ومنفرد بناتی ہے یہ ہے کہ عام طور پر دنیا میں منائے جانے والے تہوار افراد وشخصیات سے منسوب ہوتے ہیں اور بہت سے تہوار انہی کی یادگار سمجھے جاتے ہیں یا کچھ ایسے تہوار ہوتے ہیں جو موسم اور وقت کی تبدیلی کا پتہ دیتے ہیں، اس طرح کے تہواروں سے یا تو متعلقہ شخصیات وقتی طور پر ذہنوں میں زندہ ہوجاتی ہیں یا موسم اور وقت کی تبدیلی کے اظہار کے طور پر منائے جانے والے تہوار ایک جزوی تقریب کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ اگر وہ تہوار نہ بھی منائے جائیں تو موسم تو خود بخود بدلے گا وہ کسی تقریب یا تہوار کے بغیر بھی اپنی حیثیت کو منوالے گا۔ اس کے برعکس اسلامی تقریبات میں بنیادی حیثیت صرف دو تہواروں کو حاصل ہے ایک عیدالفطر کو اور دوسرے عیدالاضحیٰ کو، یہ دونوں عید حقیقتاً اسی اصل مقصد کی تجدید کے لئے ہے تاکہ یہ امت عبدیت وایثار کے اس مقام پر فائز رہ سکے جو فی الحقیقت اسی کے لیے خاص ہے، امت مسلمہ کو اطاعت وقربانی کے مثالی مظاہرے کے لیے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم، آخری کتاب اور آخری شریعت، تاریخ انسانی کے اس آخری دور میں مبعوث کیا گیا

مضمون نگار

ہے، جسے صحیح معنی میں انسانی تعمیر وترقی کے دور کا آغاز کہا جاسکتا ہے، اسلئے تمام اسلامی عقائد و اعمال کو اسی کے پس منظر میں دیکھا جانا چاہیے، ایسے موقع پر ہمیں یہ جاننا بے حد ضروری ہے کہ ان تہواروں کے موقع پر اسلامی شریعت ہم سے کیا تقاضا کرتی ہے، چنانچہ عیدالفطر فتوحات اسلامی کے باعث یا ایک قوم کے دوسرے قوم پر غلبہ پانے کی خوشی میں نہیں منائی جاتی، یہ دراصل اپنے نفس پر فتح پانے اور صبر وضبط کے ایک طویل مرحلے سے کامیابی کے ساتھ گزر جانے پر اظہار تشکر ہے، اسی خوشی میں انسانی شکر وسپاس کے جذبات اور اجتماعی مسرت وانبساط کے احساسات کو عبادت کی شکل میں ڈھال دیا گیا ہے، ایسی عبادت جو ایک طرف اخوت و مساوات کا عملی سبق ہے تو دوسری طرف عابد ومعبود کے رشتے کا دل پذیر پہلو بھی ہے، اسی کے ساتھ ساتھ انسانی فطرت کی رعایت سے ہر علاقے اور ہر ملک کے مسلمانوں کی اجتماعی زندگی میں رائج مناسب اور جائز رسمی خوشیوں کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے جو اپنے اثرات ونتائج کے اعتبار سے افراد کے لیے نشاط آفریں تو ہوں مگر خواب آور نہ ہوں جو انہیں مستی ومدہوشی کے اس عالم میں پہنچادے جہاں تہذیب ومتانت اور عقل وہوش نام کی کوئی چیز نہ رہے۔ اسلام مادی اور روحانی عوامل کے اس حسین امتزاج کا فکر وعقیدہ سے لے کر قول وفعل تک اہتمام کرتا ہے جو زندگی کو متوازن، معقول اور افراد انسانی کے لیے لائق اختیار وقابل قبول بنادے، وہ جسم روح کی بیک وقت پاکیزگی کی تلقین کرتا ہے، اس لیے اس کی ہر تقریب، باطن کی تطہیر اور ظاہر کی تزئین سے مرکب ہے۔ حضرت انس سے مروی ہے کہ ایک مسلمان کی عید درحقیقت ان پانچ دنوں سے وابستہ ہے ایک وہ دن جب وہ گناہوں سے محفوظ رہے اور اس کا دل گناہوں سے داغدار نہ ہو، دوسرا وہ دن جب سلامتی ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو اور شیطانی لشکر اس پر اثر انداز نہ ہو، تیسرا وہ دن جب وہ پل صراط سے بعافیت پار ہوجائے، چوتھا وہ دن جب وہ جہنم سے محفوظ ہوکر جنت میں داخل ہو اور پانچواں وہ دن جب وہ حق تعالی کا دیدار اور اس کی رضا پالے بلاشبہ لقائے رب ایک بندہ مومن کی سب سے بڑی عید ہوگی، بس یہ سمجھیے کہ عید مومن کی عبدیت کا مسلمہ اطاعت خالص کا نام ہے۔

سعد ابن اوس انصاری رضی اللہ عنہ اپنے باپ حضرت اوس انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عیدالفطر کا دن آتا ہے تو خدا کے فرشتے تمام راستوں کے نکڑ پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے مسلمانو! رب کے پاس چلو جو بڑا کریم ہے اور جو نیکی وبھلائی کی باتیں بتاتا اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دیتا ہے پھر اس پر بہت زیادہ انعام دیتا ہے، تمہیں اس کی طرف سے تراویح پڑھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے تراویح پڑھی تم کو دن میں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے روزے رکھے اور اپنے رب کی اطاعت گزاری کی تو اب چلو اپنا انعام لے لو اور جب لوگ عید کی نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو خدا کا ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اے لوگو! تمہارے رب نے تمہاری بخشش فرمادی، پس تم اپنے گھروں کو کامیاب و کامران لوٹ جاؤ، یہ عید کا دن، انعام کا دن ہے اور اس دن کو فرشتوں کی دنیا میں یعنی آسمان پر انعام کا دن کہا جاتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عید کے ایک موقع پر فرمایا اصل عید تو ان کی ہے جو عذاب آخرت سے چھٹکارا پاچکے ہوں، حضرت وہب ابن منبہ کو عید کے دن روتے ہوئے دیکھ کر کسی نے کہا (ہذا یوم السرور والزینۃ) یہ تو خوشی اور زینت کا دن ہے، وہب نے فرمایا بے شک یہ خوشی کا دن ہے لیکن اس شخص کے لیے جس کے روزے مقبول ہوگئے ہوں، حضرت شبلی کو عید کے دن نہایت پریشان حالت میں دیکھ کر لوگوں نے وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا میں اس لیے پریشان ہوں کہ لوگ عید میں مشغول ہوکر وعید کو بھول گئے۔

زمانہ قدیم سے دنیا کی ہر قوم اور ہر مذہب میں یہ دستور چلا آرہا ہے کہ ان میں خاص دن ہوتا ہے جس دن وہ سب، بہتر سے بہتر خوراک، عمدہ سے عمدہ لباس، استعمال کرتے ہیں اور پوری شان و شوکت کے ساتھ ایک دوسرے سے ملتے اور ملاقاتیں کرتے ہیں، اپنا تیوہار اور اپنی عید مناتے ہیں، اسلامی شریعت نے بھی انسانی فطرت کا لحاظ کرتے ہوئے اپنے متبعین کے لیے سال میں دو دن خوشی ومسرت کے لیے مقرر کیا ہے، اسلام اپنے ماننے والوں کو رسم ورواج کا پابند بنانے کے بجائے خوشی کے اس عظیم موقع پر ایک معتدل اور متوازن طریقے کی رہنمائی کرتا ہے اور دو رکعت نماز واجب کرکے خوشی کے جذبات کے ساتھ معرفت خداوندی کے حصول اور نعمت خداوندی کے شکریہ کی بجاآوری کی طرف توجہ دلاتا ہے، اسی طرح خوشی کے اس موقع پر شریعت اسلامیہ نے امت کے پسماندہ، غریب، محتاج، ضرورت مند لوگوں کی خبرگیری کرنے اور ہر مسلمان کو تکبر و گھمنڈ سے بچنے کی تلقین کرتا ہے، آج عموماً لوگ اپنے تہواروں کے موقع پر غرور وتکبر اور معاصی کا اعلانیہ اظہار کرتے ہیں مگر مسلمان زمین وآسمان کی تمام طاقتوں کو ہیچ سمجھ کر اس خوشی کے موقع پر خدا کی عظمتوں کبریائی اور اسی کی طاقت وقوت کی آواز لگاتا ہے، گھر سے نکلتے وقت بھی اور عیدگاہ جاتے ہوئے بھی حتی کہ بار بار نماز کے اندر بھی اللہ اکبر، اللہ اکبر، یعنی اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے، لوگ ایسے موقع پر فخر کیا کرتے ہیں لیکن شیدائیان رسول اعلان کرتا ہے للہ الحمد تمام خوبیاں اور تمام تعریفیں صرف خدا کی ذات میں ہے، لوگ اپنے تہواروں میں گردن اٹھاکر اور سینہ تان کر اکڑتے ہوئے پھرتے ہیں لیکن اسلام کے چاہنے والے گردن جھکائے، نظریں نیچی کیے ہوئے کیا امیر کیا غریب کیا بادشاہ اور کیا غریب سب ایک ساتھ خدائے واحد کے سامنے سجدوں میں گرجاتے ہیں۔

عیدالفطر کے عظیم موقع پر اس احساس کو اپنے اندر جگائے رکھیے کہ گناہ کا احساس، غلطی کا اعتراف، اپنے لغزش پر ندامت اور اپنے رب کی طرف رجوع وانابت، آئندہ نہ کرنے کا عزم، کسی بندے کا حق مارا ہے تو اس کی تلافی کی فکر، یہی وہ چیزیں ہیں، جن کے مجموعے کا نام توبہ ہے، توبہ قوم وفرد کی زندگی اور ان کے شعور کی بیداری کا کھلا ہوا ثبوت ہے، اگر یہ نہ ہو تو سمجھا جائے گا کہ اس قوم یا فرد کے اندر نیک وبد کا امتیاز، صلاح وفساد کا فرق ختم ہوگیا اور رات و دن کی درمیانی لکیر مٹ گئی، آپ توبہ کے اس احساس کو بہرحال اپنے اندر جگائے رکھیے۔

آج ہماری عید اور خوشی کا دن ضرور ہے لیکن حال یہ ہے کہ ہم محکوم وغلام اور مفلس ونادار ہیں، دوسری قوموں کی نظر میں ذلیل وخوار ہیں دولت دین ودنیا سے تہی دست ہیں تو دراصل سچی اور حقیقی مسرت وخوشی سے ہم بلاشبہ محروم ہیں، ایسے میں ہمیں خواب غفلت سے بیدار ہونے کی ضرورت ہے، غور کیجئے مسلمانوں کے زوال سے نکلنے اور عروج حاصل کرنے کا راستہ کیا ہے؟ ہماری ترقی کا صحیح راستہ کون سا ہوسکتا ہے؟ ہمارا نام مسلمان ہے اور یہ نام کسی خاص نسل یا کسی خاص علاقے کے رہنے والوں کا نہیں بلکہ یہ اس جماعت کا نام ہے جس نے اسلام کے اصول و مقاصد کو اپنے لیے پسند کیا اور صرف خدائے وحدہ لاشریک لہو کے حکومت اور اس کے رسول کی اطاعت کو قبول کیا، پس جس کی زندگی کا وہ مقصد نہ ہو جو اسلام نے مسلمانوں کے لیے متعین کیا اور جس نے وہ اصول اختیار کرنا پسند نہیں کیا ہے جو اسلام نے اس کے لیے تجویز کیے ہیں تو ایسے لوگوں کا اسلام سے کیا تعلق ہوسکتا ہے؟ آیئے اس کا فیصلہ کرنے کے لیے ذرا ہم اپنے حالات پر ایک نظر ڈالیں، ہم جب اپنے خیالات کا تجزیہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے کچھ نظریات اسلامی ہیں کچھ غیر اسلامی، اعمال پر غور کرتے ہیں تو کچھ اسلامی اور کچھ غیر اسلامی، ہم نماز روزہ کرلیتے ہیں تو زکوۃ وحج غائب، ہم میں اگر عبادت ہے تو سخاوت نہیں، شجاعت ہے تو رحم دلی نہیں، ہمارا ظاہری اخلاق اچھا ہے تو باطن میں منافقت کی گندگی قلب کو پراگندہ کررہی ہے، ہمارا نام مسلمان ہے لیکن ہماری صورتیں کافرانہ ہے، کفر کا لیبل ہمارے سروں پر چسپاں ہے لیکن اسلامی علامت ہمارے چہروں سے غائب ہے، ہمارا لباس کچھ اسلامی ہے کچھ کافرانہ، طرز زندگی کچھ اسلامی ہے کچھ غیر اسلامی، غرض کہ ہماری زندگی کے ہر شعبے میں دو رنگ نمایاں ہے جس میں کچھ اثر اسلام کا ہے کچھ کفر کا، مسلمانوں کا مقصد زندگی معلوم کرنے کے لیے اسلامی تعلیمات پر غور فرمایئے تو جواب یہی ملے گا کہ مسلمان کی زندگی کا آخری مقصد صرف خالق کائنات، رب العالمین کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنا ہے، چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میری نماز وقربانی زندگی اور موت سب صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم کیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں یعنی میری تمام جدوجہد کا آخری مقصد صرف اللہ تعالی کی رضا جوئی ہے، یہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا مقصد تھا اور اسی نصب العین کی آپ نے مسلمانوں کو تعلیم دی ہے، جیسا کہ قران وحدیث سے روز روشن کی طرح واضح ہے۔ اب اسکے بعد سوچیے کہ ہماری زندگی کا نصب العین کیا ہے، ہمارا روز وشب کس چیز کی کوشش میں گزر رہا ہے، ہماری جدوجہد کا آخری مقصد کیا ہے، آج ہمارا اور آپ کا مقصد زندگی وہی ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا تھا یا اس کے علاوہ اور کوئی مقصد ہمارے پیش نظر ہے؟ آج ہم جو رات دن محنت ومشقت کررہے ہیں یہ صرف خدا کے لیے ہے یا ان دنیاوی مقاصد کے لیے جو کفار ومشرکین کا آخری مقصد ہے، مسلمانو سوچو! خدارا غور کرو کہ تم کدھر جارہے ہو؟ کیا کررہے ہو؟ کیوں کررہے ہو؟ افسوس کہ ہم نے اپنا اسلامی مقصد بالکل فراموش کردیا اور ایسا بھلادیا کہ اس کا خیال تک نہیں آتا، آخر ایسا کیوں ہورہا ہے؟ اسکے وجوہات کیا ہیں؟ اس پر کون غور کرے گا؟ رمضان شریف کے روزے بھی تکمیل ایمان کا ایک ذریعہ ہے، ہم نے روزے رکھے، نمازیں پڑھیں، دیگر عبادتوں کا اہتمام کیا جسکی وجہ سے کچھ نہ کچھ ہمارے قلب کا تعلق اللہ کے ساتھ وابستہ ہوا ہے، ضرورت ہے کہ اس تعلق کو اور زیادہ بڑھایا جائے، روزہ وتراویح کے ذریعے جو کچھ روحانیت، نرم دلی، ایثار وہمدردی، اخلاقی پاکیزگی اور خلوص ہمارے اندر پیدا ہوا ہے، اس کی حفاظت کی جائے اور تکمیل ایمان کے لیے دوسرے تمام ذرائع مثلاً نماز، زکوۃ، حج، جہاد وتنظیم، جفاکشی، راست بازی، حقوق کی ادائیگی اور ہمدردی وخیرخواہی، احترام انسانیت وغیرہ اختیار کیے جائیں، خلاصہ یہ کہ ہم مسلمان ہیں تو ہماری زندگی کی تمام جدوجہد کا مقصد صرف خدا کی رضا ہونی چاہیے اور ہماری ترقی کا صحیح طریقہ صرف تکمیل ایمان ہے، لہذا ہمیں کامل طور پر دین دار اور مذہب کا سچا پیروکار بننے کی کوشش کرنی چاہیے، عید سعید کی سچی اور حقیقی خوشی ہمیں اسی وقت حاصل ہوگی جب ہم ایک اعلی ترقی یافتہ قوم بن جائیں، عید کے اس عظیم موقع پر شریعت اسلامی کا ملت کے ہر فرد سے مطالبہ اور تقاضہ یہی ہے۔

(مضمون نگار، معروف صحافی اور کل ہند معاشرہ بچاؤ تحریک کے جنرل سکریٹری ہیں)
sarfarazahmedqasmi@gmail.com

الوداع اے ماہِ رمضان اے سفیر رحمت رب کریم!

ابونصر فاروق:8298104514

ہر سال کی طرح رمضان کا مہینہ آیا اور رخصت ہوگیا۔ کچھ لوگوں نے راحت کی سانس لی کہ بھوک پیاس، تراویح کی زحمت سے نجات ملی۔ اور عیش وعشرت کے پروگراموں کے رک جانے سے جو بے لطفی ہوگئی تھی، وہ بھی اب ختم ہوئی۔ کچھ اس غلط فہمی میں ہیں کہ پچھلے سال جتنے گناہ کئے تھے سب معاف ہوگئے اب پھر سے گناہوں کا نیا کاروبار شروع کیا جائے۔ مسلمانوں کے رویے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خدا نے خاص رعایت کا ایک ماہ دیا تھا اور اب وہ ساری رعایتیں ختم ہوگئیں۔ فرشتوں کی جو ڈیوٹی لگی تھی اُن کو بھی اب چھٹی مل گئی۔ رحمتوں اور برکتوں کی جو خیرات بٹ رہی تھی اُس پر اب روک لگ گئی۔ زندگی میں جو واہیات اور خرافات مشغولیات بند ہوگئی تھیں وہ اب پھر سے شروع ہوجائیں گی۔ یہ ساری باتیں اس وجہ سے ہیں کہ:

مسلمانوں کا جو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور خوش حال طبقہ ہے وہ دین اسلام سے انجان، بے علم اور لاپرواہ ہے۔ موجودہ دنیا کی مصنوعی چمک دمک نے اُس کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈال رکھا ہے کہ وہ موجودہ حالات کی تلخی کو محسوس تو کررہا ہے لیکن اُن کے اسباب اور علاج کو نہیں جانتا ہے۔ وہ بے دینی کی راہ میں اتنا آگے بڑھ چکا ہے کہ اُس کی پوری زندگی غیر مسلموں جیسی بن گئی ہے۔ ملک کا جو Main Stream ہے اُس میں اُس کی کوئی قدر نہیں ہے کیونکہ وہ مسلمان کہلاتا ہے۔ چنانچہ اُس کی یہ دنیاوی قدر وقیمت ناقدری کا شکار ہورہی ہے اور اس نادان کو اس محرومی کا احساس تک نہیں ہے۔ اس طبقہ کی بے دینی کا بہت بڑا سبب اس دور کا مذہبی طبقہ ہے۔ مسجدوں کے امام اور جماعتوں کے ذمہ داران کی جو بھی تقریر اور گفتگو ہوتی ہے، اُس میں دعا اور خوش حالی کی باتیں تو ہوتی ہیں لیکن موجودہ زندگی کے مسائل کا حل نہیں بتایا جاتا ہے، اور اخلاقی برائیوں کا دنیا اور آخرت کی زندگی پر کیا اثر پڑے گا اس پر کوئی بات ہوتی ہی نہیں ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ خود دور حاضر کے مسائل و مشکلات سے انجان ہیں اور دور حاضر کے مسائل کا اسلامی حل بتانے میں اس لئے ناکام ہیں کہ اُنھوں نے خود قرآن وحدیث اور اسلامی تاریخ وسیرت رسول ﷺ کا مطالعہ نہیں کیا ہے۔ صرف مدرسے کی ڈگری لے کر عالم وفاضل ہونے کے غرور میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ اُن کی باتوں کو سن کر اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ اُنہیں جاہل سمجھتا ہے۔

اس اعلیٰ طبقہ میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو مذہبی جذبہ رکھتے ہیں۔ اُن ہی کی بدولت مولوی صاحبان کے مدرسوں، انجمنوں اور جماعتوں کو ایندھن مل رہا ہے۔ چنانچہ اس گمراہ طبقہ کی گمراہی پر یہ مذہبی لوگ، گونگے بہرے بن کر رہتے ہیں، نہ اُن کو سمجھانے کی جرأت رکھتے ہیں اور نہ ٹوکنے اور منع کرنے کی ہمت دکھاتے ہیں۔ دونوں کی گمراہی اور موقع پرستی سے شیطان کا کاروبار دن دونی رات چوگنی ترقی کررہا ہے۔ شیطان سے کسی نے پوچھا: آج کل تو تم بہت مصروف رہتے ہوگے۔ اُس نے جواب دیا بہت آرام سے رہتا ہوں۔ میرا سارا کام علمائے سو (گمراہ علما) کررہے ہیں۔) ''اُن سے کہا جائے گا) نعمت ایمان پانے کے بعد بھی تم نے کافروں جیسی زندگی گزاری؟ اچھا تو اب ایمان کی نعمت سے کفر (ناقدری) کرنے کے بدلے میں عذاب کا مزا چکھو۔)'' آل عمران:(۱۰۶

مسلمانوں کا پسماندہ طبقہ تعلیم سے محروم ہے ان پڑھ اور گنوار ہے اس لئے مذہب کے نام پر وہ شرعی احکام کی نہیں رسم ورواج کی پوری پابندی کے ساتھ پیروی کرنا بہت بڑی نیکی سمجھتا ہے۔ اور جاہل اور غافل مولوی اُس کو گمراہ کرنے پر جی جان سے جٹا ہوا ہے۔ اس کاروبار میں سب سے بڑا کردار خانقاہوں کا ہے۔ خانقاہیں بریلویوں کی بھی ہیں اور دیوبندیوں کی بھی۔ دونوں میں سال میں ایک بار عرس ہوتا ہے اور زیارت کے نام پر میلہ لگتا ہے اور مریدوں سے کروڑوں کی آمدنی ہوتی ہے۔ بریلوی خانقاہوں میں مزارات ہیں اور دیوبندی خانقاہوں میں موئے مبارک ہے۔ اب خانقاہوں کا یہ اعلان بھی سننے میں آرہا ہے کہ اُن کے یہاں بھی موئے مبارک آگیا ہے۔ یعنی کارپوریٹ ورلڈ نے یہ کاروبار بھی شروع کردیا ہے کہ عرب سے موئے مبارک دنیا بھر میں سپلائی کرنے لگا ہے۔ قل، قرآن خوانی، میلاد، کونڈا، گیارہویں اب اسلام کے وہ مذہبی تیوہار بن گئے ہیں جن کی یہ پسماندہ طبقہ پوری عقیدت واحترام کے ساتھ پابندی کرتا ہے۔ اور یہ سارا کاروبار دنیا پرست مذہبی مولویوں کے تعاون سے چل رہا ہے۔

ان دونوں کے بیچ مسلمانوں کا جو درمیانی طبقہ ہے اُس کے اندر مذہبی رجحان پایا جاتا ہے لیکن سنگین مسئلہ یہ ہے کہ اُسے بھی دین ومذہب کا فرق بتانے والا کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ غیر مسلموں کے ساتھ رہ کر وہ اسلام کو مذہب سمجھتا ہے، اُس کو یہ شعور اور سمجھ ہی نہیں ہے کہ اسلام مذہب نہیں دین ہے۔ مذہب اور دین کا فرق نہ وہ خود سمجھنا چاہتا ہے اور نہ کوئی مولوی اُس کو سمجھا سکتا ہے کیوں کہ مولوی خود اس سے انجان ہے۔ مولوی صاحبان پوری ایمانداری اور محنت ومشقت کے ساتھ تفرقہ بازی کی تجارت میں لگے ہوئے ہیں۔ اُنہوں نے فرقہ پرستی کی دکان کھول رکھی ہے اور درمیانی اور پسماندہ مسلم طبقہ کو اہل حدیث، سلفی، بریلوی، مدنی، دیوبندی، تبلیغی اور خانقاہی برانڈ کے گروپ کا ممبر بنانے اور دوسروں سے نفرت اور عداوت بھڑکانے کے کام میں دل وجان سے لگے ہوئے ہیں۔ یہ معاملہ اتنا ترقی کرگیا ہے کہ اس کی آگ میں خدا کا گھر یعنی مسجدیں بھی اب خدا کا گھر نہیں رہیں بلکہ ان فرقہ پرستوں کی فرقہ پرستی کا اڈہ بن گئی ہیں اور ان پر سائن بورڈ لگ گیا ہے'' بریلوی مسجد''، '' تبلیغی مسجد''، ''اہل حدیث مسجد''، ''خانقاہ کی مسجد''۔ جس طرح ایک برانڈ کا خریدار دوسرے برانڈ کا سامان نہیں خریدتا ہے اُسی طرح ایک مسجد کا نمازی دوسری مسجد میں نماز نہیں پڑھتا ہے۔

'' پھر کیا تم نے کبھی اُس شخص کے حال پر غور کیا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنالیا اور اللہ نے علم کے باوجود اُسے گمراہی میں پھینک دیا اور اُس کے دل اور کانوں پر مہر لگادی اور اُس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اللہ کے بعد اور کون ہے جو اُسے ہدایت دے۔ کیا تم لوگ کوئی سبق نہیں لیتے۔ (۲۳) یہ لوگ کہتے ہیں کہ زندگی بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے، یہیں ہمارا مرنا اور جینا ہے اور گردش ایام کے سوا کوئی چیز نہیں جو ہمیں ہلاک کرتی ہو۔ درحقیقت اس معاملے میں اُن کے پاس کوئی علم نہیں ہے۔ یہ صرف گمان کی بنا پر یہ باتیں کرتے ہیں۔)'' الجاثیہ:(۲۴

سیاست کے میدان میں مسلمانوں کی کوئی عزت نہیں ہے۔ جن کے پاس ناجائز دولت کا انبار ہے وہ کسی نہ کسی سیاسی جماعت کی خوشامد میں لگے رہتے ہیں کہ ایک بار الیکشن میں کامیاب ہو جائیں۔ کروڑوں لٹا کر کبھی مقدر سے ایم ایل اے یا ایم ایل سی بن گئے تو پہلے اپنی پونجی جو سیاست کی تجارت میں لگائی ہے وہ نکالنے کی فکر کرتے ہیں۔ اس جہاد میں سیاسی آقاؤں کی خوشامد سے فرصت ہی کہاں ملتی ہے کہ اپنی ملت کے متعلق سوچیں یا کچھ کریں۔ لیکن ملت کے ووٹ کے لئے ملت کی بدحالی کا رونا خوب روتے ہیں۔

اس وقت دنیا میں جنگ کے جو حالات پیدا ہوگئے ہیں اور جن پر مختلف معاملات کے ماہرین اپنی رائیں اور اندازے پیش کررہے ہیں اور اُن کے اسباب وانجام بتارہے ہیں، اُن میں مسلمانوں کی کوئی حصہ داری نہیں ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ یہ ملت دنیا کے حالات، مسائل اور معاملات سے بے پرواہ ہوکر صرف اپنی دنیا پرستی اور اپنی محرومیوں کا دکھڑا رونے اور فریاد کرنے میں مصروف ہے۔ جنگ اگر نہیں رکی تو آگے کیا حالات پیدا ہوں گے یہ جان کر ایک ہوش مند انسان کے رونگٹے کھڑے ہورہے ہیں۔ جب ضرورت کے سامان کی قلت ہوگی اور قیمتیں بڑھیں گی تو سرمایہ دار لوگ تو کسی طرح اپنی ضرورتیں پوری کرلیں گے، لیکن غریب اور پسماندہ طبقہ کا پرسان حال کون ہوگا؟ خاص کر مسلمان کو ہر میدان میں فرقہ پرستی کے زہریلے سلوک کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ ''خشکی اور تری میں فساد برپا ہوگیا ہے، اور یہ، لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے تاکہ (اللہ (مزہ چکھائے اُن کو اُن کے بعض اعمال کا شاید کہ وہ باز آجائیں۔)'' الروم:(۴۱

کیا ملت کا اعلیٰ طبقہ، مذہبی اور سیاسی رہنما ملت کے ناتواں، کمزور اور پسماندہ لوگوں کے مشکل کشا بن پائیں گے۔ اگر نہیں تو دنیا کچھ کرے نہ کرے اللہ رحمان ورحیم جو اپنے فقیر اور کمزور بندوں سے بے انتہا محبت کرتا ہے وہ ان سرمایہ داروں کا کیا حشر کرے گا، اُن کو اندازہ بھی نہیں ہے۔ خدا کی مار کا توڑ کسی کے پاس ہے ہی نہیں۔ ''مصعب بن سعدؓ سے روایت ہے، اُنہوں نے کہا سعدؓ نے خیال کیا کہ اُسے اپنے سے کمتر لوگوں پر برتری حاصل ہے (اس بات پر (نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں ضعیفوں اور کمزوروں کی وجہ سے ہی خدا کی طرف سے مدد اور روزی میسر ہوتی ہے۔ (بخاری)

ضرورت اس بات کی ہے کہ جن محلوں اور بستیوں میں مسلمانوں کی آبادی ہے، وہاں کا اونچا طبقہ اجتماعی طور پر ادنیٰ طبقہ کی پریشانیوں کے حل میں جٹ جائے تو اللہ رحمان ورحیم دونوں کی حفاظت فرمائے گا اور ہر طرح کی مشکلیں آسان کردے گا۔ مسلمانوں کا مددگار اللہ کے سوا کوئی ہو ہی نہیں سکتا ہے، مگر یہ مسلمان اللہ کو راضی کرنا چاہیں گے تب نا بات بنے گی۔ سب کے سب صرف اپنی دنیا سنوارنے میں لگے رہیں گے تو اللہ کو ایسے خود غرضوں سے کیا لینا دینا۔ ویسے تو اللہ رب کریم سمیع بھی ہے بصیر بھی اور خبیر بھی یعنی سب کچھ دیکھ رہا ہے، سن رہا ہے اور جان رہا ہے پھر بھی اگر وہ ماہ رمضان سے پوچھے گا کہ زمین پر مسلمانوں کو کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو، تو اوپر جو باتیں لکھی گئی ہیں ماہ رمضان وہی تو بتائے گا۔ اُس کے بعد کیا ہوگا؟

نہ تھا کچھ تو خدا تھا، بنی دنیا تو پھر مالک خدا تھا
نہ یہ دنیا رہے گی کل، مگر پھر بھی خدا موجود ہوگا
ذرا سوچو کہ تم اُس دم کہاں ہوگے،
تمہاری موت تو تم کو مٹا دے گی
بھلا دیں گے تمہارے اپنے
اور یہ دنیا بھی تم کو بھول جائے گی
کہ لہریں جیسے پانی میں بنا کرتی ہیں مٹتی ہیں
مگر تم مٹ نہ پاؤ گے اگر ایمان کی دولت ملی ہے
تو جنت بھی ملے گی، جہاں دنیا سے زیادہ
اور بہتر عیش کے سامان ہوں گے
مگر ایمان سے محروم جو ظالم رہا ہے
جہنم میں سدا جلتا رہے گا،
تمنا موت کی کرنے لگے گا
مگر خود موت بھی مر جائے گی پھر،
خدا اُس وقت بھی موجود ہوگا
بھلے بن کر برائی سے کوئی ناطہ نہ رکھو،
سمجھ رکھتے اگر ہو بات سمجھو
رہے دنیا سے رشتہ اتنا جتنا ہے ضروری،
وفاداری مگر رب سے نبھاؤ
ابھی سے اپنا گھر خود ہی بناؤ،
وہاں جنت ہے جس کا نام لوگو
کرو ڈٹ کر فقط رب کی عبادت
اور انسانوں کی خدمت

ہلال عید

محمد حسین ساحل، ممبئی

ہلال عید سرِ آسمان نظر آیا
خوشی کا نور جبینوں پہ پھر اُتر آیا لبوں پہ رقص تبسم دلوں میں فرحت ہے
جسے بھی دیکھئے آئینہ مسرت ہے گھروں میں جشن ہے بازار میں نظارے ہیں
حسیں آنکھوں نے صدقے یہاں اُتارے ہیں
لباس بدلے ہوئے پھر بہار آئی ہے پرانے کپڑے گئے دن اُتار آئی
ہے مہک رہی ہیں فضائیں بہک رہے ہیں بدن
نگاہ ودل کیلئے ہے ہراک سمت چمن
ہرایک وعدے کی دہلیز پر چراغاں ہے
ہرایک قلب میں اُمید کا پرستاں ہے کسی کو چھیڑتا ہے کوئی اشاروں سے
کوئی لپٹ کر تروتازہ ہے بہاروں سے
مرے خیالوں کا آنگن مگر پریشاں ہے
کہ میری پلکوں پہ اشکوں کا چراغاں ہے
یہ مری ارض فلسطین یہ میرا بغداد
ہراک کی جاں پہ لہو ہے ہراک گھر برباد
نگاہیں ایسے مناظر کو یاد کرتی ہیں
ہلال عید یہ کب بستیاں سنورتی ہیں

عیدالفطر کے موقع پر امارت شرعیہ کرناٹک کا اہم پیغام

بنگلور (پریس ریلیز): امارت شرعیہ کرناٹک کی مجلس امارت کے اراکین مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان مفتاحی، مولانا مفتی افتخار احمد قاسمی اور مولانا مفتی ڈاکٹر محمد مقصود عمران رشادی نے ملت اسلامیہ کو امارت شرعیہ کرناٹک کی جانب سے عیدالفطر کی پُرخلوص مبارک باد پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ رمضان المبارک کے اختتام پر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عیدالفطر کی صورت میں انعام عطا فرمارہا ہے؛ یہ دن ایک ماہ کی عبادت، تقویٰ اور اطاعت الٰہی کے بعد شکرگزاری، محبت اور اخوت کے اظہار کا مبارک موقع ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس بابرکت موقع پر مسلمانوں کو درج ذیل ہدایات پر خصوصی توجہ دینی چاہیے: (1) عید کی نماز سے پہلے صدقۂ فطر ضرور ادا کریں، تاکہ غریب ومحتاج مسلمان بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہوسکیں۔ (2) عید کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا، اچھے کپڑے پہننا، میٹھی چیز کھا کر عیدگاہ جانا اور دیگر مسنون اعمال کا اہتمام کریں۔ (3) کوشش کریں کہ عید کی نماز عیدگاہ میں اجتماعی طور پر ادا کریں تاکہ امت کی وحدت اور دینی وملی اجتماعیت کا مظاہرہ ہو۔ (4) اپنے غریب، نادار، پڑوسیوں اور رشتہ داروں کا خاص خیال رکھیں اور انہیں عید کی خوشیوں میں شریک کریں۔ (5) برادرانِ وطن کے ساتھ حسنِ اخلاق اور خیرخواہی کا مظاہرہ کریں تاکہ اسلام کا خوبصورت پیغام عام ہو۔ (6) عیدگاہوں اور اپنے اطراف واکناف میں صفائی وپاکیزگی کا خاص خیال رکھیں اور نظم وضبط برقرار رکھیں۔ (7) عید کے دن غیر ضروری رسومات، اسراف اور فضول مشغولیات سے بچتے ہوئے زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور دعا کا اہتمام کریں۔ بالخصوص عالم اسلام، مظلوم مسلمانوں اور دنیا بھر کے مظلوموں کے لیے دعائیں کریں اور ظالموں کے ظلم کے خاتمے کی دعا کریں۔ آخر میں انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے روزوں، عبادتوں اور دعاؤں کو قبول فرمائے، ہمیں رمضان المبارک کی برکتوں کو سال بھر باقی رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور عیدالفطر کو امت مسلمہ کے لیے حقیقی خوشیوں اور رحمتوں کا ذریعہ بنائے، آمین۔

عید مبارک
روزنامہ ورقِ تازہ ناندیڑ
عید الفطر سپلیمنٹ 2026

عید الفطر: انعام الٰہی کا دن

منور راجپوت

یوم عید، ماہ صیام کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ سے انعامات پانے کا دن ہے، تو اس سے زیادہ خوشی و مسرت کا موقع کیا ہو سکتا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ اُمت مسلمہ میں اس دن کو ایک خاص مقام اور اہمیت حاصل ہے۔ علمائے کرام نے لکھا ہے کہ "عید کا لفظ "عود" سے مشتق ہے، جس کے معنیٰ "لوٹنا" کے ہیں، یعنی عید ہر سال لوٹتی ہے، اس کے لوٹ کے آنے کی خواہش کی جاتی ہے۔ اور "فطر" کے معنیٰ "روزہ توڑنے یا ختم کرنے" کے ہیں۔ چوں کہ عید الفطر کے روز، روزوں کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور اس روز اللہ تعالیٰ بندوں کو عبادات رمضان کا ثواب عطا فرماتے ہیں، تو اسی مناسبت سے اسے "عید الفطر" قرار دیا گیا۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ دو دن بہ طور تہوار مناتے اور ان میں کھیل تماشے کیا کرتے تھے۔ رسول کریم ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا "یہ دو دن، جو تم مناتے ہو، ان کی حقیقت اور حیثیت کیا ہے؟" تو انہوں نے کہا "ہم عہد جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) یہ تہوار اسی طرح منایا کرتے تھے۔" یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان دونوں تہواروں کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن مقرر فرما دیے ہیں، یوم عید الاضحیٰ اور یوم عید الفطر۔" (ابو داؤد) نبی کریم ﷺ نے عیدین کے موقعے پر شرعی حدود میں رہتے ہوئے خوشیاں منانے کی اجازت دینے کے ساتھ، دوسروں کو بھی ان خوشیوں میں شامل کرنے کی ترغیب دی۔ نیز، ان مواقع پر عبادات کی بھی تاکید فرمائی کہ بندۂ مومن کسی بھی حال میں اپنے رب کو نہیں بھولتا۔ احادیث مبارکہ میں شب عید اور یوم عید کی بہت فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے، تو اُسے آسمانوں پر "لیلۃ الجائزۃ" یعنی "انعام کی رات" کے عنوان سے پکارا جاتا ہے اور جب صبح عید طلوع ہوتی ہے، تو حق تعالیٰ جل شانہ فرشتوں کو تمام بستیوں میں بھیجتا ہے اور وہ راستوں کے کونوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے، جسے جنات اور انسانوں کے سوا ہر مخلوق سُنتی ہے، پکارتے ہیں کہ "اے اُمت محمدیہؐ اس کریم رب کی بارگاہ کرم میں چلو، جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔" جب لوگ عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں، تو اللہ رب العزت فرشتوں سے فرماتا ہے "اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے، جو اپنا کام پورا کر چکا ہو؟" وہ عرض کرتے ہیں "اے ہمارے معبود! اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری اور اُجرت پوری پوری عطا کر دی جائے"، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اے فرشتو! تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلے میں اپنی رضا اور مغفرت عطا فرما دی" اور پھر بندوں سے ارشاد ہوتا ہے کہ "اے میرے بندو! مجھ سے مانگو، میری عزت و جلال اور بلندی کی قسم! آج کے دن آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے، عطا کروں گا۔ دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے، اُس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا۔ میرے عزوجلال کی قسم! میں تمہیں مجرموں اور کافروں کے سامنے رسوا نہ کروں گا۔ میں تم سے راضی ہو گیا۔" (الترغیب والترہیب)

کس کی عید......؟؟ بلاشبہ وہ افراد نہایت خوش قسمت ہیں کہ جنھوں نے ماہ صیام پایا اور اپنے اوقات کو عبادات سے منور رکھا۔ پورے ماہ تقویٰ کی روش اختیار کیے رکھی اور بارگاہِ رب العزت میں مغفرت کے لیے دامن پھیلائے رکھا۔ یہ عید ایسے ہی خوش بخت افراد کے لیے ہے اور اب اُنھیں مزدوری ملنے کا وقت ہے۔ تاہم، صحابہ کرامؓ اور بزرگانِ دین اپنی عبادات پر اترانے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی دُعائیں کیا کرتے تھے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا قول ہے کہ "عید اُن کی نہیں، جنھوں نے عمدہ لباس سے اپنے آپ کو آراستہ کیا، بلکہ عید تو اُن کی ہے، جو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ گئے اور اُس کے عذاب و عتاب سے ڈر گئے۔ عید اُن کی نہیں، جنھوں نے بہت زیادہ خوشیاں منائیں، بلکہ عید تو اُن کی ہے، جنھوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور اُس پر قائم رہے۔ عید اُن کی نہیں، جنھوں نے بڑی بڑی دیگیں چڑھائیں اور دسترخوان آراستہ کیے، بلکہ عید تو اُن کی ہے، جنھوں نے نیک بننے کی کوشش کی اور سعادت حاصل کی۔ عید اُن کی نہیں، جو دنیاوی زیب و زینت اور آرائش و زیبائش کے ساتھ گھر سے نکلے، بلکہ عید تو اُن کی ہے، جنھوں نے تقویٰ، پرہیز گاری اور خوفِ خدا اختیار کیا۔ عید اُن کی نہیں، جنھوں نے اپنے گھروں میں چراغاں کیا، بلکہ عید تو اُن کی ہے، جو دوزخ کے پُل سے گزر گئے۔" حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عید کی مبارک باد دینے کے لیے آنے والوں سے فرمایا "عید تو اُن کی ہے، جو عذابِ آخرت اور مرنے کے بعد کی سزا سے نجات پا چکے ہیں۔" اسی طرح ایک دفعہ حضرت عُمرؓ بن خطاب کے دورِ خلافت میں لوگ عید کے روز آپؓ کے پاس آئے، تو دیکھا کہ وہ گھر کا دروازہ بند کیے زار و قطار رو رہے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا "امیر المومنین! آج تو عید کا دن ہے اور آپؓ رو رہے ہیں؟ حضرت عُمرؓ نے جواب دیا "لوگو! یہ دن عید کا بھی ہے اور وعید کا بھی۔ آج جس کے نماز، روزے اور دیگر عبادات قبول ہو گئیں، بلاشبہ اس کی آج عید ہے اور جس کی عبادات قبول نہیں ہوئیں، اس کے لیے وعید کا دن۔ میں اس خوف سے رو رہا ہوں کہ نہیں معلوم میری عبادات قبول ہوئیں یا انہیں رد کر دیا گیا۔"

چاند رات : کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ہاں "چاند رات" کو ایک لحاظ سے شرعی پابندیوں سے فرار کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے، حالاں کہ چاند رات کو حدیث شریف میں "لیلۃ الجائزۃ"، یعنی "انعام والی رات" کہا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "رمضان المبارک کی آخری رات میں اُمت محمدﷺ کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا "یارسول اللہ! کیا وہ شب قدر ہے؟" آپؐ نے فرمایا "نہیں۔ کام کرنے والے کو مزدوری اس وقت دی جاتی ہے، جب وہ کام پورا کر لیتا ہے اور وہ آخری شب میں پورا ہوتا ہے، لہٰذا بخشش ہو جاتی ہے۔" (مسند احمد) جو لوگ پورے ماہِ مقدس میں تقویٰ و پرہیز گاری کی راہ پر کاربند رہے، اُن میں سے بھی بہت سے اس رات لہو ولعب میں مشغول ہو کر اپنی ساری محنت اکارت کر بیٹھتے ہیں۔ دراصل، شیطان آزاد ہوتے ہی خلق خدا کو تقویٰ و پرہیز گاری کے راستے سے ہٹا کر فسق و فجور کی طرف مائل کرنے کی کوششوں میں لگ جاتا ہے اور بدقسمتی سے بہت سے لوگ اس کے پُرفریب جال میں پھنس جاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "جب یوم عید آتا ہے، تو شیطان چلّا چلّا کر روتا ہے، اس کی ناکامی اور رونا دیکھ کر تمام شیاطین اس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ "تجھے کس چیز نے غم ناک اور اُداس کر دیا؟" شیطان کہتا ہے کہ "ہائے افسوس! اللہ تعالیٰ نے آج کے دن اُمت محمدیہ ﷺ کی بخشش فرما دی ہے، لہٰذا تم اُنہیں پھر سے لذتوں اور خواہشات نفسانی میں مشغول کر دو۔" ہم چاند رات بازاروں اور غل غپاڑے میں گزار دیتے ہیں، جب کہ احادیث مبارکہ میں اس رات میں عبادت کی تاکید کی گئی ہے۔ حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی راتوں میں عبادت کی نیت سے قیام کرتا ہے، اس کا دِل اس دن بھی فوت نہیں ہوگا جس دن تمام دِل فوت ہو جائیں گے۔" (ابن ماجہ) مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ فرماتے ہیں کہ "دِل کے مردہ ہونے کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ فتنہ و فساد کے وقت جب لوگوں کے قلوب پر مردنی چھاتی ہے، اس کا دِل زندہ رہے گا۔ (اور دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ) ممکن ہے کہ صور پھونکے جانے کا دن (اس سے) مراد ہو کہ اس کی روح بے ہوش نہ ہوگی۔" (فضائل رمضان)۔ اسی طرح حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص پانچ راتیں عبادت کرے، اُس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ وہ راتیں یہ ہیں، ذوالحجہ کی 10، 8،9 ویں رات، شب برات، اور عید الفطر کی رات۔" (الترغیب والترہیب) لہٰذا، ہمیں چاہیے کہ اس رات بے مقصد گھومنے پھرنے اور گناہ کے کاموں میں گزارنے کی بجائے نوافل، نمازِ تہجد، تلاوتِ قرآن اور دیگر عبادات میں مشغول رہیں تاکہ اس کی برکات حاصل کر سکیں۔

غریبوں کی مدد : عید کے اس پُرمسرت موقعے پر ہمارا ایک کام یہ بھی ہونا چاہیے کہ آس پڑوس اور رشتے داروں پر نظر دوڑائیں کہ کہیں اُن میں سے کوئی ایسا تو نہیں، جو اپنی غربت اور تنگ دستی کے سبب عید کی خوشیوں میں شامل ہونے سے محروم ہے۔ اگر ایسا ہے، تو یقین جانیے، ہم خواہ کتنے ہی اچھے کپڑے پہن لیں، طویل دسترخوان سجا لیں، عیدیاں بانٹتے پھریں، ہماری عید پھر بھی پھیکی ہی رہے گی، بلکہ ایسی عید، عید کہلانے کے قابل ہی نہیں، جس میں دیگر افراد شامل نہ ہوں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو زمانہ خلافت میں لوگ عید کی مبارک باد دینے گئے، تو دیکھا کہ امیر المومنین خشک روٹی کے ٹکڑے تناول فرما رہے ہیں۔ کسی نے کہا "آج تو عید کا دن ہے؟" یہ سن کر آپؓ نے ایک سرد آہ بھری اور فرمایا "جب دنیا میں ایسے بہت سے لوگ موجود ہوں، جنھیں یہ ٹکڑے بھی میسر نہیں، تو ہمیں عید منانے کا حق کیوں کر حاصل ہے؟"

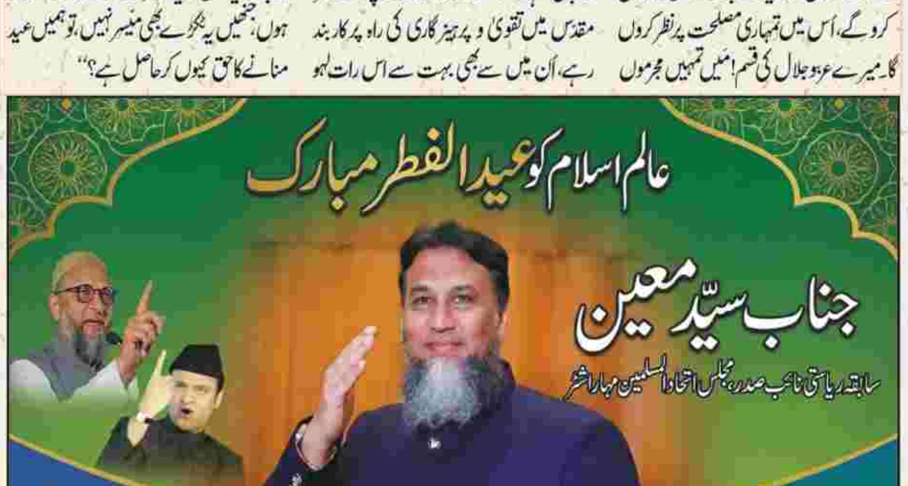

عید الفطر: شکر، تقویٰ اور تجدید عہد کا پیام

محمد امین نواز

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کو محض عبادات ہی نہیں بلکہ اخلاق، معاشرت اور روحانیت کے اعلیٰ ترین اصولوں سے آراستہ کرتا ہے۔ اسی جامع نظام حیات میں بعض ایام کو خصوصی فضیلت و عظمت عطا کی گئی ہے تاکہ بندۂ مومن اپنی روحانی بالیدگی کا جائزہ لے اور اپنے رب سے تعلق کو مزید مضبوط کرے۔ انہی بابرکت اور مسرت آفریں مواقع میں ایک عظیم دن عید الفطر کا ہے، جو درحقیقت ایک ماہ مبارک رمضان کی ریاضتوں، عبادتوں اور مجاہدوں کا حسین اختتام اور ربّ کریم کی طرف سے انعام و اکرام کا دن ہے۔ عید الفطر محض خوشی منانے، نئے کپڑے پہننے یا لذیذ کھانے تناول کرنے کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک عظیم روحانی حقیقت اور گہرا پیغام اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ یہ دن اس بات کا اعلان ہے کہ جس بندے نے رمضان المبارک میں اپنے نفس کو قابو میں رکھا، خواہشات کو لگام دی، بھوک اور پیاس برداشت کی، راتوں کو قیام کیا اور دنوں کو روزوں سے مزین کیا، وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا مستحق قرار پایا۔ گویا عید دراصل کامیابی کا جشن ہے، لیکن یہ کامیابی دنیاوی نہیں بلکہ روحانی و اخروی کامیابی ہے۔ رمضان المبارک کا مہینہ صبر، تقویٰ، ایثار اور ہمدردی کا درس دیتا ہے۔ جب ایک مسلمان دن بھر بھوکا پیاسا رہتا ہے تو اسے ان مجبور و مفلس انسانوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے جو سارا سال ہی فاقہ کشی کا شکار رہتے ہیں۔ یہی احساس ہمدردی اسے زکوٰۃ، صدقات اور فطرانے کی ادائیگی پر آمادہ کرتا ہے۔ چنانچہ عید الفطر سے قبل صدقۂ فطر کی ادائیگی کو واجب قرار دیا گیا تاکہ معاشرے کے غریب اور نادار افراد بھی اس خوشی میں برابر کے شریک ہو سکیں۔ عید الفطر کا پہلا درس شکر گزاری ہے۔ ایک مومن جب عید کے دن صبح سویرے بیدار ہوتا ہے، غسل کرتا ہے، بہترین لباس زیب تن کرتا ہے اور خوشبو لگا کر عید گاہ کی طرف روانہ ہوتا ہے تو اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر موجزن ہوتا ہے کہ اس نے اسے رمضان کی سعادتیں عطا فرمائیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے کہ "تاکہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی، اور تاکہ تم شکر گزار بنو۔" یہی شکر گزاری عید کی روح ہے۔ عید کی نماز دراصل اجتماعیت، اخوت اور مساوات کا عملی مظہر ہے۔ امیر و غریب، چھوٹا و بڑا، حاکم و محکوم سب ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر اللہ اکبر کی صدا بلند کرتے ہیں۔ نہ کوئی امتیاز رہتا ہے، نہ کوئی برتری کا دعویٰ۔ یہ منظر اسلام کی اس عظیم تعلیم کی یاد دلاتا ہے کہ سب انسان اللہ کے بندے ہیں اور سب برابر ہیں، فضیلت صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔ عید الفطر کا دوسرا اہم پہلو معاشرتی ہم آہنگی ہے۔ اس دن مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوستوں سے ملاقات کریں، ایک دوسرے کو مبارکباد دیں اور باہمی تعلقات کو مضبوط کریں۔ اگر کسی سے ناراضی یا اختلاف ہو تو اسے ختم کر کے دلوں کو صاف کیا جائے۔ یہی وہ موقع ہے جب ٹوٹے ہوئے رشتے جڑ سکتے ہیں اور بکھرے ہوئے دل سنور سکتے ہیں۔

اسلام نے عید کے موقع پر خوشی کے اظہار کی اجازت دی ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اعتدال اور وقار کو بھی ملحوظ رکھنے کی تاکید کی ہے۔ عید کی خوشیاں ایسی نہ ہوں جو ہمیں غفلت، اسراف یا گناہ کی طرف لے جائیں۔ بدقسمتی سے آج کل عید کا مفہوم بدلتا جا رہا ہے اور ہم اس کے اصل روحانی پیغام سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ فضول خرچی، نمود و نمائش، اور غیر اسلامی رسومات نے اس مقدس تہوار کی پاکیزگی کو متاثر کیا ہے، جس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ عید الفطر ہمیں یہ بھی یاد دلاتی ہے کہ رمضان کے بعد بھی ہماری زندگی میں تقویٰ اور عبادت کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔ اگر ہم رمضان میں نمازوں کی پابندی کرتے ہیں، قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور برائیوں سے بچتے ہیں، تو عید کے بعد بھی ہمیں اسی روش کو اپنانا چاہیے۔ درحقیقت اصل کامیابی یہی ہے کہ انسان رمضان کے بعد بھی نیکیوں پر قائم رہے۔ یہ دن ہمیں تجدید عہد کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اندر جھانکیں، اپنی کمزوریوں کا جائزہ لیں اور عہد کریں کہ آئندہ زندگی کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کے مطابق گزاریں گے۔ ہم جھوٹ، دھوکہ، حسد، بغض اور دیگر اخلاقی برائیوں سے دور رہیں گے اور سچائی، امانت داری، صبر اور محبت کو اپنا شعار بنائیں گے۔ عید الفطر دراصل ایک پیغام ہے کہ اگر انسان اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرے، اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھے تو وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ زندگی کا اصل مقصد اللہ کی رضا کا حصول ہے، نہ کہ دنیاوی لذتوں میں کھو جانا۔ عید الفطر کا حقیقی پیغام اسی وقت مکمل طور پر سمجھ میں آتا ہے جب ہم اس کے روحانی، اخلاقی اور معاشرتی پہلوؤں کو اپنی عملی زندگی میں جگہ دیتے ہیں۔ یہ دن محض ایک تہوار نہیں بلکہ ایک ایسی تربیت کا نتیجہ ہے جو ایک مہینے تک جاری رہتی ہے اور جس کا مقصد انسان کو ایک بہتر، باکردار اور متقی فرد بنانا ہے۔ عید کے دن کی خوشیوں میں ایک اہم عنصر ایثار و ہمدردی کا ہے۔ اسلام ہمیں یہ نہیں سکھاتا کہ ہم صرف اپنی خوشیوں میں مگن رہیں بلکہ یہ درس دیتا ہے کہ ہم دوسروں کی خوشیوں کا بھی خیال رکھیں۔ ہمارے اردگرد ایسے بے شمار لوگ موجود ہوتے ہیں جو مالی تنگی، بیماری یا دیگر مسائل کا شکار ہوتے ہیں۔ اگر ہم واقعی عید کی خوشیوں کو مکمل بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ان ضرورت مندوں کو اپنی خوشیوں میں شریک کریں، ان کی مدد کریں، ان کے چہروں پر مسکراہٹ لانے کی کوشش کریں۔ یہی عمل دراصل عید کی اصل روح کے مطابق ہے۔ عید الفطر ہمیں اعتدال اور توازن کا درس بھی دیتی ہے۔ خوشی کا اظہار فطری امر ہے، مگر اسلام اس میں بھی اعتدال کی تعلیم دیتا ہے۔ نہ تو ایسی سختی کہ خوشی کا اظہار ہی نہ کیا جائے اور نہ ہی ایسی آزادی کہ انسان حدود شرع سے تجاوز کر جائے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ عید کی خوشیاں سادگی، وقار اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے منائیں۔ بے جا اسراف، فضول خرچی اور نمود و نمائش سے بچنا چاہیے، کیونکہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔

عید الفطر کا ایک اہم سبق اخوت و بھائی چارہ بھی ہے۔ اس دن مسلمان ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں، محبت اور خلوص کا اظہار کرتے ہیں، اور دلوں میں موجود کدورتوں کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر معاشرے میں حقیقی بھائی چارہ قائم ہو جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو سکتے ہیں۔ نفرتوں کی جگہ محبت، دشمنی کی جگہ دوستی اور اختلافات کی جگہ اتفاق پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ دن ہمیں اپنے باطن کی اصلاح کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے۔ رمضان میں ہم نے ظاہری عبادات کے ساتھ ساتھ اپنے دل و دماغ کو بھی پاک کرنے کی کوشش کی ہوتی ہے۔ عید اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم اس پاکیزگی کو برقرار رکھیں۔ ہمیں اپنے دلوں کو حسد، بغض، کینہ اور غرور جیسی بیماریوں سے پاک کرنا چاہیے اور ان کی جگہ محبت، عاجزی، اخلاص اور شکر کو پروان چڑھانا چاہیے۔ عید الفطر دراصل ایک امتحان کے نتیجے کا اعلان ہے۔ رمضان ایک تربیتی کیمپ کی مانند ہے جس میں ہمیں صبر، ضبطِ نفس، عبادت، اور تقویٰ کی عملی مشق کروائی جاتی ہے۔ عید اس بات کی علامت ہے کہ ہم اس امتحان میں کس حد تک کامیاب ہوئے۔ اگر ہماری زندگی میں مثبت تبدیلی آئی ہے، ہمارے اخلاق بہتر ہوئے ہیں اور ہم گناہوں سے بچنے لگے ہیں تو یقیناً ہم کامیاب ہیں، ورنہ ہمیں اپنے طرزِ عمل پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ دن ہمیں اس حقیقت کی بھی یاد دہانی کراتا ہے کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے۔ جس طرح رمضان کے بعد عید آتی ہے، اسی طرح دنیا کی آزمائشوں کے بعد آخرت کی جزا یا سزا کا مرحلہ آئے گا۔ لہٰذا ہمیں اپنی زندگی کو اس انداز میں گزارنا چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں۔ عید الفطر کے موقع پر ہمیں اپنے بچوں کی تربیت پر بھی خاص توجہ دینی چاہیے۔ انہیں عید کا اصل مفہوم سمجھانا چاہیے کہ یہ صرف نئے کپڑوں اور کھلونوں کا دن نہیں بلکہ اللہ کا شکر ادا کرنے اور دوسروں کے ساتھ خوشیاں بانٹنے کا دن ہے۔ اگر ہم نئی نسل کو عید کا صحیح پیغام دے سکیں تو ایک صالح اور مثالی معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے۔ عید الفطر دراصل ایک جامع پیغام ہے شکر کا، صبر کا، محبت کا، اخوت کا اور تقویٰ کا۔ یہ دن ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالیں اور ایک ایسے معاشرے کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کریں جہاں عدل، محبت اور بھائی چارہ قائم ہو۔

اللہ ربّ العزت کے حضور نہایت عجز و انکساری کے ساتھ یہ دعا ہے کہ وہ ہمیں ماہِ رمضان المبارک کی بے پایاں رحمتوں، برکتوں اور سعادتوں کو صحیح معنوں میں سمیٹنے، انہیں اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنانے اور ان کے اثرات کو ہمیشہ قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اے پروردگار! ہماری ان تمام عبادات روزہ، نماز، تلاوتِ قرآن، ذکر و اذکار، صدقات و خیرات اور دیگر نیک اعمال کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرما، اور اگر ان میں کوئی کوتاہی، ریا یا اخلاص کی کمی رہ گئی ہو تو اپنے فضل و کرم سے اسے معاف فرما کر قبولیت کا درجہ نصیب کر۔ اے اللہ! ہمیں عید الفطر کی حقیقی مسرتوں، اس کے روحانی پیغام شکر گزاری، تقویٰ، اخوت و محبت اور ایثار و ہمدردی کے جذبات کو سمجھنے کی بصیرت عطا فرما، اور ان تعلیمات کو اپنی عملی زندگی میں نافذ کرنے کی ہمت و استقامت دے۔ ہمارے دلوں کو پاکیزگی، اخلاص اور نیکیوں کی محبت سے بھر دے، اور ہمیں برائیوں، گناہوں اور غفلت سے ہمیشہ محفوظ رکھ۔ اے ربّ کریم! ہمیں اس قابل بنا کہ ہم نہ صرف اپنی اصلاح کریں بلکہ اپنے معاشرے میں بھی خیر، بھلائی، امن اور محبت کو فروغ دینے والے بنیں، ہماری زندگیوں کو اپنی رضا کے مطابق ڈھال دے۔ آمین یارب العالمین

☆☆☆☆☆

عید کا اسلامی و حقیقی تصور

محسن رضا ضیائی، پونے

عید اظہارِ یکجہتی، عبادت اور بندگی بجا لانے کا ایک مبارک دن ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مومنوں کے لیے رمضان المبارک کے روزے رکھنے اور اس میں عبادت و ریاضت کرنے کی خوشی میں ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ عید الفطر صرف ایک تہوار ہی نہیں بلکہ محاسبے کا بھی دن ہے۔ اس دن ہمیں اپنے اعمال و افعال کا جائزہ لینا چاہیے کہ ہم نے رمضان المبارک کے پورے مہینے میں کتنے روزے رکھے، کتنی عبادتیں انجام دیں اور اپنے رب کو راضی کرنے میں کس حد تک کامیاب ہوئے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہماری عید کا تصور اسی وقت مکمل ہوتا ہے جب ہم نے ماہِ رمضان میں کثرت سے عبادت و ریاضت کی ہو۔ آج کل یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جیسے ہی رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہوتا ہے، لوگوں میں عید کی خریداری کا جنون سوار ہو جاتا ہے اور پورا عشرہ عید کی خریداری کی نذر ہو جاتا ہے۔ پھر دن ہو یا رات، بازاروں میں بے حد ازدحام نظر آتا ہے۔ اس کے نتیجے میں شب و روز کی عبادتیں ضائع ہو جاتی ہیں اور رمضان جیسا مقدس مہینہ ہمارے درمیان سے یوں ہی رخصت ہو جاتا ہے، جس پر ہمیں ذرہ برابر افسوس بھی نہیں ہوتا۔

عام طور پر یہ بات بھی مشاہدے میں آتی ہے کہ جو لوگ رمضان المبارک کی عبادتوں سے غفلت برتتے ہیں، وہی عید کی تیاریوں اور خوشیوں میں سب سے آگے ہوتے ہیں۔ یہ واقعی ایک حیران کن صورتِ حال ہے۔ درحقیقت عید تو اُن لوگوں کے لیے ہے جنہوں نے پورے مہینے روزوں اور عبادتوں کا اہتمام کیا ہو، کڑکتی دھوپ میں بھوک اور پیاس کی شدت برداشت کر کے اپنے رب کو راضی کیا ہو۔ جن لوگوں نے ماہِ رمضان کی عبادات پر دنیاداری کو ترجیح دی ہو، ان کے لیے عید کی خوشیوں کا حقیقی جواز باقی نہیں رہتا۔

آج امتِ مسلمہ کو ایسی عید کی ضرورت ہے جس میں اظہارِ بندگی اور شکر گزاری کے ساتھ ساتھ اتحاد و بھائی چارہ بھی نمایاں ہو۔ جدیدیت اور مادہ پرستی کے اس دور میں عید کا حقیقی تصور بتدریج کم ہوتا جا رہا ہے۔ اگر یہی صورتحال برقرار رہی تو بعید نہیں کہ عید کا یہ عظیم تہوار محض ایک رسمی اور روایتی رسم بن کر رہ جائے۔

ابھی بھی وقت ہے کہ عید کو اسلامی اقدار اور روایات کے مطابق منایا جائے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ پورا ماہِ رمضان عبادت، نیکیوں اور حسنات میں گزارا جائے تاکہ عید کی خوشیاں مزید دوبالا ہو جائیں۔ یاد رکھیں کہ عید صرف زرق برق لباس پہننے اور ظاہری نمود و نمائش کا نام نہیں، بلکہ یہ اپنے رب کو تکبیر و تہلیل کی صداؤں سے منانے اور اس کا شکر ادا کرنے کا دن ہے۔ یہی وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو پورے ماہ کی عبادت و ریاضت کا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔

چناں چہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے:

اس دن اللہ رب العزت اپنے بندوں کے بارے میں فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے اور فرشتوں سے پوچھتا ہے:

اس مزدور کا بدلہ کیا ہے جس نے اپنا کام مکمل کر لیا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! اس کی جزا یہ ہے کہ اسے اس کے کام کی پوری مزدوری دی جائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے فرشتو! میرے بندوں نے وہ کام پورا کر دیا جو میں نے ان پر فرض کیا تھا۔ اب یہ دعا کے لیے نکلے ہیں اور اپنی آوازیں اور ہاتھ بلند کر کے مجھ سے مغفرت طلب کر رہے ہیں۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں ان کی دعائیں ضرور قبول کروں گا۔ پھر فرماتا ہے: جاؤ میرے بندو! میں نے تمہارے گناہ معاف کر دیے اور تمہاری خطاؤں کو نیکیوں سے بدل دیا۔ رسول رحمت ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگ اس حال میں واپس لوٹتے ہیں کہ ان کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف، حدیث نمبر: 2096)

اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں واضح ہو جاتا ہے کہ عید اجرِ عظیم کا ایک نہایت اہم دن ہے، جس میں بندوں کو ایک ماہ کی عبادت کے صلے میں مغفرت و بخشش کی خوشخبری عطا کی جاتی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ پورا ماہ صوم و صلوٰۃ اور دیگر عبادات و معمولات میں گزاریں تاکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ ہم سے راضی ہو جائیں اور ہماری عید حقیقی خوشیوں سے بھر جائے۔

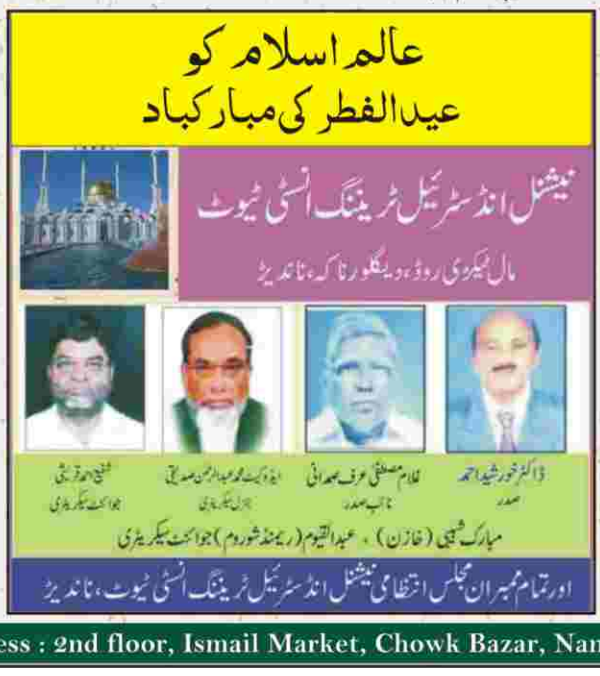

SAT.21.March.2026
VOLUME: 22 NO: 70
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

روزنامہ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز ہفتہ 21/ مارچ 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 70
یکم/ شوال، المکرم 1447ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات = 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

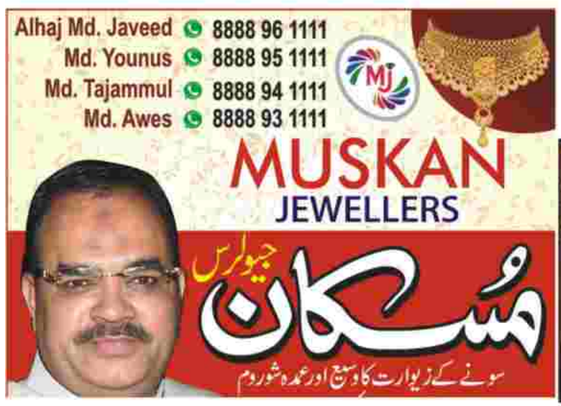

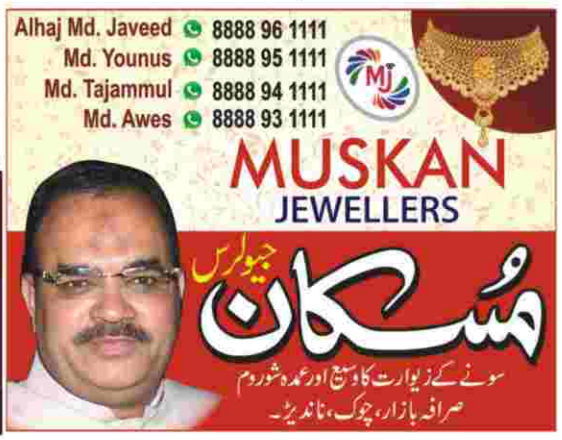

'ہم ایران سے بات کرنا چاہتے ہیں لیکن
بات کرنے کے لیے کوئی موجود نہیں': صدر ٹرمپ

واشنگٹن" (ایجنسیز) اب سے کچھ دیر پہلے صدر ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس میں ایران سے متعلق مختصر بات کی ہے لیکن یہ گفتگو اس بات پر روشنی ڈالنے کے لیے ناکافی ہے کہ امریکی صدر آگے چاہتے کیا ہیں۔ ٹرمپ کی گفتگو میں جو بات مجھے اہم لگی وہ یہ تھی کہ 'ہم ایران سے بات کرنا چاہتے ہیں' مگر بات کرنے کے لیے 'کوئی موجود نہیں' ہے۔ امریکی صدر بارہا یہ کہہ چکے ہیں کہ ایران کی قیادت سے جڑی متعدد شخصیات کو ختم کر دیا گیا ہے۔ انھوں نے یہ بھی اشارہ دیا ہے کہ مجتبیٰ خامنہ ای جنگ کے آغاز میں زخمی ہونے کے بعد شاید جسمانی طور پر ملک کی قیادت کرنے کے قابل نہ رہیں۔ یہ بات بھی واضح نہیں کہ ٹرمپ کس کو ایران میں روزمرہ کے معاملات چلانے کا ذمہ دار سمجھتے ہیں یا ان کے خیال میں آگے کون ملک کی قیادت سنبھال سکتا ہے۔ ٹرمپ یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ انھیں لگتا ہے کہ امریکہ کو ایران کے نئے رہنما کے انتخاب میں کردار دیا جانا چاہیے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے نیٹو اتحادیوں کو 'بزدل' قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے لیے آبنائے ہرمز میں جہازوں کی محفوظ گزرگاہ یقینی بنانا 'آسان' ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ٹروتھ سوشل پر نیٹو پر تنقید کی اور تنظیم سے متعلق اُن کا خیال تھا کہ اس کی اہمیت اور طیقت بس صرف کاغذوں کی حد تک ہے انھوں نے لکھا کہ 'امریکہ کے بغیر، نیٹو ایک کاغذی شیر ہے! اور نیٹو میں شامل مُمالک جوہری طاقت رکھنے والی ریاست ایران کو روکنے اور عالمی قوانین کا پابند بنانے والی جنگ میں شامل نہیں ہونا چاہتے تھے۔' اُن کا ٹرتھ سوشل پر اپنی پوسٹ میں مزید کہنا تھا کہ 'اب جبکہ یہ جنگ فوجی طور پر جیت لی گئی ہے اور ان کے لیے بہت کم خطرہ ہے وہ تیل کی بلند قیمتوں کی شکایت کرتے ہیں جو انھیں ادا کرنی پڑتی ہیں لیکن اس سب کے باوجود وہ آبنائے ہرمز کو کھولنے میں مدد نہیں کرنا چاہتے۔' انھوں نے اپنی پوسٹ کے آخر پر لکھا کہ 'ان کے لیے یہ کرنا بہت آسان ہے اور خطرہ بھی بہت کم ہے۔ بزدل! اور ہم یہ سب یاد رکھیں گے۔'

خام تیل کی قیمتوں میں اضافے کا اثر
پریمیم پٹرول اور انڈسٹریل ڈیزل ہوا مہنگا

مشرق وسطیٰ میں جاری تنازعہ کے درمیان تیل کمپنیوں نے پریمیم پٹرول کی قیمتوں میں 2 روپے فی لیٹر تک اضافے کا اعلان کیا ہے۔ جمعہ (20 مارچ) سے 'اسپیڈ/ پاور' پریمیم پٹرول کی قیمت میں 2.09 روپے سے 2.35 روپے فی لیٹر تک اضافہ کیا گیا ہے۔ پہلے اس کی قیمت 111.68 فی لیٹر تھی، جسے اب بڑھا کر 113.77 روپے فی لیٹر کر دیا گیا ہے۔ تاہم نارمل پٹرول کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ پریمیم پٹرول کی قیمت بڑھنے کا براہ راست اثر ان لوگوں پر پڑے گا جو ہائی آکٹین-ایندھن کا استعمال کرتے ہیں، کیونکہ یہ انجن کی بہتر کارکردگی اور زیادہ مائلیج کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ پریمیم پٹرول کے علاوہ انڈین آئل کارپوریشن (آئی او سی) نے انڈسٹریل ڈیزل کی قیمت میں بھی اضافہ کر دیا ہے۔ اب قیمت 87.67 روپے فی لیٹر سے بڑھا کر 109.59 روپے فی لیٹر کر دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ انڈسٹریل ڈیزل عام پٹرول پمپوں پر فروخت نہیں ہوتا ہے۔ اسے براہ راست فیکٹریاں، بڑے جنریٹر، مائننگ کمپنیاں، کنسٹرکشن سائٹس اور پاور پلانٹس خریدتے ہیں۔ اقتصادی تجزیہ کاروں کے مطابق اگر ایندھن کی لاگت میں یہ رجحان جاری رہتا ہے تو اس کا اثر آہستہ آہستہ مہنگائی اور سپلائی چین پر بھی پڑ سکتا ہے۔ فی الحال مارکیٹ کی نظریں بین الاقوامی تیل کی قیمتوں اور تیل کمپنیوں کے آئندہ فیصلے پر مرکوز ہیں۔ انرجی مارکیٹ کے ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ اضافہ عالمی خام تیل کی مارکیٹ میں عدم استحکام اور سپلائی کے حوالے سے بڑھتے ہوئے خدشات کی علامت ہے۔ مشرق وسطیٰ میں جاری تنازعہ نے عالمی توانائی کی سپلائی چین پر دباؤ بڑھایا ہے، جس سے تیل کمپنیوں کی لاگت میں اضافہ ہوا ہے۔ اس وجہ سے ایندھن کے منتخب زمروں میں قیمتوں پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ عام صارفین کے لیے راحت کی بات یہ ہے کہ نارمل پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں فی الحال کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ تاہم تجزیہ کاروں کا ماننا ہے کہ ایندھن کی لاگت میں اس طرح کے اضافے کا اثر بالواسطہ طور پر عام صارفین تک بھی پہنچ سکتا ہے۔ جب صنعتی پیداوار اور مال برداری مہنگی ہوتی ہے تو اس کا اثر بالآخر اشیاء اور سروسز کی قیمتوں پر نظر آتا ہے، جس سے مہنگائی پر دباؤ بڑھ سکتا ہے۔

اسرائیلی حملہ میں آئی آر جی سی ترجمان
علی محمد کا انتقال، ایران نے بھی کی تصدیق

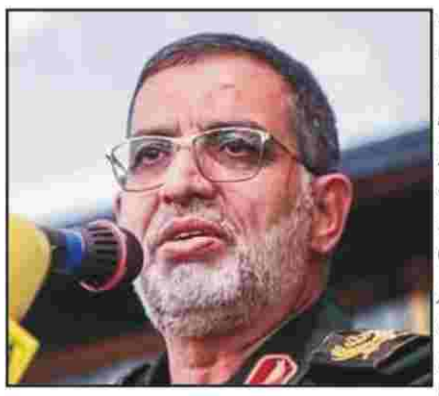

اسرائیل کے ذریعہ ایران پر جاری حملوں میں کئی سرکردہ لیڈران کی موت ہو چکی ہے۔ تازہ ترین اطلاعات میں بتایا جاتا ہے کہ 'اسلامک ریوولیوشنری گارڈ کارپس' (آئی آر جی سی) کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل علی محمد نائینی کا انتقال ہو گیا، جو ایران کے لیے ایک شدید دھچکا ہے۔ ایران نے بھی اسرائیلی حملوں میں علی محمد کے انتقال کی تصدیق کر دی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق آئی آر جی سی کے سبھی آفیشیل بیانات علی محمد نینی کی منظوری کے بعد ہی جاری کیے جاتے تھے۔ انھیں آئی آر جی سی کی سائیکولوجیکل وارفیئر اور پبلک ریلیشنز ٹیم کا چیف تصور کیا جاتا تھا۔ ایک طرف ایران کے سرکردہ لیڈران کی موت کا سلسلہ جاری ہے، اور دوسری طرف ایران اپنی جوابی کارروائی بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔ آئی آر جی سی کا ایک تازہ بیان سامنے آیا ہے، جس میں امریکہ و اسرائیل کے ایک اہم دعویٰ کو خارج کر دیا گیا ہے۔ دراصل امریکہ و اسرائیل دعویٰ کر رہے ہیں کہ ایران کی میزائل صلاحیت تقریباً ختم ہو گئی ہے۔ اس تعلق سے آئی آر جی سی نے کہا ہے کہ جنگ کے دوران بھی میزائل پروڈکشن پوری طرح جاری ہے۔ میزائل کی نہ تو کسی طرح کی کمی ہے اور نہ ہی ان کی میزائل طاقت گھٹی ہے۔ آئی آر جی سی نے تنبیہ دی ہے کہ اسرائیل و امریکہ جنگ میں جتنا آگے بڑھیں گے، اتنے ہی زیادہ حیرت انگیز مناظر دیکھنے کو ملیں گے۔ یعنی جنگ ہر گزرتے دن کے ساتھ زیادہ پیچیدہ ہوتی چلی جائے گی۔ قابل ذکر ہے کہ آئی آر جی سی کے ایک ترجمان اور ایئرو اسپیس فورس کمانڈر بریگیڈیئر جنرل ماجد موسوی نے حال ہی میں کہا تھا کہ ایران نے پرانی نسل کی میزائلوں کا استعمال کیا ہے۔ یعنی نئی اور جدید ٹیکنالوجی کی میزائلیں ابھی استعمال ہی نہیں کی گئی ہیں۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ ایران کم از کم 6 ماہ کی 'ہائی انٹنسٹی جنگ' یعنی شدید جنگ کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ آئی آر جی سی ایڈوائزر ابراہیم جباری نے بھی کہا کہ ایران کے پاس ایسی ایڈوانسڈ میزائلیں ہیں جو ابھی تک جنگ میں نہیں اتاری گئی ہیں، جس سے جنگ طویل کھنچ سکتا ہے۔

مغربی ایشیا میں کشیدگی کا اثر ہندوستان میں
مزدوروں پر پڑنے لگا، کانگریس مودی حکومت پر حملہ آور

نئی دہلی" (ایجنسیز) "کورونا بحران میں مزدوروں کی ہجرت یاد ہے؟ لوگ بھوکے پیاسے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ اب ملک میں ایل پی جی کی قلت کے سبب لوگ پھر سے اپنا کام دھندا چھوڑ کر گھر لوٹنے کو مجبور ہیں۔" یہ بیان کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کردہ ویڈیو کے ذریعہ دیا ہے۔ ویڈیو میں پہلے کورونا بحران کے وقت کی تصویر دکھائی گئی ہے، اور پھر بعد میں گجرات کے ریلوے اسٹیشن پر موجود بھیڑ کا نظارہ دکھایا گیا ہے۔ یہ بھیڑ سورت کے مزدوروں کی ہے جو ایل پی جی قلت کے سبب فیکٹریاں بند ہونے اور کاروبار ٹھپ ہونے کے سبب اپنے اپنے گاؤں کو لوٹ رہے ہیں۔ اس ویڈیو نے وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کے وزراء کے اس بیان کو خارج کر دیا ہے، جس میں بتایا جا رہا تھا کہ ایل پی جی بحران محض گمراہی اور غلط خبروں کی وجہ سے ہے۔ ویڈیو میں نامہ نگاروں کو کچھ مزدوروں سے بات کرتے ہوئے بھی دکھایا گیا ہے۔ ایک مزدور کہتا ہے "3 دنوں سے ایک ہی وقت کھا رہے تھے، اسی لیے گاؤں جا رہے ہیں۔" دوسرے مزدور نے کہا کہ "گیس مہنگا ہو گیا ہے، 400 روپے کلو، اس لیے گاؤں جا رہے ہیں۔" مزدور یہ بھی بتاتا ہے کہ اس کے ساتھ خواتین اور بچے سمیت تقریباً 10 لوگ گاؤں جا رہے ہیں۔ ایک تیسرا مزدور بولتا ہے کہ "گیس مہنگا ہو چکا ہے تو کیا کریں۔ لکڑی پر تو بنانے دیں گے نہیں، کوئی انتظام تو دیکھنا پڑے گا نہ!" کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل سے کچھ میڈیا اداروں کی کلپنگ شیئر کی ہے، جس میں لوگ اپنی حالت زار بیان کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ ان کی پریشانیوں کو دیکھ کر کانگریس نے مودی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ ایک ویڈیو میں مشکل حالات کا سامنا کر رہا ایک شخص کہتا ہے "3 دن سے ایک ہی ٹائم کھانا کھا رہے تھے، اس لیے گاؤں لوٹ رہے ہیں۔" یہ بیان سامنے رکھنے کے بعد کانگریس نے سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ "یہ ایل پی جی کی قلت سے نبرد آزما غریبوں کا درد ہے، جنھیں نریندر مودی نے ان کے حال پر چھوڑ دیا ہے۔ لوگ بہت پریشان ہیں۔ گیس نہ ملنے سے کام دھندا چھوڑ کر بھوکے پیاسے گجرات سے اپنے گھر لوٹنے کو مجبور ہیں۔" پوسٹ کے آخر میں کانگریس نے یہ بھی لکھا ہے کہ "مودی حکومت کو شرم آنی چاہیے۔" ایک دیگر ویڈیو کلپ میں گیس کی قلت سے پریشان ہو کر گھر لوٹنے کو تیار مزدور نے کہا کہ "یہاں گیس نہیں مل رہی ہے۔ ہم 4 دنوں سے بھوکے ہیں، اس لیے گاؤں جا رہے ہیں۔" اس مزدور کی تکلیف پر کانگریس نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "گیس کی قلت نے پورے ملک کو جھنجھوڑ دیا ہے۔ گجرات سے لوگ اپنی بسی بسائی دنیا اور کام چھوڑ کر اپنے گاؤں لوٹ رہے ہیں۔" کانگریس نے بی جے پی حکومت کے تئیں اپنی ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "حالات بہت خراب ہیں اور حکومت نے ذمہ داری سے پلّہ جھاڑ لیا ہے۔"

این سی ای آر ٹی کتاب تنازعہ: حکومت کی تین رکنی ماہر کمیٹی تشکیل: سپریم کورٹ میں سماعت ختم

نئی دہلی: نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (این سی ای آر ٹی) کی آٹھویں جماعت کی سماجی علوم کی کتاب میں شامل عدلیہ سے متعلق متنازع مواد کے معاملے میں مرکزی حکومت نے تین رکنی ماہر کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ جمعہ کے روز سپریم کورٹ میں سماعت کے دوران حکومت نے اس پیش رفت سے آگاہ کیا، جس کے بعد عدالت عظمیٰ نے اس معاملے میں اپنی طرف سے شروع کی گئی کارروائی کو ختم کر دیا۔ حکومت کی جانب سے تشکیل دی گئی اس کمیٹی میں سابق اٹارنی جنرل کے کے وینو گوپال، جسٹس اندو ملہوترا اور جسٹس انیرودھ بوس شامل ہیں۔ یہ کمیٹی آٹھویں جماعت کی کتاب کے اس باب کو ازسر نو تیار کرے گی، جس میں عدلیہ کے کردار سے متعلق مواد شامل تھا اور جس پر مختلف حلقوں کی جانب سے اعتراضات سامنے آئے تھے۔ یہ تنازعہ اس وقت شروع ہوا جب این سی ای آر ٹی کی نئی شائع شدہ کتاب 'ایکسپلورنگ سوسائٹی: انڈیا اینڈ بیونڈ' (حصہ دوم) میں "ہمارے معاشرے میں عدلیہ کا کردار" کے عنوان سے ایک باب شامل کیا گیا،

خلیجی ممالک کا میزائل اور ڈرون حملے روکنے کا دعویٰ

متحدہ عرب امارات، کویت، سعودی عرب اور بحرین نے رات بھر اور آج صبح ایرانی میزائل اور ڈرون حملوں کی اطلاع دی ہے۔ متحدہ عرب امارات کی وزارتِ دفاع کے مطابق انھوں نے ایران سے آنے والے چار بیلسٹک میزائل اور 26 ڈرون تباہ کیے ہیں۔ سعودی عرب کی وزارتِ دفاع کا کہنا ہے کہ جمعرات کو مقامی وقت کے مطابق رات تقریباً نو بجے کے بعد سے اس کے مشرقی علاقے میں 26 ڈرون اور الجوف کے علاقے میں ایک ڈرون مار گرایا گیا۔ کویت کی مسلح افواج نے بھی جمعہ کی صبح تصدیق کی کہ سنے جانے والے دھماکے دراصل فضائی دفاعی نظام کی جانب سے مُلک کی جانب بڑھنے والے میزائلوں کو تباہ کرنے کا نتیجہ تھے۔

غیر تصدیق شدہ اور سنسنی خیز خبر شائع کرنے کے الزام میں
صحافی نادر خان پر پیکا ایکٹ کے تحت مقدمہ

مشرق وسطیٰ میں جاری تنازعہ کے درمیان تیل کمپنیوں نے پریمیم پٹرول کی قیمتوں میں 2 روپے فی لیٹر تک اضافے کا اعلان کیا ہے۔ جمعہ (20 مارچ) سے 'اسپیڈ/ پاور' پریمیم پٹرول کی قیمت میں 2.09 روپے سے 2.35 روپے فی لیٹر تک اضافہ کیا گیا ہے۔ پہلے اس کی قیمت 111.68 فی لیٹر تھی، جسے اب بڑھا کر 113.77 روپے فی لیٹر کر دیا گیا ہے۔ تاہم نارمل پٹرول کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ پریمیم پٹرول کی قیمت بڑھنے کا براہ راست اثر ان لوگوں پر پڑے گا جو ہائی آکٹین-ایندھن کا استعمال کرتے ہیں، کیونکہ یہ انجن کی بہتر کارکردگی اور زیادہ مائلیج کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ پریمیم پٹرول کے علاوہ انڈین کی قیمت میں بھی اضافہ کر دیا ہے۔ اب قیمت 87.67 روپے فی لیٹر سے بڑھا کر 109.59 روپے فی لیٹر کر دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ انڈسٹریل ڈیزل عام پٹرول پمپوں پر فروخت نہیں ہوتا ہے۔ اسے براہ راست فیکٹریاں، بڑے جنریٹر، مائننگ کمپنیاں، کنسٹرکشن سائٹس اور پاور پلانٹس خریدتے ہیں۔ اقتصادی تجزیہ کاروں کے مطابق اگر ایندھن کی لاگت میں یہ رجحان جاری رہتا ہے تو اس کا اثر آہستہ آہستہ مہنگائی اور سپلائی چین پر بھی پڑ سکتا ہے۔ فی الحال مارکیٹ کی نظریں بین الاقوامی تیل کی قیمتوں اور تیل کمپنیوں کے آئندہ فیصلے پر مرکوز ہیں۔ انرجی مارکیٹ کے ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ اضافہ عالمی خام تیل کی مارکیٹ میں عدم استحکام اور سپلائی کے حوالے سے بڑھتے ہوئے خدشات کی علامت ہے۔ مشرق وسطیٰ میں جاری تنازعہ نے عالمی توانائی کی سپلائی چین پر دباؤ بڑھایا ہے، جس سے تیل کمپنیوں کی لاگت میں اضافہ ہوا ہے۔ اس وجہ سے ایندھن کے منتخب زمروں میں قیمتوں پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ عام صارفین کے لیے راحت کی بات یہ ہے کہ نارمل پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں فی الحال کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ تاہم تجزیہ کاروں کا ماننا ہے کہ ایندھن کی لاگت میں اس طرح کے اضافے کا اثر بالواسطہ طور پر عام صارفین تک بھی پہنچ سکتا ہے۔ جب صنعتی پیداوار اور مال برداری مہنگی ہوتی ہے تو اس کا اثر بالآخر اشیاء اور سروسز کی قیمتوں پر نظر آتا ہے، جس سے مہنگائی پر دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ نادر خان کے مطابق 'کاٹن ایکسچینج کی عمارت کے حوالے سے ان کی خبر پر ایف آئی اے حکام ناراض تھے اور انھیں یہ خبر ہٹانے کے لیے بھی کہا گیا تھا لیکن وہ انھوں نے نہیں ہٹائی۔' ان کا مزید کہنا ہے کہ 'کاٹن ایکسچینج کی عمارت کو اوقاف پر پرائی ٹرسٹ قرار دے کر ایف آئی اے نے مقدمہ درج کیا جس کے بعد معاملہ ہائیکورٹ میں چلا گیا، ڈیڑھ سو سے زائد کمروں پر مشتمل عمارت میں ایف آئی اے اپنا دفتر قائم کرنا چاہتی تھی ان کی خبر سے یہ سلسلہ رک گیا جس وجہ سے ایف آئی اے حکام ان سے خفا تھے۔'

قطر کے راس لفان ایل این جی ہب کو شدید نقصان، بحالی میں پانچ سال لگنے کا خدشہ

دوحہ: قطر میں واقع دنیا کے سب سے بڑے ایل این جی برآمدی مرکز راس لفان صنعتی کمپلیکس پر حالیہ حملوں کے بعد اس کے ایک اہم حصے کو بند کرنا پڑا ہے، جبکہ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اس نقصان کی مکمل مرمت میں پانچ سال تک کا وقت لگ سکتا ہے۔ یہ انکشاف ایک بین الاقوامی رپورٹ میں سامنے آیا ہے، جس میں اس صورتحال کو عالمی توانائی کے لیے سنگین چیلنج قرار دیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس مرکز میں پیدا ہونے والی رکاوٹ نہ صرف قطر بلکہ پوری دنیا کے لیے گہرے اثرات مرتب کر سکتی ہے، کیونکہ راس لفان ایل این جی سپلائی چین کا ایک اہم ستون سمجھا جاتا ہے۔ اس ہب میں کسی بھی سطح کی بندش عالمی منڈی میں گیس کی دستیابی کو براہ راست متاثر کرتی ہے، جس کے اثرات خاص طور پر ایشیائی ممالک میں زیادہ محسوس کیے جا رہے ہیں۔

ویب سائٹس پر ٹریفک دھماکہ کا خوف! کیا سال بھر میں
انٹرنیٹ پر انسانوں کی بادشاہت ختم ہو جائے گی؟

نئی دہلی: انٹرنیٹ کی دنیا ایک بڑی تبدیلی کے دہانے پر کھڑی دکھائی دے رہی ہے۔ اس بار تبدیلی صرف اتنی نہیں ہے کہ لوگ زیادہ آن لائن آئیں گے، بلکہ اصل تبدیلی یہ ہے کہ آنے والے وقت میں انٹرنیٹ پر ٹریفک تیزی سے بڑھے گا، لیکن اسے چلانے والے انسان نہیں بلکہ مشینیں ہوں گی۔ دنیا کی بڑی انٹرنیٹ سیکورٹی کمپنی 'کلاؤڈ فلیئر' کے سربراہ 'میتھیو پرنس' نے کہا ہے کہ 2027 تک انٹرنیٹ پر انسانوں کے مقابلے میں بوٹس کی سرگرمیاں زیادہ ہو جائیں گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مستقبل میں انٹرنیٹ کا مجموعی ٹریفک ریکارڈ سطح تک پہنچ جائے گا، لیکن اس میں انسانوں کی حصہ داری کم ہوتی جائے گی۔ یعنی انٹرنیٹ پہلے سے زیادہ مصروف ہوگا، ویب سائٹس پر ٹریفک زیادہ آئے گا، لیکن ان میں حقیقی صارفین کم ہوں گے۔ درحقیقت، اب تک ویب سائٹ ٹریفک کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ لوگ آ رہے ہیں، پڑھ رہے ہیں اور دیکھ رہے ہیں۔ لیکن اب اس میں بڑی تبدیلی آنے والی ہے۔ اب ٹریفک کا بڑا حصہ ان بوٹس سے آئے گا جو مسلسل ویب سائٹس کو اسکین کرتے ہیں، ڈاٹا حاصل کرتے ہیں اور اسی کی بنیاد پر نیا مواد تیار کرتے ہیں۔ اس کے اثرات بہت بڑے ہوں گے۔ میتھیو پرنس نے ایک کانفرنس میں مثال دیتے ہوئے وضاحت کی کہ اگر کوئی انسان ڈیجیٹل کیمرہ خریدنے کے لیے 5 ویب سائٹس دیکھتا ہے تو یہ اس کی حد ہے۔ جبکہ ایک اے آئی ایجنٹ یا بوٹ اتنے ہی وقت میں 1000 یا پھر 5000 ویب سائٹس کو بھی اسکین کر سکتا ہے۔ یہ سب حقیقی ٹریفک میں شمار ہوگا اور ویب سائٹس پر ویسا ہی بوجھ ڈالے گا جیسا کسی انسان کے آنے سے پڑتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جنریٹو اے آئی سے پہلے انٹرنیٹ کے تقریباً 20 فیصد حصے پر بوٹ ٹریفک ہوتا تھا، لیکن 2027 تک یہ انسانوں سے بھی زیادہ ہو جائے گا۔ اس کے لیے ٹیکنالوجی میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں بھی آئیں گی۔ پہلی نظر میں یہ لگ سکتا ہے کہ ویب سائٹس کے لیے یہ اچھی خبر ہے، کیونکہ زیادہ ٹریفک کا مطلب زیادہ وزٹس ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے، کیونکہ یہ ٹریفک حقیقی نہیں ہوگا بلکہ ڈاٹا حاصل کرنے کے لیے ہوگا۔ یعنی ویب سائٹس کھل رہی ہوں گی، سرور پر بوجھ بڑھ رہا ہوگا، لیکن سامنے کوئی انسان موجود نہیں ہوگا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سے انٹرنیٹ کی معیشت پر دباؤ شروع ہوتا ہے۔ آج ویب سائٹس کی آمدنی اس بات پر منحصر ہوتی ہے کہ کتنے لوگ ان کے صفحات پر آئے، کتنی دیر رکے اور کتنے اشتہارات دیکھے۔ لیکن اگر ٹریفک کا بڑا حصہ مشینوں پر مشتمل ہو گیا تو یہ پورا ماڈل ہل جائے گا، کیونکہ مشینیں نہ اشتہارات دیکھتی ہیں اور نہ خریداری کرتی ہیں۔ تاہم، اس سے کمائی کے نئے راستے بھی کھل سکتے ہیں۔ کئی بڑی کمپنیاں اب ایسے نظام بنانے میں مصروف ہیں جہاں ویب سائٹس بوٹس سے بھی فیس وصول کر سکیں۔ یعنی اگر کوئی مشین آپ کا ڈاٹا استعمال کرنا چاہتی ہے تو اسے اس کی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ یہ ایک بالکل نیا ماڈل ہوگا جہاں انسانوں کی جگہ مشینیں یعنی بوٹس گاہک بنیں گے۔ دوسری جانب، یہ ٹریفک صرف تعداد نہیں بڑھا رہا بلکہ انٹرنیٹ کے ڈھانچے کو بھی بدل رہا ہے۔ ایک انسان دن میں محدود بار ہی کسی ویب سائٹ پر جا سکتا ہے، لیکن ایک بوٹ ایک سیکنڈ میں ہزاروں درخواستیں بھیج سکتا ہے۔ اسی وجہ سے آنے والے وقت میں انٹرنیٹ ٹریفک کئی گنا بڑھ سکتا ہے اور سرور لوڈ، ڈاٹا ٹرانسفر اور نیٹ ورک پر دباؤ پہلے سے کہیں زیادہ ہوگا۔

بارش سے دہلی کی ہوا میں وقتی بہتری، لیکن آلودگی اب بھی
خطرناک سطح پر، اجئے ماکن نے شیئر کیے اعداد و شمار

قومی راجدھانی دہلی میں 2 دنوں کی بارش کے بعد فضائی آلودگی میں وقتی کمی دیکھنے کو ملی ہے، لیکن مجموعی صورت حال اب بھی تشویشناک بنی ہوئی ہے۔ اس تعلق سے کانگریس کے راجیہ سبھا رکن اور پارٹی خزانچی اجئے ماکن نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر تازہ اعداد و شمار شیئر کیے ہیں اور بتایا ہے کہ صرف 48 گھنٹوں کے اندر پی ایم 2.5 کی سطح میں 41 فیصد تک کمی آئی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق 18 مارچ کو شہر میں پی ایم 2.5 کی اوسط سطح 141 مائیکروگرام فی مکعب میٹر تھی، جو 20 مارچ کو گھٹ کر 83 مائیکروگرام فی مکعب میٹر رہ گئی۔ ماہرین کے مطابق اس بہتری کی بڑی وجہ تقریباً 1.7 ملی میٹر بارش رہی، جس نے فضا میں موجود آلودہ ذرات کو نیچے بٹھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ موسمیاتی تجزیے (ای آر اے 5) کے مطابق بارش کے ساتھ باؤنڈری لیئر ہائٹ (بی ایل ایچ) 708 میٹر سے گھٹ کر 472 میٹر ہو گئی، جبکہ ہوا کی رفتار 4.8 کلومیٹر فی گھنٹہ سے کم ہو کر 8.6 کلومیٹر فی گھنٹہ رہ گئی۔ اس کے باوجود آلودگی میں کمی کو مستقل بہتری نہیں مانا جا رہا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ سال بہ سال موازنہ میں صورت حال مزید سنگین نظر آتی ہے۔ شہر کے 28 میں سے 15 مانیٹرنگ اسٹیشنز پر آلودگی کی سطح گزشتہ سال کے مقابلے میں زیادہ ریکارڈ کی گئی۔ خاص طور پر وزیر پور میں 74 فیصد، آنند وہار میں 77 فیصد اور دہلی یونیورسٹی کے نارتھ کیمپس میں 85 فیصد اضافہ درج کیا گیا ہے۔ یہ بھی تشویشناک ہے کہ شہر کے تمام 32 مانیٹرنگ اسٹیشنز پر آلودگی کی سطح ڈبلیو ایچ او کے مقررہ معیار 15 مائیکروگرام فی مکعب میٹر سے کہیں زیادہ ہے، جو عوامی صحت کے لیے خطرے کی گھنٹی سمجھی جا رہی ہے۔ دوسری جانب، نیشنل کلین ایئر پروگرام (این سی اے پی) کے تحت مختص فنڈز پر بھی سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ دستیاب معلومات کے مطابق اس پروگرام

'ہم نے امریکی جنگی طیاروں کو سری لنکا آنے کی اجازت نہیں دی'، سری لنکائی صدر کا پارلیمنٹ میں بیان

کولمبو: سری لنکا کے صدر انورا کمارا دسانائیکے نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ حکومت نے مارچ کی شروعات میں امریکہ کے 2 جنگی طیاروں کو ملک کے جنوب مشرق میں واقع 'متالا انٹرنیشنل ایئرپورٹ' پر اترنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ دسانائیکے نے کہا کہ "جبوتی میں واقع امریکی بیس سے 2 جنگی طیاروں نے 4 اور 8 مارچ کو سری لنکا آنے کی اجازت مانگی تھی، لیکن دونوں درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔" انورا کمارا دسانائیکے نے مزید کہا کہ "ہم کئی طرح کے دباؤں کے باوجود اپنی غیر جانبداری برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم جھکیں گے نہیں۔ مغربی ایشیا کی جنگ چیلنجز پیدا کر رہی ہے، لیکن ہم غیر جانبدار رہنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "وہ جبوتی میں واقع ایئربیس سے 8 اینٹی شپ میزائلوں سے لیس 2 جنگی طیاروں کو متالا انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر لانا چاہتے تھے، لیکن ہم نے منع کر دیا۔" واضح رہے کہ سری لنکا کے صدر کا یہ بیان جنوبی اور وسطی ایشیا کے لیے امریکی خصوصی ایلچی سرجیو گور سے ان کی ملاقات کے ایک دن بعد آیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق دونوں رہنماؤں نے اہم سمندری راستوں کی حفاظت، بندرگاہوں کو محفوظ بنانے، باہمی طور پر فائدہ مند تجارتی تعلقات کو مضبوط بنانے اور آزاد، کھلے اور خوشحال ہند-بحرالکاہل خطے کو آگے بڑھانے کی کوششوں پر تبادلہ خیال کیا۔ قابل ذکر ہے کہ 4 مارچ کو امریکہ نے سری لنکا کے جنوبی ساحلی شہر گالے کے قریب ایران کے بحری جہاز 'آئی آر آئی ایس ڈینا' کو نشانہ بنایا، جس میں 84 عملے ہلاک ہو گئے تھے، جبکہ 32 کو بچا لیا گیا تھا۔ یہ جہاز ہندوستان کے شہر وشاکھاپٹنم میں منعقدہ 'انٹرنیشنل فلیٹ ریویو' میں شرکت کے بعد وطن واپس جا رہا تھا۔ 2 روز بعد ایران کا ایک اور بحری جہاز 'آئی آر آئی ایس بوشہر' 219 عملے کے ساتھ کولمبو بندرگاہ میں داخلے کی اجازت چاہتا تھا۔ سری لنکا نے اسے کولمبو کے ساحل سے باہر لنگر انداز ہونے کے بعد مشرقی بندرگاہ ترنکومالی کی طرف جانے کو کہا۔ جہاز کے 204 عملے کے اراکین کو فی الحال کولمبو کے قریب ایک بحری تنصیب میں ٹھہرایا گیا ہے۔

ورق تازہ کو تعطیل

عیدالفطر کے باعث روزنامہ ورق تازہ بروز اتوار 22 مارچ اور پیر 23 مارچ 2026 کو تعطیل رہے گی۔ قارئین و مشتہرین حضرات اس بات کا نوٹ لیں

ایڈیٹر
روزنامہ ورق تازہ

تمام برادران اسلام کو
عیدالفطر مبارک

محمد شفیع احمد قریشی
(صدر)
مدرسہ مدینۃ العلوم ایجوکیشن سوسائٹی ناندیڑ

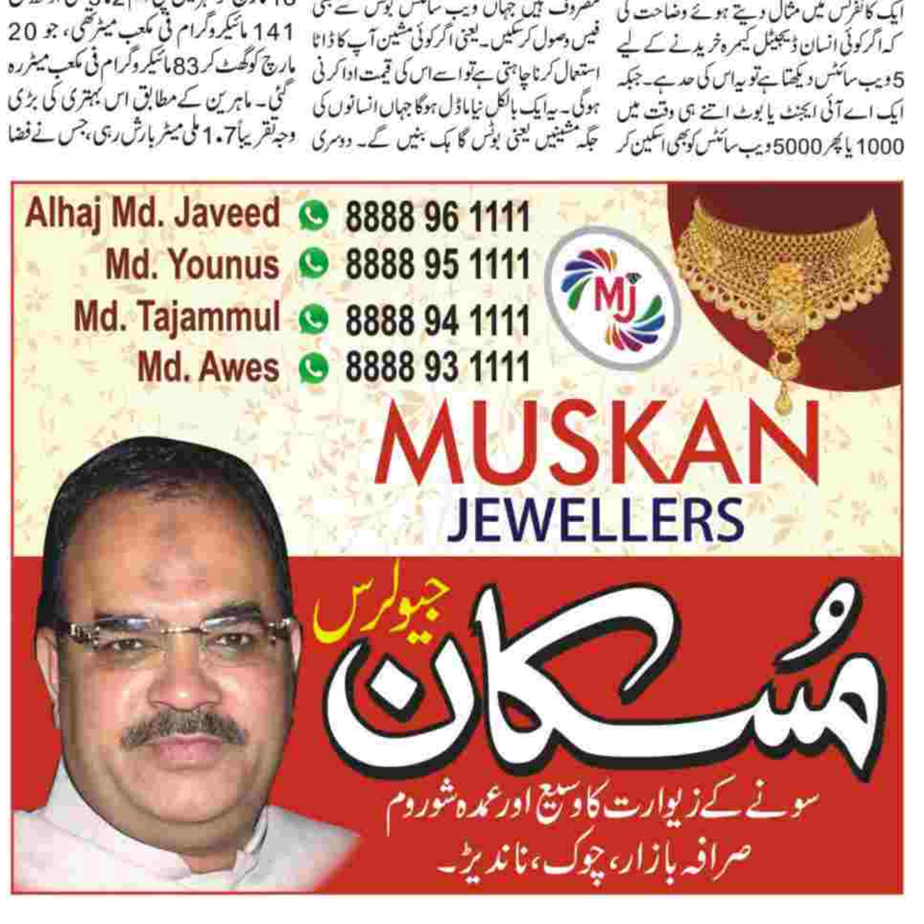

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
21 March 2026

ورقِ تازہ
21 March 2026 اداریہ

عیدالفطر اور عصری تقاضے

رمضان المبارک کے تیس روزوں کی تکمیل کے بعد آج جب چاند کی ضیا پاشیوں نے افق کو منور کیا ہے، تو یہ محض ایک مہینے کی عبادتوں کا صلہ نہیں بلکہ ایثار، صبر اور ضبطِ نفس کی اس تربیت کا جشن ہے جس سے ایک مومن پورے ماہ گزرتا ہے۔ عیدالفطر کا تہوار اپنی اصل روح میں بندگی اور شکرگزاری کا وہ حسین سنگم ہے جہاں فرد اپنی ذات کی قید سے نکل کر اجتماعیت کے سمندر میں ضم ہو جاتا ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ انسانی زندگی کا اصل حسن مادی آسائشوں میں نہیں، بلکہ ان روحانی اقدار کی پاسداری میں ہے جو ہمیں ایک دوسرے کے دکھ درد کا شریک بناتی ہیں۔ ہمارے معاشرے کی مشترکہ تہذیب میں عید کی حیثیت ایک ایسے دھاگے کی ہے جو مختلف طبقوں اور فکر و نظر کے حامل افراد کو محبت کی لڑی میں پرو دیتا ہے۔ سفید پوشوں کے ہجوم، عید گاہوں کی رونق اور گلی کوچوں میں بکھری خوشبوئیں دراصل اس دھرتی کی اس قدیم روایت کا تسلسل ہیں جہاں تہواروں کو خانوں میں بانٹنے کے بجائے خوشیوں کی تقسیم کا ذریعہ سمجھا جاتا رہا ہے۔ عید کا پیغام کسی خاص جغرافیے یا گروہ تک محدود نہیں، بلکہ یہ کائنات کے ہر اس انسان کے لیے ہے جو امن، سلامتی اور بقائے باہمی پر یقین رکھتا ہے۔ اس موقع پر ملتِ اسلامیہ کے لیے یہ لمحہ فکر بھی ہے کہ وہ اپنی خوشیوں کو محض روایتی رنگ ڈھنگ اور ظاہری نمائش تک محدود نہ رکھے۔ عید کی حقیقی مسرت کا تقاضا یہ ہے کہ سماج کے ان پس ماندہ اور کچلے ہوئے طبقات کی دستگیری کی جائے جو معاشی تنگی کے باعث جشن کی لہروں سے دور کھڑے ہیں۔ صدقہ فطر کی ادائیگی کا فلسفہ بھی یہی ہے کہ عبادت گاہوں سے نکلنے والا ہر شخص اپنے ساتھ کسی محروم چہرے پر مسکراہٹ لے کر آئے۔ اگر آج بھی ہمارے پڑوس میں کوئی یتیم بے سہارا ہے یا کوئی بیوہ کسمپرسی کی تصویر بنی ہوئی ہے، تو ہمیں اپنے جشن کی معنویت پر سوالیہ نشان لگانا ہوگا۔

تعلیم اور شعور کی بیداری موجودہ دور کا سب سے بڑا چیلنج ہے۔ عید کے اس پرمسرت موقع پر جہاں ہم نئے ملبوسات اور لذیذ پکوانوں کا اہتمام کرتے ہیں، وہاں ہمیں اس عہد کی بھی ضرورت ہے کہ ہم اپنی نئی نسل کو علم کے نور سے منور کرنے کے لیے منظم جدوجہد کریں گے۔ ملت کی پسماندگی کا علاج جذباتی نعروں میں نہیں بلکہ تعلیمی اداروں کی تعمیر اور فکری پختگی میں پوشیدہ ہے۔ ہمیں اپنی ترجیحات کا ازسرِنو تعین کرنا ہوگا تاکہ ہم دنیا کے سامنے ایک ایسی قوم کے طور پر ابھریں جو نہ صرف اپنے حقوق کے لیے بیدار ہے بلکہ فرائض کی ادائیگی میں بھی پیش پیش ہے۔ موجودہ بدلتے ہوئے سماجی حالات میں باہمی اعتماد کی فضا کو بحال کرنا اور نفرت کے غبار کو محبت کی شبنم سے دھونا وقت کی پکار ہے۔ عید گاہوں سے اٹھنے والے اتحاد کے مناظر کو سال بھر کی عملی زندگی کا حصہ بنانا ہوگا۔ ہمیں اپنے عمل اور کردار سے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ اسلام کا پیغام سراسر سلامتی اور انسانیت کی فلاح کا ضامن ہے۔ پڑوسیوں کے حقوق کی پاسداری، کمزوروں کی حمایت اور عدل و انصاف کا قیام وہ بنیادی ستون ہیں جن پر ایک مثالی معاشرے کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ عید ہمیں اسی سماجی انقلاب کی دعوت دیتی ہے جو دلوں کو فتح کرنے کا ہنر سکھاتا ہے۔ آج جب کہ خوشیوں کے نغمے فضاؤں میں بکھرے ہوئے ہیں، ہمیں ان لوگوں کو بھی یاد رکھنا چاہیے جو حالات کے جبر یا کسی ناگہانی آفت کی وجہ سے اپنے پیاروں سے دور ہیں۔ ان کی تنہائیوں میں خوشیوں کے رنگ بھرنا ہی انسانیت کی معراج ہے۔ عیدالفطر محض گزر جانے والے ایک دن کا نام نہیں بلکہ یہ ایک فکر ہے، ایک تحریک ہے اور ایک عزم ہے کہ ہم آنے والے پورے سال کو اسی ڈسپلن، تقویٰ اور ایثار کے سانچے میں ڈھالیں گے جس کی مشق ہم نے رمضان کے مقدس ایام میں کی ہے۔

نوجوان نسل پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ عید کے تقدس کو پامال ہونے سے بچائیں۔ سڑکوں پر ہلڑ بازی، تیز رفتاری اور غیر ضروری نمائش عید کی روحانیت کے منافی ہے۔ خوشی منانے کا سلیقہ وہی ہے جو دوسروں کے لیے باعثِ زحمت نہ بنے۔ ہمیں اپنی توانائیوں کو سماجی برائیوں کے خاتمے اور تعمیری کاموں میں صرف کرنا چاہیے۔ عید گاہوں سے اٹھنے والا اتحاد کا یہ پیغام اگر ہماری روزمرہ کی زندگی کا حصہ بن جائے، تو ہم ایک ایسی بیدار مغز قوم بن کر ابھر سکتے ہیں جو ہر قسم کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہو۔ عیدالفطر کا یہ مبارک دن ہمیں نفس کی پاکیزگی سے لے کر سماجی اصلاح تک ایک مکمل لائحہ عمل فراہم کرتا ہے۔ یہ محض کلینڈر کی ایک تاریخ نہیں، بلکہ ایک نئی شروعات کا عنوان ہے جہاں سے ہم اپنے کردار اور عمل کی نوک پلک سنوار سکتے ہیں۔ اگر ہم اس دن کی اصل روح کو پالیں، تو ہماری انفرادی زندگیوں میں سکون اور اجتماعی زندگی میں وقار پیدا ہوگا۔ عید کی حقیقی کامرانی یہی ہے کہ جب ہم آج کے دن کا سورج ڈھلتے دیکھیں، تو ہمارے دلوں میں انسانیت کی خدمت کا جذبہ پہلے سے زیادہ توانا اور ہمارا عزم پہلے سے زیادہ پختہ ہو۔ یہی وہ پیغام ہے جو عید کے اس پرنور موقع پر ہر صاحبِ بصیرت کے لیے مشعلِ راہ ہونا چاہیے۔ خوشیوں کے اس تسلسل کو پائیدار بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں اور فروعی اختلافات کی جگہ وسعتِ قلبی کو فروغ دیں۔ عید کا یہ سورج اس امید کے ساتھ طلوع ہوا ہے کہ یہ تاریکیوں کو چھانٹ دے گا اور معاشرے کے ہر فرد کو امن و آشتی کی نوید سنائے گا۔ عید کی حقیقی کامیابی یہ ہے کہ جب ہم اس جشن سے فارغ ہوں تو ہمارے اندر کا انسان پہلے سے زیادہ شفیق، باکردار اور سماج کے لیے نفع بخش بن چکا ہو۔ یہ تجدیدِ عہد کا دن ہے، یہ اپنی اصلاح کا دن ہے اور یہ پوری انسانیت کی فلاح کے لیے خود کو وقف کر دینے کا دن ہے۔

ایران سے جنگ میں ایف 35 کو نقصان: 77 ملین ڈالر کے جہاز میں خاص کیا ہے اور اب تک امریکہ کے کتنے طیاروں کو نقصان پہنچا ہے؟

گذشتہ روز ایک امریکی ایف 35 لڑاکا طیارے کو ایران کی فضائی حدود میں جنگی مشن کے بعد مشرقِ وسطیٰ کی ایک ایئربیس پر ہنگامی لینڈنگ کرنا پڑی تھی۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) کا اپنے بیان میں کہنا تھا کہ 'جہاز بحفاظت طریقے سے اُتر گیا تھا اور پائلٹ کی حالت بھی مستحکم ہے۔' 'واقعے کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔' سینٹرل کمانڈ کی طرف سے واقعے کی مزید تفصیلات تو نہیں دی گئیں لیکن امریکی نشریاتی ادارے سی این این نے اپنی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ اس جہاز کو مبینہ طور پر ایران نے ہدف بنایا تھا۔ ایف 35 وہ پانچواں امریکی طیارہ ہے جسے اس تنازع کے دوران نقصان پہنچا ہے۔ اس سے قبل دو مارچ کو سینٹکام نے تصدیق کی تھی کہ اس کے تین ایف 15 ای طیارے کویت میں فرینڈلی فائر کے واقعے میں تباہ ہو گئے تھے۔ سینٹکام کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا تھا کہ لڑائی کے دوران، جس میں ایرانی جہازوں، بیلسٹک مزائلوں اور ڈرونز سے لڑائی بھی شامل تھی، کویت کے فضائی دفاعی نظام نے غلطی سے امریکی فضائیہ کے طیارے مار گرائے۔' اس کے بعد 12 مارچ کو مغربی عراق میں امریکی فوج کا کے سی 135 ایندھن بھرنے والا طیارہ گر کر تباہ ہوا تھا۔ اس بارے میں امریکی فوج نے بتایا تھا کہ طیارہ 'دوستانہ ملک کی فضائی حدود' میں گر کر تباہ ہوا۔ اس واقعے میں چھ افراد ہلاک ہوئے تھے۔ امریکی سینٹرل کمانڈ کا کہنا تھا کہ ایندھن بردار جہاز دو طیاروں کے درمیان پیش آنے والے ایک 'واقعے' کے بعد گر کر تباہ ہوا تھا۔ سینٹ کام کی جانب سے طیارے کے حادثے کی تصدیق کے چند منٹ بعد ہی ایران کے اندر موجود خبر رساں اداروں نے بھی دعویٰ کیا کہ طیارے کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ گذشتہ روز کے واقعے میں امریکی ایف 35 طیارے کو کتنا نقصان ہوا ہے یہ بات اب تک واضح نہیں ہے، لیکن یہ ایک سٹیلتھ اور مہنگا طیارہ ہے۔ امریکی کمپنی لاک ہیڈ مارٹن کا بنایا ہوا یہ لڑاکا طیارہ ایف-35 جوائنٹ سٹرائیک فائٹر کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ امریکی محکمہ دفاع کے اندازے کے مطابق ایک ایف 35 طیارے کی قیمت کم از کم 77 ملین ڈالر ہے۔ ایف 35 لڑاکا جیٹ ففتھ جنریشن کا سٹیلتھ لڑاکا جیٹ ہے اور اسے اپنی سپرسونک رفتار کے لیے جانا جاتا ہے۔ اس کی دور فاصلے سے اہداف کو کامیابی سے نشانہ بنانے کی صلاحیت اسے میدان جنگ میں جدید طیاروں میں سرفہرست بناتی ہے۔ اس طیارے کو بنانے والی کمپنی کی ویب سائٹ پر کہا گیا ہے کہ لاک ہیڈ مارٹن ایف 35 لائٹننگ ٹو سٹیلتھ ٹیکنالوجی، جدید سینسرز، ہتھیاروں کی صلاحیت اور رینج کے لحاظ سے یہ اب تک کا سب سے خطرناک لڑاکا طیارہ ہے۔ کمپنی کے مطابق اس لڑاکا طیارے کے تین ماڈلز ہیں: جن میں ایف 35 اے، ایف 35 بی اور ایف 35 سی طیارے شامل ہیں۔ ایف 35 اے: یہ طیارے عام رن ویز سے آسانی سے ٹیک آف کر سکتے ہیں۔ امریکی فضائیہ ان طیاروں کو سب سے زیادہ استعمال کرتی ہے۔ ایف 35 بی: یہ طیارے ہیلی کاپٹر کی طرح براہ راست لینڈ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ چھوٹی جگہ پر بھی اتر سکتا ہے۔ اس صلاحیت کی وجہ سے یہ جنگی بحری جہازوں پر بھی اتر سکتا ہے۔ امریکی میرین کور، اطالوی فضائیہ اور برطانیہ ان طیاروں کو استعمال کرتے ہیں۔ ایف 35 سی: طیاروں کی یہ سیریز امریکی بحریہ کا پہلا سٹیلتھ لڑاکا جیٹ اور دنیا کا واحد ففتھ جنریشن کا لڑاکا طیارہ ہے۔ انھیں خاص طور پر طیارہ بردار بحری جہاز کے آپریشنز کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ طیارہ 25 ایم ایم کی توپ، ہوا سے فضا میں مار کرنے والے میزائل اور 907 کلو گرام گائیڈڈ بم لے جا سکتا ہے۔ ایف 35 طیارہ 6.1 ماک یا 68.1975 کلومیٹر کی رفتار سے پرواز کر سکتا ہے، کیونکہ اس کا انجن بہت طاقتور ہے۔ یہ طیارے اپنے مکمل ہتھیاروں سے لیس ہو کر اور ایندھن کی پوری صلاحیت کے ساتھ بھی اس رفتار کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لڑاکا جیٹ میں الیکٹرانک سکینڈ ایرے ریڈار، الیکٹرو آپٹیکل ٹارگٹنگ سسٹم اور ہیلمٹ ماؤنٹڈ ڈسپلے سسٹم جیسی خصوصیات ہیں۔ اس کا الیکٹرانک جنگی نظام نہ صرف دشمن کے ٹھکانوں کا پتا لگا سکتا ہے یا ٹریک کر سکتا ہے بلکہ دشمن کے ریڈاروں کو بھی جام کر سکتا ہے اور حملوں کو ناکام بنا سکتا ہے۔ اس کی سٹیلتھ ٹیکنالوجی یعنی خصوصی ریڈار کوٹنگ کی وجہ سے دشمن کے ریڈار اس کا پتہ نہیں چلا سکتے۔ یہ امریکی بحریہ کا پہلا 'کم قابل مشاہدہ※ کیریئر پر مبنی لڑاکا طیارہ ہے' جو اسے دشمن کی فضائی حدود میں بغیر پتا چلے کام کرنے کے قابل بناتا ہے۔ اس طیارے میں نیٹ ورک سے چلنے والا مشن سسٹم ہے، جو دوران پرواز جمع کی جانے والی معلومات کو ریئل ٹائم میں شیئر کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اس طیارے کے بڑے پر اور طاقتور لینڈنگ گیئر اسے بحری بیڑے سے تیز اور فوری پرواز کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس طیارے میں دنیا کا سب سے طاقتور لڑاکا انجن ہے اور یہ 1200 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے نشانہ بنا سکتا ہے۔ یہ جہاز اپنے پروں پر دو جبکہ اپنے اندر چار میزائل لیجانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

(بی بی سی اردو)

ایرانی گیس فیلڈ پر اسرائیلی حملے کے بعد ٹرمپ کے پیغام سے جنم لیتے سوالات

کیا ایران جنگ پر امریکہ اور اسرائیل ایک سوچ رکھتے ہیں؟

پال ایڈمز

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بدھ کو ایران اور قطر کی مشترکہ گیس فیلڈ پر اسرائیلی حملے کے بعد حسبِ معمول سخت الفاظ سے بھرپور بیان جاری کیا ہے۔ اسرائیل نے ایران میں ساؤتھ پارس میں واقع دنیا کی سب سے بڑے قدرتی گیس فیلڈ کو نشانہ بنایا اور تہران نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے قطر میں ایک انرجی کمپلیکس پر حملہ کیا۔ ان حملوں کے نتیجے میں توانائی کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا اور ٹرمپ کے غصے میں مزید شدت آ گئی۔ اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر ٹرمپ نے ایک بار پھر ایران کے خلاف دھمکی آمیز زبان استعمال کی اور کہا کہ انھیں اسرائیل کے حملے کے منصوبوں کے بارے میں کچھ علم نہیں تھا۔ امریکی صدر کی استعمال کردہ زبان ہمیں اس جنگ کے رخ کے بارے میں کیا بتاتی ہے اور کیا امریکہ اور اسرائیل کی ایران کے خلاف حکمتِ عملی اور مقاصد ایک ہی ہیں؟ آئیے اس پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ امریکہ کو 'حملے کے بارے میں نہیں معلوم' تھا۔ صدر ٹرمپ کا کہنا ہے کہ امریکہ کو 'اس مخصوص حملے کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔' یہ بات حملے کے بعد اسرائیل میں شائع ہونے والی متعدد اخباری رپورٹس سے بالکل متصادم ہے۔ اسرائیلی اخبار یدیعوت آحرونوت نے رپورٹ کیا کہ اس حملے پر 'پہلے سے ہی امریکہ کے ساتھ ہم آہنگی تھی اور...... وزیرِاعظم نیتن یاہو اور امریکی صدر ٹرمپ کے درمیان اس پر اتفاق ہوا تھا۔' اکثر ہی امریکی صدر دعوے کرتے رہتے ہیں، جس کے بعد سچ کو کھوجنا آسان کام نہیں رہتا۔ اسرائیلی حملے کو بیان کرنے کے لیے ان کے منتخب کیے گئے الفاظ بھی بہت معنی خیز ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اسرائیل نے 'غصے میں' گیس فیلڈ پر 'شدید حملہ' کیا۔ یہ وہ طرزِ بیان ہے جو عموماً ایران کی جوابی کارروائیوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، نہ کہ کسی قریبی اتحادی کی سوچے سمجھے فوجی کارروائی کے لیے۔ کیا ٹرمپ یہ کہہ رہے کہ اسرائیل نے ایران میں گیس فیلڈ پر حملہ کر کے کوئی بیوقوفی کی؟ صدر ٹرمپ اکثر الفاظ لکھنے کے لیے انگریزی زبان میں بڑے حروف (کیپیٹل لیٹرز) کا استعمال کرتے ہیں، مگر اس طویل پوسٹ میں انھوں نے صرف ایک مرتبہ بڑے حروف کا سہارا لیا ہے اور یہ بڑے حروف اسرائیل کے لیے لکھے گئے تھے۔ انھوں نے لکھا کہ 'اس نہایت اہم اور قیمتی ساؤتھ پارس فیلڈ پر اسرائیل کی جانب سے مزید کوئی حملہ نہیں کیا جائے گا، جب تک کہ ایران نادانی میں نہایت معصوم ملک (قطر) پر حملہ کرنے کا فیصلہ نہ کر لے۔' ایک ایسے صدر جو ہمیشہ صورتحال کو قابو میں رکھنا چاہتے ہیں، کیا یہ ان کا ایک وعدہ تھا جو وہ پہلے بھی کر چکے ہیں یا پھر وہ اسرائیلی وزیرِاعظم کو خبردار کر رہے تھے؟ ٹرمپ کی بے ربط اور بہاؤ میں لکھی جانے والی ٹروتھ سوشل پوسٹس کو پڑھ کر یہ جاننا آسان نہیں ہوتا کہ اصل بات کیا ہے۔ لیکن اس میں اُن خبروں کی گونج سنائی دیتی ہے جن کے مطابق جنگ کے اوائل میں ایران کے تیل کے ذخائر پر اسرائیلی حملوں نے ٹرمپ کو ناراض کر دیا تھا۔

تو کیا اسرائیل اور امریکہ کے جنگی مقاصد الگ، الگ ہیں؟ صدر ٹرمپ کی ایک پوسٹ سے بہت زیادہ معنی اخذ کرنا شاید غلطی ہوگی۔ اسرائیلی حکام اس بات پر زور دینے کے خواہش مند ہیں کہ دونوں ممالک پوری ہم آہنگی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں، چاہے کبھی کبھار غیر ارادی طور پر ان میں اختلافات کی جھلک ہی کیوں نہ نظر آئے۔ لندن میں اسرائیلی سفارتخانے کے ترجمان ایلکس گینڈلر نے جمعرات کی صبح بی بی سی کو بتایا کہ 'ہم ایران کی حکومت، پاسدارانِ انقلاب اور ان کے بیلسٹک اور جوہری پروگراموں کے حوالے سے اپنے بیشتر یا تمام اہداف پر بھرپور حد تک ایک رائے رکھتے ہیں۔' 'ہم ایک ہی چیز چاہتے ہیں۔' اگرچہ دونوں اتحادی بہت سے معاملات پر واضح طور پر متفق رہے ہیں لیکن اسرائیل تہران میں حکومت کی تبدیلی کی خواہش کے معاملے زیادہ مستقل مزاج رہا ہے۔ اسرائیلی میڈیا میں آج صبح حکام کے شائع ہونے والے بیانات سے اشارہ ملتا ہے کہ اُنھوں نے ساؤتھ پارس حملے کو ایرانی حکومت کی اتھارٹی کو کمزور کرنے کی ایک کوشش کا حصہ قرار دیا ہے۔ ایک حکومتی اہلکار نے یدیعوت آحرونوت اخبار کے یوسی یہوشواع کو بتایا کہ 'شہریوں کو گیس سپلائی بند کی جا رہی ہے اور اس سے بغاوت کے امکانات مزید بڑھ جائیں گے۔' وزیرِاعظم نیتن یاہو نے ایران کی اسلامی حکومت کو گرانے کی اپنی کئی دہائیوں پر محیط خواہش کبھی نہیں چھپائی، کیونکہ وہ اور بہت سے اسرائیلی اسے ایک ایسی حکومت سمجھتے ہیں، جو یہودی ریاست کو تباہ کرنے کے ارادے رکھتی ہے۔ جہاں امریکہ نے اپنی بیشتر فوجی کارروائیوں کا مرکز ایران کی میزائل اور ڈرون صلاحیت کو کمزور کرنے، اس کی بحریہ کو تباہ کرنے اور حالیہ دنوں میں خلیج کے ساتھ ایران کی طویل ساحلی پٹی پر اہداف کو نشانہ بنانے کو بنایا ہوا ہے، وہیں اسرائیل نے ایران کے رہنماؤں کو قتل کرنے اور ریاستی کنٹرول کے اہم نظاموں پر حملے کرنے کے لیے انتہائی اقدامات کیے ہیں۔ جن میں بسیج کے نیم فوجی یونٹس بھی شامل ہیں جو اس برس کے اوائل میں احتجاجی مظاہروں پر ہونے والے پرتشدد کریک ڈاؤن کے بڑے حصے کی ذمہ دار تھے۔ اپنی پوسٹ میں، صدر ٹرمپ نے اصرار کیا کہ قطر نہ اس حملے میں شامل تھا اور نہ ہی اسے اس کے بارے میں پہلے سے کوئی معلومات تھیں۔ لیکن وہ لکھتے ہیں کہ 'بدقسمتی سے ایران کو اس بات کا علم نہیں تھا' اور اسی لیے اس نے 'بلاجواز اور ناانصافی پر مبنی' جوابی کارروائی کی۔ ٹرمپ یہاں یقیناً ایران کو ذمہ داری سے بری الذمہ نہیں کر رہے، لیکن وہ یہ تاثر دیتے دکھائی دیتے ہیں کہ ایران نے جوابی حملہ کرتے وقت پوری صورتِ حال کو نہیں سمجھا تھا، یعنی تہران نے شاید غلطی سے یہ سمجھ لیا تھا کہ قطر بھی اس میں شامل ہے۔

ٹروتھ سوشل کی پوسٹ کے کچھ حصوں میں ٹرمپ کا روایتی انداز نظر آتا ہے، جیسے کہ وہ اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے طاقت کے شدید استعمال کرنے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ وہ خبردار کرتے ہیں کہ 'اگر ایران نے قطر کی ایل این جی کی تنصیبات پر دوبارہ حملہ کیا تو امریکہ، چاہے اسرائیل کی مدد یا اجازت ہو یا نہ ہو، ساؤتھ پارس گیس فیلڈ کے پورے حصے کو اتنی شدید طاقت سے تباہ کر دے گا جس کی مثال ایران نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔' ٹرمپ اور ان کے جارح مزاج سیکریٹری دفاع پیٹ ہیگسیتھ اس طرح کی دھمکی آمیز بیان بازی کے شوقین ہیں۔ خود کو 'امن کا صدر' کہنے والے ڈونلڈ ٹرمپ اکثر اسی قسم کی زبان استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ بات یقینی طور پر درست ہے کہ واشنگٹن ایران اور اس کے عوام کو اس سے کہیں زیادہ نقصان پہنچا سکتا ہے جتنا کہ وہ اب تک پہنچا چکا ہے۔ دھمکی آمیز کارروائی کے لیے اسرائیلی رضامندی کا حوالہ کچھ عجیب محسوس ہوتا ہے۔ کیا ٹرمپ بنیامین نیتن یاہو کو مستقبل میں زیادہ مشاورت کرنے کے لیے سرزنش کر رہے تھے؟ ڈونلڈ ٹرمپ کی 'ماگا' تحریک (میک امریکہ گریٹ اگین) کے کچھ حلقے پہلے ہی اس بات پر قائل ہیں کہ اس جنگ میں فیصلے امریکہ نہیں بلکہ اسرائیل کر رہا ہے۔ ایسے میں یہ خدشہ موجود ہے کہ صدر کے بعض ناقدین اس بیان کو ایک لغزش سمجھیں۔ لیکن تیل اور گیس کی قیمتوں میں دوبارہ اضافے، جس کی ایک وجہ اسرائیل اور ایران کے حالیہ جوابی حملے بھی ہیں، اور آبنائے ہرمز کے راستے جہاز رانی کے تحفظ کی کوششوں میں کوئی نمایاں پیش رفت نہ ہونے کے باعث ڈونلڈ ٹرمپ بے چین دکھائی دیتے ہیں۔ یہ جنگ مسلسل امریکی انتظامیہ کو ایسے مشکل حالات سے دوچار کر رہی ہے، جس کی شاید اسے توقع نہیں تھی۔ جنگ کے لیے حمایت، جو اسرائیل میں اب بھی بہت زیادہ ہے، امریکہ میں 50 فیصد سے بھی کم ہے۔ یہ تنازع نیتن یاہو کو ایک اور مدتِ حکومت دلانے میں مدد دے سکتا ہے، جبکہ ڈونلڈ ٹرمپ کی ریپبلکن پارٹی کو نومبر کے وسط مدتی انتخابات میں نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اسرائیل اور امریکہ قریبی فوجی اتحادی ہیں، لیکن یہ پہلی بار ہے کہ وہ کسی جنگ میں ایک ساتھ لڑ رہے ہیں۔ ان دونوں نے مل کر صرف تین ہفتوں سے بھی کم عرصے میں قابلِ ذکر کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ لیکن ہر گزرتے دن کے ساتھ یہ جنگ ڈونلڈ ٹرمپ کے اندازے سے کہیں زیادہ پیچیدہ ثابت ہو رہی ہے۔

(بی بی سی اردو)

ٹرمپ کا ایران پر حملے کا پرل ہاربر سے موازنہ: 'جب جاپان کی مدد بھی درکار ہو تو لطیفے بنانے کا شاید یہ بہتر وقت نہیں تھا'

امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو ایران پر حملے کا دوسری عالمی جنگ کے دوران 'پرل ہاربر' پر ہونے والے حملے سے موازنہ کرنے پر تنقید کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہوا کچھ یوں کہ جمعرات کو اوول آفس میں جاپانی وزیرِاعظم سانائے تاکائیچی کے ہمراہ میڈیا سے گفتگو کے دوران جاپان سے تعلق رکھنے والے ایک صحافی نے صدر ٹرمپ سے سوال کیا کہ 'آپ نے ایران پر اپنے حملے سے متعلق یورپ اور ایشیا میں اپنے اتحادیوں کو پہلے آگاہ کیوں نہیں کیا؟' اس پر صدر ٹرمپ کا کہنا تھا کہ 'ہم نے (ایران پر) پوری قوت سے حملہ کیا اور ہم اس بارے میں کسی کو نہیں بتانا چاہتے تھے، کیونکہ ہم سرپرائز دینا چاہتے تھے۔' اس کے بعد صدر ٹرمپ نے اپنی گفتگو جاری رکھی اور ازراہ تفنن کہا کہ 'اور سرپرائز دینے کے بارے میں جاپان سے بہتر کون جانتا ہے۔' صدر ٹرمپ نے بظاہر طنز کرتے ہوئے کہا کہ 'آپ نے پرل ہاربر پر حملے سے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ آپ تو ہم سے بھی زیادہ سرپرائز پر یقین رکھتے ہیں۔ لہٰذا ہم نے بھی ایران کو سرپرائز کیا۔' یاد رہے کہ صدر ٹرمپ سات دسمبر 1941 کو جاپانی فضائیہ کے طیاروں کی جانب سے امریکہ کی ریاست ہوائی میں واقع امریکی بحری اڈے 'پرل ہاربر' پر ایک مہلک حملے کا حوالہ دے رہے تھے۔ پرل ہاربر پر جاپان کے حملے کو امریکہ کی تاریخ کے بدترین حملوں میں سے ایک قرار دیا جاتا ہے۔ صدر ٹرمپ نے مزید کہا کہ ایران جنگ کے 'ابتدائی دو روز میں ہی ہم نے اپنے 50 فیصد اہداف حاصل کر لیے جو ہماری توقعات سے زیادہ تھے اور میں اگر اس کے بارے میں سب کو بتا دیتا تو یہ سرپرائز نہ رہتا۔' ایران سے جنگ میں ایف 35 کو نقصان: 77 ملین ڈالر کے جہاز میں خاص کیا ہے اور اب تک امریکہ کے کتنے طیاروں کو نقصان پہنچا ہے؟ لیکن امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف فوجی کارروائی کے دوران جاپانی وزیرِاعظم کی موجودگی میں پرل ہاربر سے متعلق گفتگو پر امریکی صدر کو اُن کے ناقدین آڑے ہاتھوں لے رہے ہیں۔ امریکی صدر پر کیا تنقید ہو رہی ہے، یہ آگے چل کر بتاتے ہیں۔ پہلے جان لیتے ہیں کہ سات دسمبر 1941 کی اُس صبح کیا ہوا تھا جب جاپانی طیاروں نے 'پرل ہاربر' پر حملہ کیا تھا۔ سات دسمبر 1941 کو صبح سات بج کر 55 منٹ پر شروع ہونے والے اس حملے کے آغاز کے بعد صرف دو گھنٹوں میں امریکی بحری اڈے پرل ہاربر پر لنگر انداز پانچ امریکی جنگی بحری جہاز تباہ ہونے کے بعد ڈوب چکے تھے، 16 بحری جہازوں کو جزوی نقصان پہنچا اور آرمی اور نیوی کے زیرِ استعمال 188 طیارے تباہ ہوئے۔ اس مہلک جاپانی حملے میں صرف تین امریکی طیارہ بردار بحری جہاز ہی بچ پائے کیونکہ عموماً تو وہ پرل ہاربر میں ہی موجود ہوتے تھے مگر اس روز وہ کھلے پانیوں میں تعینات تھے۔ ان تباہ کن جاپانی فضائیہ کے حملوں میں، جنھوں نے امریکہ کو دوسری عالمی جنگ میں حصہ لینے پر مجبور کیا، 2400 سے زائد امریکی فوجی ہلاک جبکہ 1178 زخمی ہوئے تھے۔ (بی بی سی اردو)

اے فلسطین! بتا عید مناؤں کیسے؟

پروفیسر مقبول احمد مقبول، چٹگوپہ، بیدر (کرناٹک) 9028598414

عید پر گیت خوشی کے بھلا گاؤں کیسے
پہنوں کپڑے نئے، ہمت یہ جٹاؤں کیسے
میٹھے پکوان میں کھاؤں، بھی تو کھاؤں کیسے
اے فلسطین! بتا عید مناؤں کیسے؟

روح چھلنی ہے تری، جسم پہ کپڑے ہیں پھٹے
دھول چہرے پہ ہے تو بال ہیں مٹی سے اٹے
کیسے بن ٹھن کے رہوں، بال بناؤں کیسے
اے فلسطین! بتا عید مناؤں کیسے؟

تیری گلیوں، ترے بازاروں میں لاشیں ہر سُو
ہر طرف تیری فضاؤں میں ہے بارود کی بُو
اپنے کپڑوں پہ بھلا عطر لگاؤں کیسے
اے فلسطین! بتا عید مناؤں کیسے؟

زندہ درگور ہیں بوڑھے دوا کی قلت سے
مر رہے ہیں ترے بچے غذا کی قلت سے
اپنے بچوں کو میں شیرینی کھلاؤں کیسے
اے فلسطین! بتا عید مناؤں کیسے؟

گھر، شفاخانے، دفاتر سبھی مسمار ہوئے
دیکھتے دیکھتے ویراں سبھی بازار ہوئے
ایسے حالات میں، میں گھر کو سجاؤں کیسے
اے فلسطین! بتا عید مناؤں کیسے؟

جس طرف دیکھیے بربادی ہی بربادی ہے
بچہ، بوڑھا کہ جواں، ہر کوئی فریادی ہے
حوصلہ دینے، ترے پاس میں آؤں کیسے
اے فلسطین! بتا عید مناؤں کیسے؟

اپنے حق کے لیے تو لڑ رہا ہے برسوں سے
نہ کبھی دب سکا تو وقت کے فرعونوں سے
تجھ کو جو زخم ملے ہیں وہ بھلاؤں کیسے
اے فلسطین! بتا عید مناؤں کیسے؟

کیا گلہ غیر سے، اپنے ہی پرائے نکلے
تیرے اپنوں نے دیے ہیں تجھے دھوکے کتنے
اہلِ دنیا کو یہ احساس دلاؤں کیسے
اے فلسطین! بتا عید مناؤں کیسے؟

چھلنی چھلنی ترا سینہ ہوا بمباری سے
روح زخمی ہے تری، اپنوں کی مکاری سے
میں بھی شامل ہوں ترے غم میں، بتاؤں کیسے
اے فلسطین! بتا عید مناؤں کیسے؟

تو پریشان اُدھر، میں بھی پریشان اِدھر
تُو اُدھر زیر و زبر، میں بھی اِدھر زیر و زبر
کیفیت کیا ہے مرے دل کی بتاؤں کیسے
اے فلسطین! بتا عید مناؤں کیسے؟

تیری تکلیف میں شامل ہوں برابر میں بھی
رات دن تیری طرح ہوں یہاں مضطر میں بھی
دل پہ جو زخم لگے ہیں وہ دکھاؤں کیسے
اے فلسطین! بتا عید مناؤں کیسے؟

اے فلسطیں! تو شب و روز دعا میں ہے مری
ہند میں جسم ہے، تو روح غزہ میں ہے مری
کرنے دل جوئی ترے پاس میں آؤں کیسے
اے فلسطین! بتا عید مناؤں کیسے؟

دے گا اللہ یقیناً تجھے نصرت اک دن
رنگ لا کر رہے گی تیری عزیمت اک دن
اپنے احساس کو سینے میں دباؤں کیسے
اے فلسطین! بتا عید مناؤں کیسے؟

الانصار فاؤنڈیشن کے زیراہتمام نمازتہجد میں تکمیل قرآن مجید

حیدرآباد: 19/ مارچ: (راست) الانصار فاؤنڈیشن، حیدرآباد کے زیر اہتمام رمضان المبارک کے آخری عشرے میں جامع مسجد محبوبیہ ریاست نگر مارکٹ میں نمازتہجد کا اہتمام کی گیا حافظ وقاری محمد افروز نے ۲۰/ رمضان سے ۲۹/ رمضان تک روزانہ تین پارے سنانے کی سعادت حاصل کی آخری طاق رات چہارشنبہ کو نمازتہجد میں قرآن مجید کی تکمیل ہوئی اس موقع پر جلسہ ختم قرآن منعقد کیا گیا حضرت مولانا قاضی ابواللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدر الانصار فاؤنڈیشن وخطیب جامع مسجد محبوبیہ نے نگرانی کی اور خطاب کیا الانصار فاؤنڈیشن کی جانب سے حافظ محمد افروز صاحب کی شال پوشی وگل پوشی کی گئی مصلیان مسجد کی جانب سے حافظ صاحب کی خدمت نقد نذرانے پیش کئے گئے بعدازاں شرکاء نمازتہجد کے لئے الانصار فاؤنڈیشن کی جانب سے سحری کا انتظام کیا گیا عہدہ داران فاؤنڈیشن نے انتظامات کی نگرانی کی عامۃ المسلمین کی کثیر تعداد نے شرکت کی تصویر میں دائیں سے بائیں جناب محمد افتخار احمد نوید، جناب محمد سلیم، مولانا قاضی اسد ثنائی، حافظ محمد افروز، جناب محمد صابر اور جناب محسن بن عبدالرحمن دیکھے جاسکتے ہیں۔

جمعۃ الوداع بندگان مومن کے لئے جذبہ شکر کا موقع ہے: مولانا محمد جمال الدین رشادی

بنگلور: 20۔مارچ 2026ء نماز جمعہ سے قبل ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد جمال الدین صاحب صدیقی رشادی مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم الدین گنگانگر بنگلور32 نے الوداع ماہ رمضان المبارک کے موضوع پر خطبہ جمعہ میں بصیرت افروز خطاب کرتے ہوئے فرمایا اللہ رب العزت کا فضل و کرم، انعام اور احسان رمضان المبارک کا رحمتوں، برکتوں، نعمتوں، نوازشوں اور مغفرتوں والا مہینہ عطا فرمایا اس کی رحمتوں، برکتوں والے یہ دن اور رات یہ ساعتیں اور لمحات، رحمت خداوندی بندگان مومن اہل ایمان بندوں پر بارش سے بھی تیز برس رہی ہے، ہر آن ہر لمحہ رحمتوں کا نزول ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت وعنایت اور شان کریمی دیکھیئے بندوں کی مغفرت کے فیصلے ہوتے ہیں، جہنم کے قیدی آزاد کیے جاتے ہیں، جہنم سے نجات اور خلاصی کا پروانہ مسلمانوں کو عطا کیا جاتا ہے، دیکھتے ہی دیکھتے رمضان المبارک اب ہم سے رخصت ہو رہا ہے اور آج جمعتہ الوداع رمضان المبارک کا آخری جمعہ ہے مطلب یہ ہے اب رمضان المبارک ختم ہونے والا ہے، اب یہ مبارک اور مقدس مہینہ امت مسلمہ سے رخصت ہونے والا ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اگر میری امت کو رمضان المبارک کی رحمتوں برکتوں عظمتوں خصوصیتوں کا اندازہ معلوم ہوجاتا تو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کرتے رب العالمین پورا سال بھر رمضان ہی رمضان رہے اور کوئی دوسرا مہینہ نہ آئے، مولانا نے دوران خطاب فرمایا یہ موقع اہل ایمان، مومن اور مسلمان کیلئے محرومی یا پھر مایوسی کا ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ موقع ہر بندہ مومن کیلئے جذبہ شکر کا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں رمضان المبارک عطا کیا اس ماہ میں روزے رکھنے، نماز تراویح پڑھنے، کثرت سے تلاوت قرآن مجید کرنے، مال کی زکوٰۃ وصدقات ادا کرنے، سچی توبہ استغفار کرنے، عاجزی اور انکساری کیساتھ دعائیں مانگنے، شب قدر کی تلاش اور جستجو میں آخری عشرہ میں خوب محنت وجدوجہد کرنے، اعتکاف کرنے، اپنے خالق اور مالک کو منانے رب کی رضامندی وخوشنودی حاصل کرنے اور دیگر اعمال خیر کرنے کی ہمیں اور امت مسلمہ کو توفیق عطا فرمایا، ہم اپنے خالق اور مالک سے پر امید رہیں وہ ہماری ان عبادتوں محنتوں اور جدوجہد کو ضائع نہیں کرے گا وہ ضرور بالضرور اپنی رحمتوں برکتوں نوازشوں نعمتوں سے ہمیں نوازے گا، مولانا نے دوران خطاب فرمایا رمضان المبارک میں ہماری روحانی اور ایمانی جو تربیت اور اصلاح ہوئی ہے، روزوں کے ذریعہ ہمیں جو تقوی حاصل ہوا ہے، ہمارا دل نور ایمان سے منور اور روشن ہوگیا ہے اور ہماری زندگیوں میں اعمال خیر زندہ ہوگیے ہیں اور ہم ہردم اعمال خیر کی طرف متوجہ ہیں، جمعتہ الوداع کے اس عظیم پر

کیف و پر بہار موقع پر ہم مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے احکامات خداوندی اور شریعت محمدیؐ پر صد فیصد عمل کرنے کا سچے دل سے عزم کریں، اللہ کے حضور اس بات کا عہد کریں کہ اب ہمارا جینا اور مرنا سب آپ کیلئے ہوگا، ہم خواہشات ونفس کی پیروی سے بچ کر اللہ اور رسولؐ کی اطاعت واتباع والی زندگی گزاریں گے، ہاں ہمیں یہ یاد رکھنا ہے اپنے قول وعمل سے اس بات کی شہادت دیں، ہم ایک اللہ تبارک وتعالیٰ اور ایک رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک کتاب قرآن مجید اور ایک دین اسلام کے ماننے والے ہیں، یہی وجہ ہے ہم میں آپس میں ہمدردی وغم خواری، اخوت ومحبت کے جذبات اعلیٰ درجے میں پائے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ جس طرح ہمیں اپنے فضل و کرم سے رمضان المبارک عطا فرمایا ہے ہمیں رمضان المبارک کی خیر وبرکت بھی عطا فرمائے، امت مسلمہ کے حق میں عظمت وسربلندی خیر وعافیت امن وسلامتی فلاح وکامرانی کا فیصلہ فرمائے، دونوں جہاں کی سعادتوں سے سرفراز فرمائے۔

اجمیر شریف سے عالمی امن کی اپیل

مغربی ممالک کے 30 رکنی وفد کی خصوصی حاضری اور دعائیں

اجمیر شریف۔20/مارچ۔ایم این این۔ دنیا بھر میں بڑھتے ہوئے تنازعات اور کشیدگی کے درمیان اجمیر شریف سے امن ویکجہتی کا ایک اہم پیغام سامنے آیا ہے، جہاں برطانیہ، کینیڈا اور امریکہ سے تعلق رکھنے والے 30 رکنی بین الاقوامی وفد نے درگاہ حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ (غریب نواز) پر حاضری دی۔800 سال قدیم اس روحانی مرکز پر وفد کا استقبال درگاہ کے سجادہ نشین اور چشتی فاؤنڈیشن کے چیئرمین، حاجی سید سلمان چشتی نے کیا۔اس موقع پر وفد اور درگاہ انتظامیہ نے مل کر دنیا بھر میں جاری جنگوں، تشدد اور بالخصوص مشرق وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے خاتمے کے لیے خصوصی دعائیں کیں۔حاجی سید سلمان چشتی نے اپنے پیغام میں کہا کہ "جب دنیا تنازعات سے لرز رہی ہو، ایسے وقت میں اجمیر شریف انسانیت کو اس کی اصل کی طرف بلاتا ہے، جو محبت، ہمدردی اور خدمت ہے۔خواجہ غریب نوازؒ کا پیغام واضح ہے کہ امن اسی وقت قائم ہوتا ہے جب دل تمام تفریق سے بالاتر ہو کر جڑ جائیں۔" دوسری جانب وفد کے اراکین نے اپنے بیان میں کہا کہ "اجمیر شریف میں ہمیں دلوں کی ایک منفرد اتحاد محسوس ہوا۔ یہ مقدس مقام گزشتہ 800 برسوں سے امن اور ہم آہنگی کی روشن مثال رہا ہے۔ہم یہاں سے متاثر ہو کر دنیا بھر میں اتحاد اور بقائے باہمی کا پیغام لے کر جا رہے ہیں۔یہ دورہ ایک بار پھر اجمیر شریف کے اس عالمی روحانی کردار کو اجاگر کرتا ہے، جہاں سے انسانیت کو امن، مکالمے اور اتحاد کی جانب رہنمائی ملتی ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب دنیا غیر یقینی صورتحال سے دوچار ہے۔

حفاظ کرام تراویح امام بزم خلوص کی جانب سے پرتپاک استقبال

مالیگاؤں: ۲۰/مارچ: ۔الحمدللہ شہر عزیز کا فعال ومتحرک ادارۂ بزم خلوص کے بینر تلے نزد سنجری چوک رمضان پورہ میں مورخہ 17/مارچ 2026ء بروز منگل بمطابق 27/ رمضان المبارک 1447ھ کو بزم خلوص کے زیراہتمام دعوت افطار کے ساتھ ماشاء اللہ حفاظ کرام تراویح امام کی خدمت میں کپڑے، عطر، ٹوپی مسواک، تسبیح، سرمہ وغیرہ ان کی اعتراف کے خدمات کے عوض مہمانان کرام کے ہاتھوں تحفہ دے کران کی حوصلہ افزائی وسراہنا کی گئی۔ گذشتہ سال کی طرح امسال بھی ادارہ بزم خلوص کا یہ ۲۳/واں سالانہ پروگرام نورعرفانی وروحانی جناب حافظ وقاری حکیم جناب مجاہدالاسلام رحمانی صاحب کی صدارت میں بے پناہ کامیاب و تاریخ ساز رہا۔البتہ رکن بزم خلوص حافظ زبیر غازی کی تلاوت قرآن تحریک و تائید سے باقاعدہ پروگرام کا آغاز ہوا۔حفاظت گروپ مالیگاؤں صدر محمد عارف نوری نے تاثرات پیش کیے۔شاعر اسلام صدر بزم خلوص آزاد انور کی خاموش خدمات کو اجاگر کیا اور حفاظ کرام کی خدمات کی ستائش کرتے ہوئے بزم خلوص، حفاظت گروپ مالیگاؤں، خانقاہ آشیانہ مجددی فاؤنڈیشن کی جانب سے موصوف کو نیک خواہشات پیش کی۔شاعر اسلام آزاد انور صاحب کی قربانیوں اور ان کے حوصلہ مندی نیز ان کی خدمات کی سراہنا کی اور اپنی دعاؤں سے نوازا۔جناب آزاد انور کے صاحبزادے جناب شہباز طیب نے نعت پاک اور ماہ رمضان کے پیش نظر الوادعیہ کلام پیش کر کے اس پروگرام کو رونق بخشی سامعین کرام نے نذرانہ خلوص اور داد تحسین سے نوازا۔ مقرر خصوصی حضرت مولانا وقاری قرآن حافظ محمد کاشف ملّی نے پرمغز انداز میں قرآن کی اہمیت اور بزم خلوص کی خدمات وتراویح امام کے حوالہ سے عوام الناس سے زرین خیالات کا اظہار کیا۔وہی حسب ذیل حفاظ کرام حافظ رضوان نوری، حافظ صادق ملّی، حافظ مدثر، حافظ سفیان جمالی، حافظ عبدالعزیز یوسفی، حافظ سعد انصاری، حافظ شعیب، حافظ شاداب انصاری، حافظ ریحان اشاعتی، مولانا عبدالرشید مجددی صاحبان کی خدمت میں تحفہ دے کران کو سلام وگلہائے محبت پیش کی گئی۔ وہی ان کی خدمات کا اعتراف تحفہ مہمانوں کے دست مبارک سے دے کر حوصلہ افزائی وسراہنا کی گئی۔جناب سلیم رضوی، جناب محمد صادق حسین اشرفی، جناب آمین منگو مستری، جناب حاجی لئیق، جناب لقمان بھائی، جناب نہال انصاری، جناب مولانا سفیان جمالی، جناب قاری عبدالرحمن، جناب عتیق بھائی سوڈے والے، جناب حافظ ریحان، جناب حافظ عبدالوہاب، جناب عرفان انجم، جناب واحد نوری، جناب شکیل مقادم، جناب ساجد نیر، جناب نہال اشرفی، جناب ذاکر سیٹھ، جناب انصاری عبداللہ، جناب زبیر احمد صاحبان کے علاوہ دینی ملّی، سماجی، ادبی، سیاسی نیز علماء کرام وحفاظ کرام وسرکردہ شخصیات شریک رونق تقریب تھے۔ ابتداء سے آخر تک مولانا عبدالرشید مجددی صاحب نے بہ حسن خوبی کے ساتھ نظامت کے فرائض انجام دیئے۔صدر مجلس قاری مجاہدالاسلام رحمانی صاحب نے دعا فرمائی۔ناظم مجلس نے صدر کی اجازت سے رسم شکریہ کے ساتھ پروگرام آئندہ کے لیے ملتوی کیے جانے کا اعلان کیا گیا۔اس طرح کی پریس نوٹ ادارہ بزم خلوص رمضان پورہ صدر وارا کین کے ذریعے اخبار ہذا کو موصول ہوئی۔

ریلائنس جیو موبائل اور براڈ بینڈ دونوں شعبوں میں نمبر ون برقرار: جے ایم فنانشل

5G ہوم انٹرنیٹ سے جیو کو مل رہی ہے رفتار، تجزیہ کاروں نے جیو کی حکمت عملی کو مضبوط قرار دیا

نئی دہلی: 20 مارچ، 2026۔ بروکریج فرم جے ایم فنانشل کے مطابق، ہندوستانی ٹیلی کام مارکیٹ میں ریلائنس جیو کی برتری مضبوط ہوئی ہے۔فرم کی تازہ ترین رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کمپنی موبائل سروسز کے ساتھ ساتھ ہوم براڈ بینڈ اور 5G فکسڈ وائرلیس انٹرنیٹ میں بھی آگے ہے۔ جے ایم فنانشل کے مطابق، جنوری 2026 کے سبسکرائبر رپورٹ کے رجحانات سے پتہ چلتا ہے کہ جیو نے مہینے کے دوران سب سے زیادہ نئے موبائل صارفین کو شامل کیا۔کمپنی نے تقریباً 6.1 ملین نیٹ وائرلیس صارفین کو شامل کیا۔ بھارتی ایئرٹیل نے تقریباً 2.1 ملین صارفین کو شامل کیا، جبکہ ووڈافون آئیڈیا نے تقریباً 700000 صارفین کو کھو دیا۔ یہ اعداد وشمار ٹیلی کام ریگولیٹری اتھارٹی آف انڈیا (TRAI) کے ڈیٹا پر مبنی ہیں۔ جے ایم فنانشل کے مطابق، جیو 41 فیصد سے زیادہ مارکیٹ شیئر کے ساتھ ملک کی سب سے بڑی وائرلیس کمپنی بنی ہوئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایرٹیل دوسرے نمبر پر ہے، لیکن ووڈافون آئیڈیا بدستور پیچھے ہے۔ہوم براڈ بینڈ کاروبار میں جیو کی ترقی بھی جاری رہی۔جنوری میں، کمپنی نے تقریباً 8.7 لاکھ نئے ہوم براڈ بینڈ صارفین کو شامل کیا اور کل مارکیٹ کے تقریباً 42 فیصد کے ساتھ اپنی ٹاپ پوزیشن برقرار رکھی۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، جیو ایئر فائبر کی مسلسل مضبوط مانگ کی وجہ سے ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 5G فکسڈ وائرلیس انٹرنیٹ مارکیٹ میں جیو کا حصہ، یعنی ایئر فائبر، 70 فیصد سے زیادہ ہے، جس سے کمپنی کو ابتدائی برتری حاصل ہے۔تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ یہ طبقہ مستقبل میں ٹیلی کام سیکٹر کی ترقی کو آگے بڑھا سکتا ہے۔ جے ایم فنانشل نے کہا کہ جیو کی بیک وقت فائبر اور وائرلیس براڈ بینڈ دونوں کو پھیلانے کی حکمت عملی اپنے حریفوں کے مقابلے میں تیزی سے بڑھ رہی ہے اور اپنی مارکیٹ کی پوزیشن کو مضبوط کر سکتی ہے۔تجزیہ کاروں کے مطابق، مضبوط صارفین کی ترقی اور براڈ بینڈ کی توسیع ریلائنس انڈسٹریز کے ڈیجیٹل کاروبار کو تیز کر سکتی ہے۔ 5G اور گھریلو انٹرنیٹ خدمات کا بڑھتا ہوا حصہ مستقبل میں فی صارف آمدنی (ARPU) اور کیش فلو کو بہتر بنا سکتا ہے، جسے سرمایہ کاروں کے لیے ایک مثبت علامت سمجھا جا رہا ہے۔

خانقاہ سنجرہ افتخاریہ کے زیراہتمام شہادت مولائے کائنات حضرت سیدنا علی کا انعقاد

حیدرآباد: (راست) باسط افتخاری مرید سلسلہ افتخاریہ کے بموجب بروز چہارشنبہ بتاریخ 18 مارچ 28 رمضان المبارک بمقام سنجری اسٹیٹ خانقاہ سنجریہ افتخاریہ روبرو جامع مسجد حضرت وطن چشتی چمن منگل ہاٹ حیدرآباد میں زیرسرپرستی سرپرست اعلیٰ خانوادئے افتخاریہ حضرت مولانا پیر سید شبیر نقشبندی افتخاری ومولانا پیر سید شہاب الدین عمر سہروردی افتخاری بانی وصدر صوفی مشن صوفی خلوت وطن حیدری چمن خانقاہ افتخاریہ حال مقیم ٹورنٹو کینڈا، وارث سرکار وطن خلیفہ وجانشین والدی مرشدی پیر طریقت پیکر عرفان حضرت علامہ پیر چشتی سید شاہ محمد ولی اللہ حسینی افتخاری زیرنگرانی گدی نشین قدیم خانقاہ منجربہ افتخاریہ مولانا پیرزادہ سید خواجہ کاشف اللہ حسینی بختیار عربی افتخاری خلیفہ سوم حضرت علامہ افتخار المشائخ حضرت پیر افتخاری سید قادر محی الدین حسین سنجری ومولانا پیر سید خواجہ اکبرالدین ذاکر افتخاری ہاشمی خلیفہ حضرت پیر چشتی بعد نماز ظہر ماہانہ محفل قرآن خوانی بالخصوص شہادت مولائے کائنات حضرت سیدنا امام علی مجلس مولود شریف کا انعقاد عمل میں آیا بعد از زیر قیادت گدی نشین خانقاہ منجربہ افتخاریہ مولانا پیرزادہ سید خواجہ کاشف اللہ حسینی محفل قصیدہ بردشریف منعقد ہوئی۔مولانا پیر اکبرالدین ذاکر افتخاری ہاشمی ومولانا پیرزادہ سید کاشف اللہ حسینی سلسلہ عالیہ افتخاریہ چشتیہ نجریہ سے وابستہ مریدین، معتقدین ومہمانان خصوصی کے ہمراہ بہ مزار جدامجد مولائی مرشدی کنزالعرفان حضرت سید محمد افتخار علی شاہ وطن پیشکشی چادر گل ہائے عقیدت وعطر بیزی عمل میں آئی۔بعدازبارگاہ رسالت مآب محمد ونعت وصلوٰۃ سلام ہدیہ تشکر پیش کیا گیا۔سرپرست اعلیٰ محترم المقام پیر سید شبیر نقشبندی افتخاری نے عالم اسلام مریدین معتقدین وحاضرین کے لیے پرسوز فکر انگیز دعائے خیر فرمائی۔اس موقع پر شہر کے معزز شخصیتوں نے شرکت کی۔جن میں جناب ڈاکٹر جاوید کمال، سنجیدہ ومزاحیہ شاعر جناب لطیف الدین لطیف، جناب طیب پاشاہ قادری، جناب سید اعزاز قادری (پروپرائٹر اعجاز پریس) اور دیگر مہمانان شامل ہیں۔بعدازاں خانقاہ سنجریہ افتخاریہ کے زیراہتمام افطار وطعام کا پُرکیف انتظام کیا گیا۔محفل کا اختتام محفل منقبت حضرت علی پر ہوا۔

ہندوستان توانائی کے عالمی منظرنامے میں ایک فیصلہ کن باب لکھ رہا ہے: وزیراعظم مودی

نئی دہلی، 20 مارچ ۔ ایم این این۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کو کہا کہ ہندوستان برقی کاری، صاف توانائی اور مینوفیکچرنگ کی طرف ایک مضبوط دھکا کے ذریعہ توانائی کے عالمی منظرنامے میں ایک فیصلہ کن باب لکھ رہا ہے۔وزیراعظم مودی نے بجلی اور نئی اور قابل تجدید توانائی کے وزیر مملکت شری پد یسو نائک کے لکھے ہوئے ایک مضمون کا اشتراک کیا، جس میں ہندوستان کے توانائی کے شعبے کی تیز رفتار تبدیلی کو اجاگر کیا گیا ہے۔سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس کو لے کر، وزیراعظم نے اس بات پر زور دیا کہ ملک کی توانائی کی منتقلی کی رہنمائی عملی پالیسی فیصلوں اور خود انحصاری پر واضح توجہ دی جارہی ہے۔انہوں نے نوٹ کیا کہ صاف توانائی کی صلاحیت کو بڑھانے، برقی کاری کو بڑھانے اور گھریلو مینوفیکچرنگ کو مضبوط بنانے میں ہندوستان کی کوششیں اسے عالمی توانائی کی جگہ میں ایک کلیدی کھلاڑی کے طور پر ابھرنے میں مدد دے رہی ہیں۔ مرکزی وزیر مملکت شری پد نائک نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ہندوستان کی توانائی کی منتقلی عملی پالیسی اور آتم نیر بھرتا کی طرف واضح دھکیل سے چل رہی ہے۔وزیراعظم مودی نے مزید کہا کہ "بجلی، صاف توانائی اور مینوفیکچرنگ پر مضبوط توجہ کے ساتھ، ہندوستان عالمی توانائی کے منظر نامے میں ایک فیصلہ کن باب کی تشکیل کر رہا ہے۔اس ہفتے کے شروع میں، پی ایم مودی نے عالمی سرمایہ کار برادری پر زور دیا کہ وہ گھریلو پاور سیکٹر میں بنانے، سرمایہ کاری، اختراعات، اور پیمانے پر کریں۔قومی راجدھانی میں بھارت بجلی سربراہی اجلاس 2026 کے دوران مرکزی پاور سکریٹری پنکج اگروال کے ذریعہ پڑھے گئے ایک تحریری پیغام میں، پی ایم مودی نے کہا کہ ہندوستان دنیا کی سب سے تیزی سے بڑھتی ہوئی بڑی معیشت کے طور پر اپنے توانائی کے سفر میں ایک اہم لمحے پر کھڑا ہے۔" میں عالمی برادری کو میک ان انڈیا، ہندوستان میں اختراع کرنے، ہندوستان میں سرمایہ کاری کرنے اور ہندوستان کے ساتھ پیمانہ بنانے کی دعوت دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سربراہی اجلاس ہندوستان کی ترقی کو طاقت دینے کے لیے بامعنی بات چیت اور پائیدار شراکت داری کو متحرک کرے گا۔سمٹ کے بارے میں بات کرتے ہوئے، پی ایم مودی نے کہا کہ اس کا مقصد پورے پاور اور انرجی ایکو سسٹم کو ایک پلیٹ فارم پر لانا ہے تاکہ خیالات کا تبادلہ کیا جا سکے، تعاون کو فروغ دیا جاسکے اور پاور سیکٹر کی ترقی اور زندگیوں کو بہتر بنانے کے لیے مشترکہ راستے کا نقشہ بنایا جاسکے۔

بھارتی صحافی کے خلاف وائرل دعویٰ بے بنیاد قرار، سوشل میڈیا پر پروپیگنڈا مہم کا انکشاف

نئی دہلی۔20/مارچ۔ایک این این۔سوشل میڈیا پر ایک وائرل پوسٹ میں دعویٰ کیا گیا کہ ایک بھارتی صحافی نے اسرائیلی وزیر اعظم بنجامین نیتن یاہو کا انٹرویو لینے کی کوشش کے دوران مبینہ طور پر ان کی لوکیشن ظاہر کر دی، جس کے بعد ایرانی میزائل حملہ ہوا۔تاہم حقائق کی جانچ پڑتال میں یہ دعویٰ مکمل طور پر بے بنیاد اور گمراہ کن ثابت ہوا ہے۔فیکٹ چیک کے مطابق اس نوعیت کے کسی بھی واقعے کی تصدیق کسی معتبر بین الاقوامی میڈیا ادارے نے نہیں کی۔اگر واقعی ایسا کوئی حملہ ہوتا یا کسی عالمی رہنما کی لوکیشن لیک ہونے کا معاملہ پیش آتا، تو یہ خبر عالمی سطح پر نمایاں طور پر رپورٹ ہوتی۔مزید برآں، سکیورٹی ماہرین کے مطابق اعلیٰ سطح کے رہنماؤں کی نقل وحرکت انتہائی خفیہ اور سخت سکیورٹی حصار میں ہوتی ہے، جسے کسی صحافی کی جانب سے اس انداز میں "لیک" کرنا عملی طور پر ممکن نہیں۔تحقیقات سے یہ بھی سامنے آیا ہے کہ مذکورہ دعویٰ ایک مخصوص سوشل میڈیا اکاؤنٹ کی جانب سے پھیلایا گیا، جو ماضی میں بھی اشتعال انگیز اور غیر مصدقہ مواد شیئر کرتا رہا ہے۔ماہرین کے مطابق یہ مواد ایک منظم پروپیگنڈا مہم کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ڈیجیٹل تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اس طرح کے بیانیے کو بعدازاں پاکستان میں موجود پروپیگنڈا ہینڈلز کی جانب سے بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا، جس کا مقصد غلط معلومات کو وسیع پیمانے پر پھیلانا اور مخصوص شخصیات کو نشانہ بنانا ہوتا ہے۔زبان اور انداز بھی اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ ایک معلوماتی خبر نہیں بلکہ جذباتی اور اشتعال انگیز پروپیگنڈا ہے، جس میں توہین آمیز الفاظ اور نظریاتی حملے شامل ہیں۔یہ دعویٰ حقائق سے عاری، غیر مصدقہ اور واضح طور پر ایک پروپیگنڈا مہم کا حصہ ہے، جسے مخصوص اکاؤنٹس نے پھیلایا اور پاکستان سے منسلک پروپیگنڈا نیٹ ورکس نے amplify کیا۔

بھارت میں شمسی توانائی چارگنا اور ہوا سے بجلی تین گنا بڑھنے کا امکان

نئی دہلی۔20/ مارچ۔ ایم این این۔ ایک سرکاری مشاورتی رپورٹ کے مطابق بھارت آئندہ دہائی میں قابل تجدید توانائی کے شعبے میں بڑی پیش رفت کرنے جا رہا ہے، جس کے تحت شمسی توانائی کی صلاحیت چارگنا جبکہ ہوا سے پیدا ہونے والی بجلی تین گنا تک بڑھنے کی توقع ہے۔ رپورٹ، جو پاور منسٹری کے مشیر ادارے سینٹرل الیکٹرکٹی اتھارٹی (CEA) کی جانب سے جاری کی گئی، کے مطابق اس تیز رفتار توسیع سے 2035–36 تک بھارت کے توانائی نظام میں بڑا ڈھانچہ جاتی بدلاؤ آئے گا۔ تجزیے کے مطابق اس پیش رفت کے نتیجے میں بجلی کی پیداوار میں کوئلے کا حصہ موجودہ 70 فیصد سے کم ہو کر تقریباً 49 فیصد رہ جائے گا، جو بھارت کی توانائی پالیسی میں ایک اہم تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 2035–36 تک بھارت کی مجموعی نان فوسل فیول توانائی صلاحیت بڑھ کر تقریباً 786 گیگاواٹ تک پہنچ سکتی ہے، جس میں شمسی توانائی کا حصہ سب سے زیادہ یعنی تقریباً 65 فیصد ہوگا۔ مزید برآں، جوہری توانائی کی صلاحیت تین گنا بڑھ کر 22 گیگاواٹ تک پہنچنے کی توقع ہے، جبکہ بڑے ہائیڈرو پاور منصوبوں میں بھی تقریباً 50 فیصد اضافہ متوقع ہے۔ رپورٹ کے مطابق توانائی ذخیرہ کرنے کے شعبے میں بھی نمایاں اضافہ ہوگا، جہاں بیٹری اسٹوریج صلاحیت موجودہ 27.0 گیگاواٹ سے بڑھ کر 80 گیگاواٹ تک پہنچ سکتی ہے، جبکہ پمپڈ اسٹوریج ہائیڈرو پاور میں 13 گنا اضافہ متوقع ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ پیش رفت نہ صرف بھارت کے توانائی مکس کو متنوع بنائے گی بلکہ اسے عالمی سطح پر صاف توانائی کے شعبے میں ایک اہم کھلاڑی کے طور پر مزید مستحکم کرے گی، خاص طور پر ایسے وقت میں جب دنیا بھر میں موسمیاتی تبدیلی کے خلاف اقدامات تیز کیے جا رہے ہیں۔

مصنوعی ذہانت کے باوجود بھارت کی آئی ٹی صنعت اب تک متاثر کیوں نہیں ہوئی؟

نئی دہلی/لندن۔20/مارچ۔ایم این این۔ عالمی جریدے کے ایک حالیہ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ مصنوعی ذہانت (AI) کے تیزی سے پھیلاؤ کے باوجود بھارت کی آئی ٹی آؤٹ سورسنگ صنعت ابھی تک کسی بڑے جھٹکے کا شکار نہیں ہوئی، حالانکہ خدشات بدستور موجود ہیں۔ تجزیے کے مطابق AI بلاشبہ روایتی کوڈنگ اور کم مہارت والے کاموں کے لیے خطرہ بن رہی ہے، لیکن اس ٹیکنالوجی کو حقیقی دنیا میں بڑے پیمانے پر نافذ کرنا اب بھی پیچیدہ اور وقت طلب ثابت ہو رہا ہے، جس کے باعث فوری اثرات محدود رہے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بڑی عالمی کمپنیوں کے لیے اپنے پورے آئی ٹی نظام کو AI پر منتقل کرنا آسان نہیں، کیونکہ اس میں ڈیٹا، سکیورٹی، انضمام اور ضوابط جیسے کئی چیلنجز شامل ہیں۔ اسی وجہ سے روایتی آئی ٹی سروسز کی مانگ مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی۔ رپورٹ میں یہ بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ بھارتی آئی ٹی کمپنیاں خود بھی AI کو اپنا رہی ہیں اور اسے اپنی سروسز کا حصہ بنا رہی ہیں، جس سے ان کی مسابقتی حیثیت برقرار ہے۔ تاہم، تجزیہ کاروں نے خبردار کیا ہے کہ طویل مدت میں AI بھارتی آئی ٹی انڈسٹری کے روایتی بزنس ماڈل، جو بڑی افرادی قوت پر مبنی ہے، کو تبدیل کر سکتی ہے اور خاص طور پر ابتدائی سطح کی نوکریاں متاثر ہو سکتی ہیں۔ اس کے باوجود موجودہ صورتحال یہ ظاہر کرتی ہے کہ AI فوری طور پر اس صنعت کو تبدیل کرنے کے بجائے بتدریج اس کی ساخت کو بدل رہی ہے، جہاں خطرات کے ساتھ ساتھ نئے مواقع بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق آنے والے برسوں میں اصل مقابلہ اس بات پر ہوگا کہ بھارتی آئی ٹی کمپنیاں کتنی تیزی سے AI کو اپناتی ہیں اور اپنے کاروباری ماڈل کو اس نئی حقیقت کے مطابق ڈھالتی ہیں۔

وزیراعظم مودی کی بنگلہ دیش کو عید کی مبارکباد

ڈھاکہ۔20/مارچ۔ایم این این۔بھارت کے وزیراعظم نریندر مودی نے بنگلہ دیش کے وزیراعظم طارق رحمان اور وہاں کے عوام کو عید الفطر کے موقع پر گرمجوشی سے مبارکباد پیش کی ہے۔میڈیا رپورٹس کے مطابق مودی نے اپنے پیغام میں کہا کہ وہ بھارت کی حکومت اور عوام کی جانب سے بنگلہ دیش کے "برادر عوام" کو عید کی خوشیوں پر نیک خواہشات پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رمضان کے مقدس مہینے کے دوران دنیا بھر کے مسلمانوں نے عبادات، روزے اور روحانی تزکیہ کے ذریعے وقت گزارا، جو اس تہوار کی اہمیت کو مزید بڑھاتا ہے۔ وزیراعظم مودی نے اپنے پیغام میں اس بات پر زور دیا کہ عید الفطر انسانیت کو ہمدردی، بھائی چارے اور یکجہتی جیسے لازوال اقدار کی یاد دلاتی ہے۔ انہوں نے عالمی امن، خوشحالی اور صحت کے لیے دعا کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان دوستی اور تعاون کے رشتے مزید مضبوط ہوں گے۔ یہ پیغام دونوں ممالک کے درمیان جاری سفارتی روابط اور باہمی تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کی کوشش کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

بھارت کا روس، بیلاروس اور مراکش سے کھاد درآمدات بڑھانے پر غور

نئی دہلی۔20/مارچ۔ایم این این۔مشرق وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی کشیدگی اور چین کی جانب سے برآمدی پابندیوں کے باعث بھارت نے کھاد کی ممکنہ قلت سے بچنے کے لیے روس، بیلاروس اور مراکش سے درآمدات بڑھانے پر بات چیت شروع کر دی ہے۔ذرائع کے مطابق بھارت، جو دنیا کے بڑے کھاد درآمد کنندگان میں شامل ہے، آنے والے خریف سیزن سے قبل یوریا، ڈی اے پی (ڈائی امونیم فاسفیٹ) اور دیگر کھادوں کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے متبادل ذرائع تلاش کر رہا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت اپنی کھاد کی ضروریات کا بڑا حصہ مشرق وسطیٰ سے حاصل کرتا ہے، جہاں سعودی عرب اور عمان اہم سپلائرز ہیں۔تاہم خطے میں جاری تنازع اور سپلائی میں ممکنہ رکاوٹوں نے نئی دہلی کو متبادل ممالک سے رابطہ بڑھانے پر مجبور کر دیا ہے۔ حکام کے مطابق اس وقت بھارت کے پاس گزشتہ سال کے مقابلے میں زیادہ ذخائر موجود ہیں، لیکن اگر کشیدگی طویل عرصے تک جاری رہی تو سپلائی دباؤ کا شکار ہو سکتی ہے۔ذرائع نے مزید بتایا کہ حکومت کھاد کی قلت سے بچنے کے لیے پیشگی اقدامات کر رہی ہے، جس میں نئے درآمدی معاہدے، ٹینڈرز کا اجرا اور گھریلو پیداوار کے لیے گیس کی فراہمی کو ترجیح دینا شامل ہے۔ماہرین کے مطابق عالمی منڈی میں یوریا کی قیمتوں میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

اقوام متحدہ میں آکسفورڈ طلبہ کی بھارت کی AI پر مبنی تعلیمی پیش رفت کی تعریف

جنیوا۔20/ مارچ۔ ایم این این۔ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے 61ویں اجلاس کے موقع پر آکسفورڈ یونیورسٹی کے طلبہ نے بھارت کے جدید اور AI سے تقویت یافتہ تعلیمی ماڈل کو عالمی سطح پر ایک مثبت مثال قرار دیا ہے۔ طلبہ نے اپنے خیالات کا اظہار ایک تقریب کے دوران کیا، جہاں انہوں نے بھارت کی تعلیمی پالیسیوں، خاص طور پر جامع تعلیم، ہنر پر مبنی سیکھنے اور ٹیکنالوجی کے استعمال کو سراہا۔ان کے مطابق بھارت میں تعلیم کو صرف نصابی کامیابی تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ اسے عملی مہارتوں اور شخصیت سازی سے بھی جوڑا گیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بھارت میں AI اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کو تعلیمی نظام میں شامل کرنے سے طلبہ کو مستقبل کی ضروریات کے مطابق تیار کیا جا رہا ہے۔

اقوام متحدہ میں پاکستان کے زیرِقبضہ کشمیر میں مظاہروں کے دوران تشدد پر تشویش کا اظہار

جنیوا۔20/مارچ۔ایم این این۔اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے حالیہ اجلاس میں پاکستان کے زیرِقبضہ جموں وکشمیر میں مظاہروں کے دوران ہونے والے تشدد اور کریک ڈاؤن پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا۔رپورٹس کے مطابق انسانی حقوق کے کارکنوں اور نمائندوں نے کونسل کو آگاہ کیا کہ خطے میں عوامی احتجاج کے دوران طاقت کے مبینہ حد سے زیادہ استعمال، ہلاکتوں اور زخمیوں کے واقعات پیش آئے، جس نے صورتحال کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔مقررین نے الزام لگایا کہ پرامن احتجاج کو دبانے کے لیے سکیورٹی فورسز کی سخت کارروائیوں نے بنیادی انسانی حقوق، خصوصاً آزادیٔ اظہار اور اجتماع کے حق، کو متاثر کیا ہے۔پس منظر میں حالیہ مہینوں کے دوران پاک مقبوضہ جموں وکشمیر میں بڑے پیمانے پر احتجاج دیکھنے میں آئے، جو ابتدا میں معاشی اور انتظامی مطالبات کے تحت شروع ہوئے تھے لیکن بعد میں پرتشدد جھڑپوں میں تبدیل ہوگئے، جن میں متعدد ہلاکتیں اور درجنوں زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں۔انسانی حقوق کے ماہرین نے اقوام متحدہ اور عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ صورتحال کا نوٹس لے۔

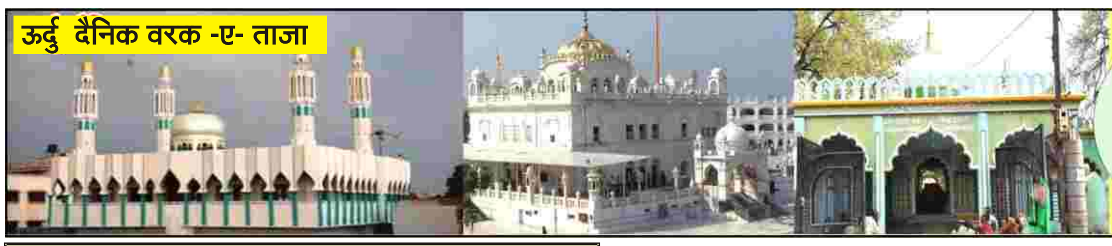

ناندیڑ میں ٹریفک قوانین کی خلاف ورزیوں کے خلاف بڑی کارروائی

260 مقدمات درج، 2 لاکھ 51 ہزار کا جرمانہ وصول

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) شہر میں بڑھتی ہوئی ٹریفک مسائل کو قابو میں رکھنے کے لیے پولیس کی جانب سے بڑے پیمانے پر کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ وزیرآباد اور ایتوارہ کی شہری ٹریفک شاخوں نے غیر قانونی مسافر برداری، بغیر ڈرائیونگ لائسنس گاڑیاں چلانے اور دیگر خلاف ورزیوں کے سلسلے میں مجموعی طور پر 260 مقدمات درج کیے ہیں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ، اپیناش کمار کی ہدایت پر شہر میں خصوصی مہم چلائی گئی، جس کا مقصد غیر قانونی ٹرانسپورٹ، بغیر اجازت/ پرمیٹ گاڑیاں، تیز رفتار ڈرائیونگ اور دیگر ٹریفک خلاف ورزیوں پر قابو پانا تھا۔ اسی سلسلے میں 19 مارچ 2026 کو اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر بھگوت ناگر گوجے نے اپنی ٹیم کے ساتھ ریلوے اسٹیشن روڈ، وزیرآباد چوک، کلاندیر، ورکشاپ، راج کارنر اور چھترپتی چوک پر گاڑیوں کی سخت جانچ کی۔ اس دوران ٹریفک میں رکاوٹ ڈالنے والی گاڑیوں، تین سواری لے جانے والے آٹو، بغیر لائسنس گاڑیوں اور دیگر خلاف ورزیوں پر کارروائی کرتے ہوئے 249 مقدمات درج کیے گئے اور 2,42,850 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ آٹو ڈرائیوروں کو وردی پہننے کی بھی ہدایت دی گئی۔ وہیں اتوارہ ٹریفک شاخ کے پولیس انسپکٹر جگن پوار نے برقی چوک، دیگلور ناکہ اور سی آئی ڈی سی او علاقوں میں مہم چلاتے ہوئے 11 مقدمات درج کیے اور 9,250 روپے جرمانہ وصول کیا۔ اس طرح وزیرآباد اور اتوارہ ٹریفک شاخوں کی مشترکہ کارروائی میں ایک ہی دن میں 260 مقدمات درج ہوئے اور مجموعی طور پر 2,51,900 روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا۔ پولیس انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے گاڑیاں مقررہ پارکنگ میں ہی کھڑی کریں، سڑکوں پر رکاوٹ پیدا نہ کریں، ٹریفک سگنلز کی پابندی کریں اور قوانین کی خلاف ورزی سے گریز کریں۔ بصورت دیگر موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت سخت کارروائی کی جائے گی۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار اور ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس سورج گُرو کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔

ریلوے کی جانب سے 140 ٹن 'بریک ڈاؤن کرین' کی جامع حفاظتی موک ڈرل مکمل

ناندیڑ ریلوے انتظامیہ کی جانب سے آفات کے بندوبست اور مسافروں کی حفاظت کے تئیں اپنی وابستگی کو دہراتے ہوئے حال ہی میں 140 ٹن وزنی بریک ڈاؤن کرین کی مکمل صلاحیت کی لوڈ ٹیسٹنگ اور حفاظتی 'موک ڈرل' (DrillMock) کامیابی کے ساتھ منعقد کی گئی۔ **

**اہم نکات اور اہمیت: اہم ترین مشینری: **140 ٹن کی یہ بریک ڈاؤن کرین بھارتی ریلوے کے ڈیزاسٹر مینجمنٹ سسٹم کا ایک انتہائی اہم حصہ ہے۔ یہ ریلوے حادثات، پٹری سے اترنے (Derailment) ٹکر یا دیگر ناگہانی واقعات کے وقت کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

آپریشنل صلاحیت: ** اپنی بلند ترین اٹھانے کی صلاحیت (Capacity Lifting)، ہائیڈرولک درستگی اور تیز رفتار نقل وحرکت کی بدولت یہ کرین حادثے کی جگہ پر پھنسے ہوئے بوگیوں اور انجنوں کو دوبارہ پٹری پر لانے، رکاوٹیں دور کرنے اور ٹرینوں کی آمد ورفت کو بحال کرنے میں انتہائی مددگار ثابت ہوتی ہے۔

موک ڈرل کی تفصیلات: اس مشق کے دوران کرین کے درج ذیل نظاموں کی گہرائی سے جانچ کی گئی: 1. **لفٹنگ میکانزم: ** وزن اٹھانے کی صلاحیت۔ 2. **بریکنگ سسٹم: ** ہنگامی حالات میں کنٹرول۔ 3. ** آؤٹ ریگرز اور سنکرونائزیشن: **استحکام اور ہم آہنگی کا نظام۔

اس مشق میں **میکانیکل، آپریٹنگ اور سیفٹی** کے شعبوں کے درمیان تال میل کا بھی جائزہ لیا گیا تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ہنگامی صورتحال میں تمام ٹیمیں پوری مستعدی سے کام کرنے کے لیے تیار ہیں۔ مقررہ حفاظتی معیارات کے مطابق کی گئی اس مشق کا مقصد کرین اور اسے چلانے والے عملے کی پیشہ ورانہ مہارت کو برقرار رکھنا ہے۔ اس طرح کی باقاعدہ مشقوں سے ریلوے ملازمین کی آفات سے نمٹنے کی تیاری مضبوط ہوتی ہے، محکموں کے درمیان ہم آہنگی بڑھتی ہے اور حادثے کی صورت میں ریلوے سروس کو جلد از جلد بحال کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ مشق ایک بار پھر ریلوے کی جانب سے مسافروں کی حفاظت کو اولین ترجیح دینے کے عزم کا ثبوت ہے۔

منی ٹریکٹر اور زرعی آلات کی اسکیم درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ 27 مارچ مقرر

ناندیڑ: 20 مارچ سوشل جسٹس اینڈ سپیشل اسسٹنس ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے سال 2025-26 کے لیے درج فہرست ذاتوں (SC) اور نو بدھ طبقے کے رجسٹرڈ سیلف ہیلپ گروپس (بچت گٹ) کو 90** فیصد سبسڈی** پر 9 سے 18 ہارس پاور کی صلاحیت کے منی ٹریکٹر اور ان کے متعلقہ زرعی آلات فراہم کیے جا رہے ہیں۔ اس اسکیم کے تحت فائدہ اٹھانے کے خواہش مند بچت گروپس کے لیے درخواستیں جمع کرانے اور پہلے سے جمع شدہ درخواستوں میں موجود خامیوں کو دور کرنے کی آخری تاریخ 27** مارچ **2026 مقرر کی گئی ہے۔ اہم ہدایات: نئی درخواستیں: ** جن گروپس نے درخواست فارم حاصل کر لیے ہیں لیکن ابھی تک سماج کلیان دفتر میں جمع نہیں کرائے، وہ فوری جمع کرائیں۔

خامیوں کی درستگی: جن گروپس کی درخواستوں میں کوئی تکنیکی خامی یا کمی (Deficiency) پائی گئی ہے، انہیں مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ مقررہ وقت کے اندر اسے درست کرلیں۔ درخواست کی صورتحال یا خامیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے متعلقہ گروپس **اسسٹنٹ کمشنر، سماج کلیان دفتر، ناندیڑ** سے رابطہ کریں۔ اسسٹنٹ کمشنر **شیوآنند منگیرے** نے واضح کیا ہے کہ مقررہ تاریخ (27 مارچ) کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں یا ادھوری معلومات پر کوئی غور نہیں کیا جائے گا۔ تمام اہل گروپس سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے بروقت کارروائی مکمل کریں۔

ناندیڑ ضلع میں مختلف جرائم کے واقعات قتل کی کوشش، ریت چوری، گٹکھا اور جوا کے مقدمات

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ میں پولیس نے مختلف مقامات پر کارروائیاں کرتے ہوئے قتل کی کوشش، غیر قانونی ریت نکاسی، گٹکھا رکھنے اور جوا کھیلنے جیسے معاملات میں مقدمات درج کیے ہیں۔

قتل کی کوشش کا واقعہ (بھوکر): بھوکر تعلقہ کے موضع ناندا میں 14 مارچ 2026 کی رات تقریباً 10 بجے ایک سنگین واقعہ پیش آیا۔ ملزم چمنا بٹھل دیلود نے پرانی رنجش کی بنیاد پر 55 سالہ خاتون انجنابائی روہیداس پر گالی گلوچ کرتے ہوئے لوہے کی سلاخ اور پتھر سے حملہ کیا اور جان سے مارنے کی کوشش کی۔ اس سلسلے میں بھوکر پولیس اسٹیشن میں مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے اور مزید تفتیش جاری ہے۔

غیر قانونی ریت چوری (ناندیڑ دیہی): ناندیڑ دیہی علاقے کے گنگابیٹ شیوار میں 18 مارچ کو پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے دو افراد، سندیپ وانکھیڈے اور ابھی شیواجی سونٹکے کو بغیر اجازت ریت نکالتے ہوئے گرفتار کیا۔ ملزمان تقریباً 2 لاکھ روپے مالیت کے سامان کے ساتھ ریت چوری کرتے پائے گئے۔ اس معاملے میں متعلقہ قوانین کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

غیر قانونی گٹکھا ضبط (دیگلور): دیگلور میں 19 مارچ کو پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے شیخ اکبر حسین (عمر 37 سال) کو گرفتار کیا، جو بغیر اجازت گٹکھا اور تمبا کو فروخت کے لیے اپنے قبضے میں رکھے ہوئے تھا۔ پولیس نے اس کے پاس سے 26,360 روپے مالیت کا ممنوعہ سامان ضبط کیا ہے۔

جوا کھیلنے والوں پر کارروائی (اسلاپور): اسلاپور کے علاقے اریگاؤں میں 19 مارچ کی شام پولیس نے چھاپہ مار کر 8 افراد کو جوا کھیلتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار کیا۔ ان کے قبضے سے 51,350 روپے نقد اور 44,000 روپے مالیت کے 7 موبائل فون ضبط کیے گئے۔ اس معاملے میں مہاراشٹر جوئے کے قانون کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ تمام معاملات میں مزید تحقیقات جاری ہیں اور جرائم کے خلاف سخت کارروائیاں مستقبل میں بھی جاری رہیں گی۔

لوہا میں مٹکا بکی پر چھاپہ، ترپال (پالم) میں غیر قانونی ریت نقل وحمل کے خلاف پولیس کی بڑی کاروائی

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ رینج میں غیر قانونی کاروباروں کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل (DIG) شری شاہاجی اماپ کی ہدایت پر تشکیل دی گئی خصوصی ٹیم نے لوہا شہر میں مٹکا بکی پر چھاپہ مارا اور پالم علاقے میں غیر قانونی ریت کی نقل وحمل کے خلاف کارروائی انجام دی۔ تفصیلات کے مطابق 18 مارچ 2026 کو لوہا شہر کے چھترپتی شیواجی چوک میں ایک شیڈ پر چھاپہ مار کر مٹکا بکی چلانے والے 17 افراد کو حراست میں لیا گیا۔ ان کے قبضے سے 62,600 روپے نقد اور 3 موبائل فون ضبط کیے گئے، جس کی مجموعی مالیت 96,100 روپے بتائی گئی ہے۔ اس معاملے میں لوہا پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 92 / 2026 کے تحت مہاراشٹر جوا ایکٹ کی دفعہ 12 (اے) کے تحت کیس درج کیا گیا ہے۔

تحقیقات میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ گرفتار افراد کلیان مٹکا کھیل رہے تھے اور کھلا رہے تھے، جبکہ ان میں لوہا نگر پریشد کے ایک کارپوریٹر کے ملوث ہونے کی بھی اطلاعات ہیں۔ مزید تفتیش پولیس سب انسپکٹر جی۔ پنچال کے سپرد کی گئی ہے۔

اسی طرح، 17 مارچ 2026 کو اسی ٹیم نے پالم پولیس تھانہ کی حدود میں پالم تا پیتھ پمپلگاؤں روڈ پر غیر قانونی ریت کی نقل وحمل کرنے والے ایک ہائیوا گاڑی کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے گاڑی اور 4 براس ریت سمیت تقریباً 10 لاکھ 14 ہزار روپے کا مال ضبط کیا۔ اس معاملے میں ایک ملزم کو گرفتار کر کے اس کے خلاف مقدمہ نمبر 116 / 2026 کے تحت بھارتی قوانین اور مہاراشٹر لینڈ ریونیو ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت کیس درج کیا گیا ہے۔ مزید تفتیش پولیس ہیڈ کانسٹیبل شنکر کولمواڑ کر رہے ہیں۔ دونوں کارروائیوں میں مجموعی طور پر 62,600 روپے نقد، 3 موبائل فون، ایک ہائیوا گاڑی اور 4 براس ریت سمیت کل 11 لاکھ 10 ہزار روپے کا مال ضبط کیا گیا ہے۔ اس کامیاب کارروائی میں پولیس سب انسپکٹر پنچ انگلے، ہیڈ کانسٹیبل پردیپ خان سول؟، سنجیو جنکلواد، کانسٹیبل گنیش دھومال اور کاماجی گوالی نے حصہ لیا۔ پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شری شاہاجی اماپ نے ٹیم کی شاندار کارکردگی پر انہیں مبارکباد دی ہے۔

ناندیڑ میں گٹکھا مخالف خصوصی مہم، 16 مقدمات درج، تقریباً 19.81 لاکھ روپے کا ممنوعہ سامان ضبط

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز) 19 مارچ: ضلع ناندیڑ میں گٹکھا کی غیر قانونی فروخت کے خلاف پولیس نے سخت کارروائی کرتے ہوئے خصوصی مہم کے دوران 16 مقدمات درج کیے اور تقریباً 19 لاکھ 81 ہزار 386 روپے مالیت کا ممنوعہ سامان ضبط کرلیا۔ تفصیلات کے مطابق سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ناندیڑ اوِناش کمار کی ہدایت پر "آپریشن فلش آؤٹ" کے تحت گٹکھا مخالف خصوصی مہم چلائی گئی۔ اس ضمن میں تمام پولیس اسٹیشن انچارجز اور مقامی کرائم برانچ کے پولیس انسپکٹر اُدے کھنڈیرائے کو کارروائی کے احکامات جاری کیے گئے تھے۔ اس مہم کے تحت 16 مارچ 2026 سے 19 مارچ 2026 کے درمیان ضلع بھر میں کارروائیاں انجام دی گئیں، جن میں مجموعی طور پر 19 ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے 16 مقدمات درج کیے گئے۔ پولیس نے کارروائی کے دوران مہاراشٹر حکومت کی جانب سے ممنوع قرار دیے گئے اشیاء جیسے گٹکھا، پان مسالہ اور خوشبودار تمباکو ضبط کیا، جن کی مجموعی مالیت 19,81,386 روپے بتائی گئی ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ اوِناش کمار نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں گٹکھا کی غیر قانونی فروخت، ذخیرہ اندوزی یا نقل وحمل کی اطلاع فوری طور پر ڈائل 112 پر دیں۔ اطلاع دینے والے کا نام مکمل طور پر خفیہ رکھا جائے گا۔ پولیس کے مطابق اس طرح کی کارروائیاں مستقبل میں بھی جاری رہیں گی تاکہ ضلع میں غیر قانونی سرگرمیوں پر مؤثر قابو پایا جاسکے۔

بھارت چھ سال کے وقفے کے بعد لیپولیکھ میں چین کے اہم تجارتی راستے کو بحال کرے گا

نئی دہلی۔ ?20 مارچ۔ ایم این این۔ انگریزی اخبار ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق، بھارت جون میں لیپولیکھ پاس کے ذریعے چین کے ساتھ سرحدی تجارت کو دوبارہ شروع کرنے کے لیے تیار ہے، جس سے ایک تاریخی راستے کی بحالی کا نشان ہے جو 2020 سے کووِڈ 19 وبائی امراض کی وجہ سے بند ہے۔ توقع ہے کہ تجارتی ونڈو جون سے ستمبر تک چلے گی، موسمی حالات کے لحاظ سے ممکنہ توسیع کے ساتھ۔ حکام اس سال زیادہ شرکت کی توقع کرتے ہیں، جس کی مدد سے اونچائی والے پاس تک سڑک کے رابطے میں بہتری آئی ہے۔ تجارتی اجازت نامے قائم شدہ طریقہ کار کے بعد جاری کیے جائیں گے، تاجروں اور مددگاروں کو رجسٹر کرنے کے لیے کافی وقت دیا جائے گا۔ ضلع مجسٹریٹ آشیش کمار بھٹگئی نے کہا کہ دوبارہ کھلنے سے پہلے تیاری کو یقینی بنانے کے لیے کلیدی محکموں کے ساتھ کوآرڈینیشن میٹنگیں کی گئی ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ وزارت خارجہ نے اتراکھنڈ کے پتھوراگڑھ ضلع میں حکام کو مطلع کیا ہے، جس سے مقامی انتظامیہ کو تجارتی سیزن کی تیاری شروع کرنے پر آمادہ کیا گیا ہے۔

مغربی ایشیا تنازعہ: اب تک 6 ہندوستانیوں کی موت 3 لاکھ کی وطن واپسی، وزارت خارجہ نے دی جانکاری

نئی دہلی: مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کے درمیان ہندوستانی وزارت خارجہ نے اہم معلومات شیئر کی ہیں۔ وزارت کے مطابق خلیجی خطے میں جاری تنازعہ میں اب تک 6 ہندوستانی شہریوں کی جانیں جا چکی ہیں، جبکہ ایک اب بھی لاپتہ ہے۔ حکومت لاپتہ افراد کی تلاش اور جان گنوانے والوں کی لاشوں کو جلد از جلد ہندوستان لانے کے لیے جنگی پیمانے پر کوششیں کر رہی ہے۔

وزارت خارجہ نے اب تک 3 لاکھ لوگوں کی بحفاظت وطن واپسی کرائی ہے۔ وزارت خارجہ کے ایڈیشنل سکریٹری اسیم آر مہاجن نے بتایا کہ سعودی عرب، عمان، عراق اور متحدہ عرب امارات میں واقع ہندوستانی مشن مقامی افسران کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے۔ حکومت کی تمام تر توجہ اس وقت ان خاندانوں کو راحت پہنچانے پر ہے۔ لاپتہ ہندوستانی کی بحفاظت برآمدگی کے لیے بھی مقامی سیکورٹی ایجنسیوں کے ساتھ تلاشی مہم تیز کر دی گئی ہے۔ اس سے قبل وزیراعظم نریندر مودی نے دنیا کے 5 ممالک کے رہنماو?ں سے فون پر بات کر ہندوستان کا موقف واضح کیا ہے۔ وزیراعظم مودی نے عمان کے سلطان سے بھی بات کی۔ بات چیت کے دوران وزیر اعظم مودی نے کہا کہ جنگ کسی مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کو صرف مذاکرات اور سفارتکاری کے ذریعہ ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ ہندوستان کی اولین ترجیح فی الحال کشیدگی کو کم کرنا اور خطے میں جلد از جلد امن بحال کرنا ہے۔ اس سفارتکاری بات چیت کا ایک بڑا حصہ عالمی معیشت سے وابستہ رہا۔ وزیراعظم مودی نے توانائی کی تنصیبات پر ہو رہے حملوں کی سخت الفاظ میں مذمت کی۔ دراصل تیل اور گیس کے ٹھکانوں پر حملے انٹرنیشنل مارکیٹ میں عدم استحکام پیدا کر سکتے ہیں، جس سے ہندوستان سمیت پوری دنیا متاثر ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی وزیراعظم مودی اور دیگر لیڈران نے 'آبنائے ہرمز' سے جہازوں کی محفوظ اور بغیر کسی رکاوٹ کے آمد ورفت کی حمایت کی ہے۔ وزارت خارجہ میں خلیجی ممالک کے جوائنٹ سکریٹری اسیم مہاجن نے کہا کہ کل دیر رات ہمیں 18 مارچ کو ریاض میں ہونے والے حملے میں ایک ہندوستانی شہری کی افسوسناک موت کی اطلاع ملی۔ ہم متوفی کے خاندان کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ ریاض میں واقع ہمارا سفارتخانہ متاثرہ خاندان کے ساتھ رابطے میں ہے۔ ہم لاش کو جلد از جلد ہندوستان واپس لانے کے لیے مقامی افسران کے ساتھ بات کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ اب تک مختلف واقعات میں 6 ہندوستانی شہریوں کی جانیں جا چکی ہیں اور ایک لاپتہ ہے۔ سعودی عرب، عمان، عراق اور متحدہ عرب امارات میں واقع ہمارے سفارتخانے لاپتہ ہندوستانی شہری کی واپسی کے لیے افسران کے ساتھ رابطے میں ہیں۔

مودی نے انوتین چرنویرکول کو تھائی وزیراعظم منتخب ہونے پر مبارکباد دی

نئی دہلی۔ ?20 مارچ۔ ایم این این۔ وزیراعظم نریندر مودی نے جمعہ کو تھائی لینڈ کے وزیراعظم کے طور پر انوتین چرناویراکول کے انتخاب پر نیک خواہشات کا اظہار کیا اور اس امید کا اظہار کیا کہ دونوں رہنما مل کر نئی دہلی اور بنکاک کے درمیان کثیر جہتی اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید گہرا کریں گے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں "مسٹر انوتن چرنویرکول کو تھائی لینڈ کی بادشاہی کے وزیراعظم کے طور پر منتخب ہونے پر دلی مبارکباد۔ میں ان کے ساتھ مل کر کام کرنے کا منتظر ہوں۔ مل کر ہم کثیر جہتی ہندوستان- تھائی لینڈ اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو مزید گہرا کریں گے۔ ہمارے تعلقات مشترکہ تہذیبی ورثے میں جڑے ہوئے ہیں، ہندوستان کے لوگوں کے درمیان ثقافتی اور ثقافتی رشتے جڑے ہوئے ہیں۔ ہمارے لوگوں کے لیے امن، ترقی اور خوشحالی کے لیے ہماری مشترکہ امنگوں میں متحد ہیں۔

نائگاؤں میں دین دیال اپادھیائے روزگار میلہ کا انعقاد، بے روزگار نوجوانوں کے لیے سنہرا موقع

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز): ضلع کے بے روزگار امیدواروں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے مقصد سے ضلع اسکل ڈیولپمنٹ، ایمپلائمنٹ اینڈ انٹرپرینیورشپ گائیڈنس سینٹر ناندیڑ اور پرم ویر چکر کیپٹن گربچن سنگھ سالاریا گورنمنٹ آئی ٹی آئی، نائگاؤں کے اشتراک سے ایک اہم روزگار میلہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ یہ روزگار میلہ منگل 24 مارچ 2026 کو صبح 10 بجے سے پرم ویر چکر کیپٹن گربچن سنگھ سالاریا گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (ITI) نائگاؤں میں منعقد ہوگا، جس میں مختلف نجی کمپنیوں اور اداروں کی جانب سے ملازمت کے خواہشمند امیدواروں کے انٹرویوز لیے جائیں گے۔ حکام کے مطابق اس پلیسمنٹ ڈرائیو/ روزگار میلے میں شرکت کے لیے ضلع بھر کے بے روزگار نوجوانوں کو مقررہ وقت پر مقام پر حاضر رہنے کی اپیل کی گئی ہے تاکہ وہ اس بہترین موقع سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس سلسلے میں ضلع اسکل ڈیولپمنٹ، ایمپلائمنٹ اینڈ انٹرپرینیورشپ گائیڈنس سینٹر کے اسسٹنٹ کمشنر نے امیدواروں سے زیادہ سے زیادہ شرکت کی اپیل کی ہے۔

مزید معلومات اور رابطہ کے لیے:
اسسٹنٹ کمشنر، ضلع اسکل ڈیولپمنٹ، ایمپلائمنٹ اینڈ انٹرپرینیورشپ گائیڈنس سینٹر، آنند نگر روڈ، بابانگر، ناندیڑ
ای میل:
nandedrojgar01@gmail.com)[mailto:nandedrojgar01@gmail.com
فون: 251674-02462
موبائل: 9423748008 (سید رزاق)
اسسٹنٹ کمشنر ڈاکٹر را. م. کولھے نے بھی امیدواروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

وزیر خارجہ جے شنکر اور بنگلہ دیش کے ایلچی حمیداللہ کی ملاقات دوطرفہ تعلقات کو آ?گے بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی۔ ?20 مارچ۔ ایم این این۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جمعہ کو نئی دہلی میں ہندوستان میں بنگلہ دیش کے ہائی کمشنر ریاض حمیداللہ سے ملاقات کی جس میں دوطرفہ تعلقات کو آ?گے بڑھانے پر توجہ مرکوز کرنے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ایکس ایک پوسٹ میں ہندوستان نے جمعرات کو کہا کہ وہ گھریلو ضروریات، ریفائننگ کی صلاحیت اور ڈیزل کی دستیابی کو متوازن کرتے ہوئے توانائی کی فراہمی کی ضروریات کے معاملے پر بنگلہ دیش اور دیگر پڑوسی ممالک کی مدد جاری رکھے ہوئے ہے۔ جمعرات کو ہفتہ وار میڈیا بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے، وزارت خارجہ (ایم ای اے) کے ترجمان رندھیر جیسوال نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ہندوستان کو بنگلہ دیش، سری لنکا، مالدیپ اور دیگر پڑوسی ممالک سے توانائی کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ انہوں نے ذکر کیا کہ ہندوستان 2007 سے بنگلہ دیش کو نقل وحمل کے مختلف طریقوں سے ڈیزل فراہم کر رہا ہے اور دوسرے پڑوسی ممالک کے ساتھ مل کر جنوبی ایشیائی ملک کی مدد جاری رکھے ہوئے ہے۔ توانائی کے بارے میں، ہمیں اپنے کئی پڑوسی ممالک سے درخواستیں موصول ہوئی ہیں، اور میں نے پہلے بھی اس بارے میں بات کی تھی۔ ہمیں بنگلہ دیش، سری لنکا، مالدیپ اور کچھ دوسرے پڑوسی ممالک سے درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے اشارہ کیا تھا، بھارت 2007 سے بنگلہ دیش کو مختلف ذرائع نقل وحمل کے ذریعے ڈیزل فراہم کر رہا ہے۔ مغربی ایشیا میں جاری تنازعہ کی وجہ سے توانائی کی ترسیل کے راستے متاثر ہونے کے ساتھ، انہوں نے ذکر کیا کہ ایل پی جی کی سپلائی اب بھی تشویش کا باعث ہے۔ "لہذا، ہم گھریلو استعمال اور گھریلو صارفین کو ترجیح دے رہے ہیں۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھا جائے گا، اور پھر ہم فیصلہ کریں گے کہ تجارتی اداروں کو ایل پی جی کی سپلائی کا انتظام کیسے کیا جائے۔ تاہم، سپلائی کی کمی کی وجہ سے یہ تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے۔" اس ماہ کے شروع میں، بنگلہ دیش میں ہندوستان کے ہائی کمشنر، پرنائے ورمانے، نئی بننے والی طارق رحمان کی قیادت والی بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (BNP) حکومت کے وزراء کے ساتھ ملاقاتوں کا ایک سلسلہ منعقد کیا، جس میں دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تعاون کو بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

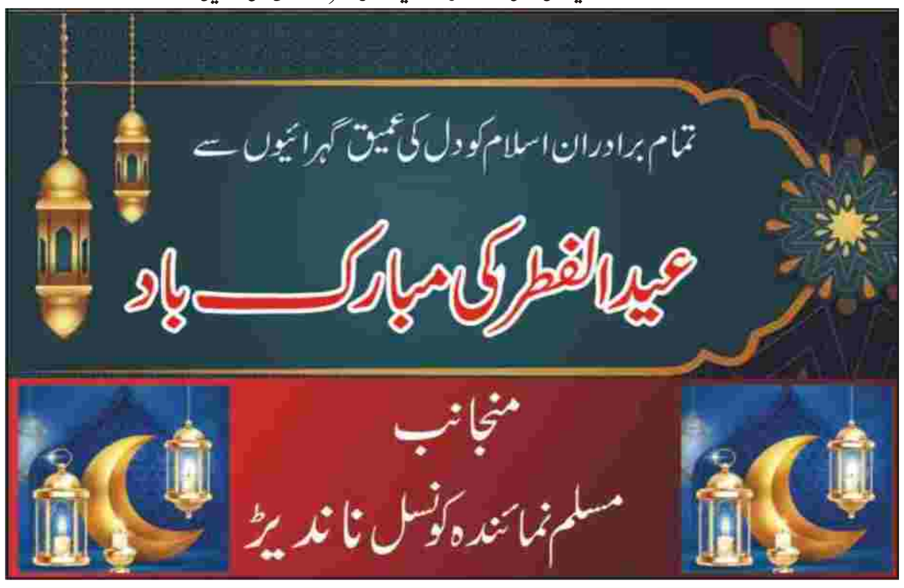

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کی ?۔ ایڈیٹر: محمد نقی * (پریس آینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔